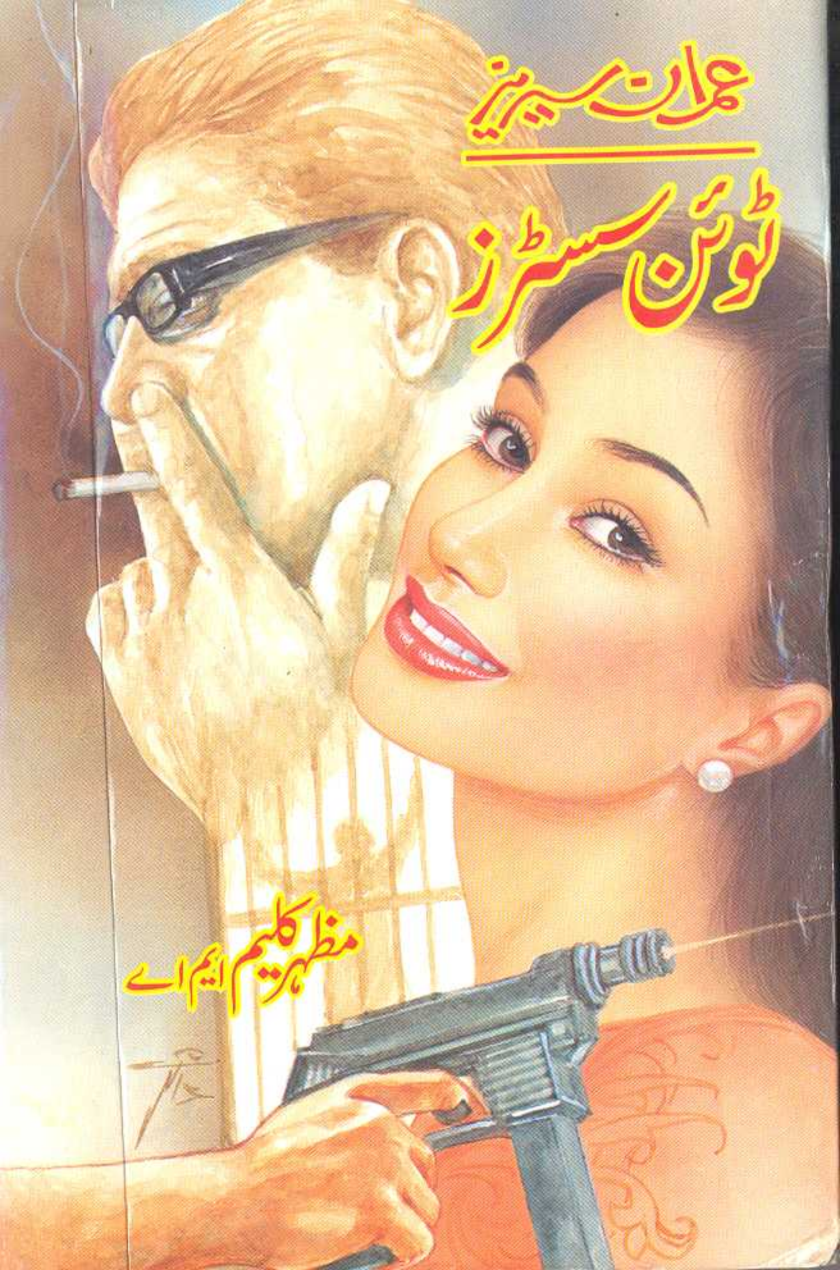

عمران سیریز
ٹوئن سسٹرز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ٹوئن سسٹرز

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ٹوئن سسٹرز" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سیکرٹ ایجنٹوں کا سلسلہ پوری دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوتا ہے لیکن اس بار جو سیکرٹ ایجنٹس سامنے آ رہی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ٹوئن سسٹرز جو ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی ہیں لیکن ایک دوسرے کے بغیر رہ بھی نہیں سکتیں جس طرح عمران کی اس خصوصیت کو پوری دنیا جانتی ہے کہ وہ زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہ سکتا اور ہر وقت مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنا اس کی پہچان بن گئی ہے اسی طرح ٹوئن سسٹرز بغیر ایک دوسرے سے لڑے نہیں رہ سکتیں اور صرف چند بار نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر پوائنٹ پر لڑنا ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ البتہ صرف ایک پوائنٹ پر وہ دونوں شاید زندگی میں پہلی بار متفق ہو گئیں۔ وہ پوائنٹ کیا تھا اور ٹوئن سسٹرز کیسی ایجنٹس ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں انہوں نے کیا کارکردگی دکھائی اور عمران نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد اور دلچسپ کردار آپ کو بے حد پسند آئیں گے لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے

یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

لاہور سے محمد عرفان لکھتے ہیں کہ "میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن آپ کی کتب کی مکمل لسٹ مجھے نہیں مل سکی اس لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے اپنے ناولوں کی مکمل لسٹ ارسال کر دیں اور اگر تاریخ اشاعت کے مطابق لسٹ مل سکے تو زیادہ بہتر ہو گا"۔

محترم محمد عرفان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ میری لکھی ہوئی کتابوں کی تعداد اب تقریباً ساڑھے سات سو کے قریب ہو چکی ہے اور مختلف اوقات میں مختلف ادارے انہیں شائع کرتے رہے ہیں اس لئے مکمل لسٹ تو شاید مہیا نہ ہو سکے۔ البتہ جو ناول دوبارہ شائع ہو کر سٹاک میں موجود ہوتے ہیں ان کی لسٹ شائع ہوتی رہتی ہے۔ یہ لسٹ ہر ماہ شائع ہوتی ہے کیونکہ کئی کتب سٹاک میں ختم ہو جانے کی وجہ سے لسٹ سے کٹ جاتی ہیں اور کئی دوبارہ شائع ہو کر ان میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح آپ اگر چاہیں تو چند ماہ میں شائع ہونے والی لسٹوں کی مدد سے مکمل یا کسی حد تک مکمل لسٹ تیار کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے محمد علی رضا سعیدی لکھتے ہیں۔ "آپ کے اکثر ناول معیاری حد تک قابل تحسین ہوتے ہیں۔ البتہ چند شکایات بھی ہیں۔ تنویر کے کردار کی صحیح ترجمانی نہیں کی جا رہی۔ اسے بیک

وقت عاشق بھی رکھا جا رہا ہے اور قتل و غارت اس کے نمایاں اوصاف ہیں۔ عشق کی گرمی اور مزاج کی نرمی بیک وقت ایک شخص میں موجود نہیں ہو سکتی۔ کیپٹن شکیل میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن وہ اب صرف عمران کا ذہن پڑھنے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ امید ہے آپ ضرور غور کریں گے"۔

"محترم محمد علی رضا سعیدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک تنویر کے کردار کا تعلق ہے تو اس نے تو آج تک کبھی براہ راست جولیا کے ساتھ عشق کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسے تو صرف عمران کے ساتھ ضد ہے۔ جہاں تک کیپٹن شکیل کا تعلق ہے تو صرف کیپٹن شکیل ہی نہیں جولیا کو بھی شکایت ہے کہ عمران کی کارکردگی کے مقابلے میں انہیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ بہرحال جہاں موقع مل جاتا ہے وہاں ٹیم کے ممبران چاہے وہ کیپٹن شکیل ہو یا کوئی اور پیچھے نہیں رہتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حاصل پور سے رانا جنید احمد لکھتے ہیں۔ "گزشتہ پندرہ سالوں سے آپ کی عمران سیریز کا قاری ہوں۔ آپ واقعی بے حد اچھا لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کو کئی خط لکھے ہیں لیکن آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بہرحال میں خط لکھتا رہوں گا۔ آپ نے بلیک زیرو کو دانش منزل میں فکس کر دیا ہے۔ انہیں باہر نکال کر کام کرنے کا موقع دیں"۔

محترم رانا جنید احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا صرف یہ خط مجھے ملا ہے جس کا باری آنے پر جواب دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بھی کوئی خط ملا اور اس میں کوئی ایسی بات ہوئی جس میں دوسروں کے لئے بھی دلچسپی ہو تو اس کا ضرور جواب دیا جائے گا۔ بلیک زیرو ایک مشن مکمل کر چکا ہے جس کا نام ''چیف ایجنٹ'' ہے۔ امید ہے آپ کی نظروں سے ضرور گزرا ہو گا۔ جہاں تک اس کے دانش منزل میں فکس کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وہاں موجودگی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پورے ملک کے تحفظ کے لئے ضروری ہے اس لئے وہ دانش منزل میں رہ کر بھی ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑیوں کے درمیان تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک یورپی نوجوان لڑکی موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر بھی ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ خالی تھی البتہ عقبی سیٹ کے پیچھے خالی جگہ پر ایک سیاہ رنگ کا بیگ پڑا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر موجود لڑکی کے بال سنہرے تھے اور اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے جبکہ ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی کے بال مردانہ سٹائل میں تراشے گئے تھے۔ دونوں خاموش بیٹھی ہوئی تھیں اور جیپ تیزی سے کبھی اوپر چڑھ جاتی اور کبھی گہرائی میں اترنا شروع ہو جاتی تھی۔ پہاڑیاں ویران اور بنجر تھیں۔ وہاں کہیں نہ درخت نظر آ رہے تھے اور نہ ہی جھاڑیاں۔ بس خشک اور سخت پتھریلی چٹانیں ہر طرف پھیلی

ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

"کیا تمہیں یقین ہے جولین کہ تم درست راستے پر جا رہی ہو"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی لڑکی نے ڈرائیو کرنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے موگی کہ میں پاگل ہوں۔ خاموش بیٹھی رہو۔ ہم ابھی پہنچ جائیں گے"...... ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی جولین نے بڑے تلخ اور جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ بک بک مت کرو ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔ سیدھی بات پوچھی ہے۔ کیا میں نے تمہارے سر پر تلوار مار دی ہے"...... موگی نے جولین سے بھی زیادہ غصیلے اور تلخ لہجے میں کہا تو جولین یکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تلوار۔ واہ۔ کس کلاسیکل ہتھیار کا نام لے دیا ہے تم نے۔ پرانے زمانے پر مبنی فلمیں دیکھو تو تلواریں چلتی نظر آتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ تلواریں چلانے والے کوئی کھیل تماشہ کر رہے ہوں۔ کیا حماقت تھی کہ کھڑے ایک دوسرے کی تلواروں پر تلواریں مار رہے ہیں۔ مجھے تو یہ سب کچھ دیکھ کر ہنسی آتی ہے"...... جولین نے یکلخت مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا تو موگی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ لگتا ہی نہ تھا کہ ابھی چند لمحے پہلے وہ ایک دوسرے سے لڑ رہی تھیں۔

"ویسے ایسی فلمیں دیکھ کر مجھے بڑا لطف آتا ہے جب ایک لڑکی

کے لئے دو فوجیں ایک دوسرے کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہی ہوتی ہیں۔ واہ۔ کیا قسمت ہوتی ہے اس لڑکی کی۔ کاش میں اس دور میں ہوتی تو روزانہ میری خاطر مردوں کا قتل عام ہوتا۔ واہ"۔ موگی نے چٹخارے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ تمہاری شکل دیکھ کر تو دشمن بھی صلح کر لیتے۔ لڑائی تو ایک طرف"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں بدصورت ہوں۔ اگر میں بدصورت ہوں تو تم کیا ہو۔ کبھی آئینہ دیکھا ہے۔ بالکل بندریا لگتی ہو۔ بندریا۔ ہونہہ"...... موگی نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہارے نزدیک بندریا ہوں تو تم ریچھ کی مادہ ہو۔ سمجھیں۔ اور ہاں۔ اب اگر میرے بارے میں کوئی لفظ منہ سے نکالا تو اٹھا کر جیپ سے باہر پھینک دوں گی"...... جولین نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"روکو۔ روکو جیپ ورنہ میں چھلانگ لگا دوں گی۔ میں اب مزید تمہیں برداشت نہیں کر سکتی"...... موگی نے بھی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کود جاؤ۔ مجھے کیا پرواہ ہے۔ لیکن ہم پہنچنے ہی والی ہیں"۔ جولین نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پہنچنے والی ہیں تو پھر میں کیوں کودوں۔ کیا میں تمہیں پاگل

لگ رہی ہوں''...... موگی نے اپنی نشست سے سر لگاتے ہوئے کہا۔

''بس۔ ساری بہادری نکل گئی۔ خواہ مخواہ بہادری کا سوچ کر اپنا دماغ خراب کرتی رہتی ہو''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس تیزی سے اسٹیئرنگ موڑا کہ بڑی جیپ کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا اور جیپ الٹتے الٹتے بچی تھی۔

''دیکھا۔ اسے کہتے ہیں ڈرائیونگ۔ تمہاری طرح نہیں کہ جیپ بھی تمہاری ڈرائیونگ سے شرمندہ سی لگنے لگ جاتی ہے''...... جولین نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہاڑی پر بنے ہوئے ایک مکان کے سامنے جیپ کو ایک جھٹکے سے روک دیا۔ اس مکان پر جھنڈا لہرا رہا تھا۔ باہر چار فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے۔ برآمدے کے سامنے ایک فوجی جیپ بھی کھڑی تھی جس کے قریب اپنی جیپ لے جا کر جولین نے بریک لگائے تھے۔

''آؤ لیکن وہاں اپنی اور میری عزت کا خیال رکھنا''...... جولین نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر گئی۔

''پتہ نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے زیرو اوور زیرو۔ نانسنس''۔ موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ بھی اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آئی۔ سامنے کھڑے مسلح فوجیوں میں سے ایک تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''آپ کون ہیں۔ شناخت کرائیں''...... آنے والے فوجی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''شناخت کرائیں اپنی۔ اچھا ٹھیک ہے''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی یا کوئی اور بولتا یا سمجھتا جولین کا بازو گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی فوجی بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا جبکہ باقی فوجیوں نے بجلی کی سی تیزی سے گنیں سیدھی کر لیں۔

''یہ ہے ہماری پہچان۔ اب بولو''...... جولین نے کھا جانے والے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ فوجی یا کوئی اور بولتا برآمدے سے ایک فوجی تیزی سے باہر آیا۔ اس نے کیپٹن کے بیجز لگائے ہوئے تھے۔

''رک جاؤ۔ کوئی ردعمل نہیں ہوگا''...... آنے والے نے چیختے ہوئے کہا تو فوجی جنہوں نے گنیں سیدھی کر لی تھیں ایک جھٹکے سے گنیں نیچے کر لیں جبکہ تھپڑ کھانے والا فوجی مڑ کر اپنے ساتھیوں کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا لیکن فوجی ڈسپلن کی وجہ سے وہ خاموش تھا۔

''یہ تم نے کیا کیا۔ اگر میں نہ آتا تو یہ فوجی تم پر گولیاں چلا چکے ہوتے''...... کیپٹن نے قریب آ کر جولین سے مخاطب ہو کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’وہ مجھ سے شناخت پوچھ رہا تھا اور ظاہر ہے مجھے بتانا تھا تم بھی پوچھو گے شناخت‘‘...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ساتھ کھڑی موگی بے اختیار ہنس پڑی۔

’’کیپٹن فریڈ۔ تم نے شاید اس لئے ہمیں یہاں بلایا ہے کہ تمہارے ماتحت اور تم اب شناختیں پوچھتے اور تھپڑ کھاتے رہو‘‘۔ موگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’تم دونوں واقعی ٹیڑھی کھیر ہو۔ آؤ میرے ساتھ۔ کرنل چارڈ تمہارا انتظار کر رہے ہیں‘‘...... کیپٹن فریڈ نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

’’خیال رکھا کرو۔ سب کو اپنی شناخت بتانا نہ شروع کر دیا کرو‘‘...... موگی نے جولین سے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی آگے جاتے ہوئے کیپٹن فریڈ کی طرف چل پڑی۔

’’لگتا ہے تمہیں بھی تمہاری شناخت بتانا پڑے گی‘‘...... جولین نے کہا اور وہ بھی پیچھے چل پڑی۔ برآمدے سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن سر کی دونوں سائیڈوں میں سفید بالوں کی جھالریں سی لٹک رہی تھیں۔ سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کے چوڑے فریم والی عینک کے اندر اس کی آنکھیں خاصی بڑی بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ نظر کی عینک تھی لیکن لگتا تھا کہ عینک میں نظر کی بجائے آتشی شیشے لگے ہوئے ہوں۔ اس نے فوجی وردی پہنی ہوئی تھی اور کاندھوں پر کرنل کے بیجز موجود تھے۔ وہ جولین اور موگی کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

’’ویل کم ٹوئن سسٹرز‘‘...... اس ادھیڑ عمر کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر وہ آگے بڑھا اور اس نے باری باری دونوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

’’بیٹھو‘‘...... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد کرنل نے کہا اور خود وہ واپس مڑ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن فریڈ، جولین اور موگی سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

’’تم دونوں کی کارکردگی کی بڑی شہرت سنی ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ تم دونوں ہی بے حد جارحانہ مزاج کی مالک ہو‘‘...... کرنل چارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’سر۔ ایک فوجی نے ان سے شناخت طلب کی تو انہوں نے اسے تھپڑ مار دیا اور اس سے کہا کہ یہ ہماری شناخت ہے‘‘...... کیپٹن فریڈ نے کہا تو کرنل چارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

’’میرے فوجی کو تھپڑ مارا گیا ہے‘‘...... کرنل چارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’وہ تو سپاہی تھا۔ آپ یا کیپٹن فریڈ ہم سے شناخت طلب کر کے دیکھ لیں‘‘...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل چارڈ

نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہاری سفارش بہت اونچی سطح سے کی گئی ہے''...... کرنل چارڈ نے یکلخت دو تین لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ پینے کی کوشش کر رہا ہے۔

''کرنل صاحب۔ آپ نے ہمیں خود کال کیا۔ ہم اس قدر بنجر، ویران اور قطعی بور علاقے سے گزر کر آپ تک پہنچی ہیں تو آپ کے آدمی نے شناخت طلب کرنی شروع کر دی۔ آپ خود سوچیں ایسی صورت میں کیا شناخت پیش کی جا سکتی تھی''...... اس بار موگی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب ہم اصل بات پر آتے ہیں''...... کرنل چارڈ نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور اسے جولین اور موگی کی طرف بڑھا دیا۔ موگی نے ہاتھ آگے بڑھا دیا لیکن جولین نے اس کا ہاتھ جبراً روک کر خود جھپٹ کر فائل لے لی۔

''تم بعد میں۔ پہلے میں پڑھوں گی۔ میں تم سے دس منٹ بڑی ہوں''...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بڑی ہوں دس منٹ۔ خبردار اگر آئندہ خود کو بڑی کہا''۔ موگی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے کیپٹن فریڈ''...... کرنل چارڈ نے غصیلے لہجے میں

کیپٹن فریڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سر۔ آپ ایزی رہیں۔ یہ ان کی عادت ہے''...... کیپٹن فریڈ نے کہا تو کرنل چارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ البتہ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے جولین نے فائل کو پڑھ کر بند کیا اور موگی کی طرف پھینک دی۔

''لو تم پڑھ لو۔ میں نے سمجھا نجانے کیا مسئلہ ہوگا۔ یہ تو مکھیاں مارنے والا کام ہے''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ فوج کے لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے''...... کرنل چارڈ نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

''ہوگا لیکن ہم یہ مشن نہیں لے سکتیں۔ یہ ہماری توہین ہے۔ ٹوئن سسٹرز کی توہین''...... جولین نے کہا۔ اسی لمحے موگی نے بھی فائل بند کر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

''یہ مشن ہے جو ٹوئن سسٹرز کو دیا جا رہا ہے۔ حیرت ہے کہ فوج کے اعلیٰ حکام نے ہماری یہ قدر کی ہے''...... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے پڑھ لیا ہے کہ مشن کیا ہے''...... کرنل چارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایک صفحہ تو ہے فائل میں۔ یہی مشن ہے نا کہ اے ایم گن چرا کر لائی جائے۔ اب ٹوئن سسٹرز اس لئے رہ گئی ہیں کہ دوسرے ملکوں سے گنیں چوری کرتی پھریں''...... جولین نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس گن کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے ورنہ تم یہ بات نہ کرتیں۔ یہ گن ہمیں ہر صورت میں چاہئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک کاسبا کا طویل عرصے سے ہمسایہ ملک کاروشا سے سرحدی تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ کاروشا ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے اور وہاں میزائل ٹیکنالوجی پر انتہائی تیزی سے کام ہو رہا ہے اور انہوں نے ہر قسم کے میزائل تیار کر لئے ہیں جبکہ ہمارا ملک کاسبا میزائل ٹیکنالوجی میں ابھی کاروشا سے بہت پیچھے ہے۔ کاروشا کے میزائلوں سے اپنے ملک کو بچانے کے لئے ہمیں اپنا بہت کچھ دے کر سپر پاورز ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور کارمن سے میزائل شکن نظام منگوانے پڑتے ہیں اور انہیں سرحدوں پر نصب کرنا پڑتا ہے تاکہ ہم کاروشا کے میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کر سکیں لیکن یہ نظام چونکہ فکسڈ ہوتے ہیں اس لئے دشمنوں کے مخبر اس بارے میں رپورٹیں بھجوا دیتے ہیں اور پھر انہیں آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا بظاہر تو کوئی حل نہ تھا لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ ایشیا کے ملک پاکیشیا اور اس کے ہمسایہ ملک کافرستان کے درمیان بھی ایسا ہی تنازعہ ہے جیسا کاسبا اور کاروشا میں ہے اور پاکیشیائی سائنس دانوں نے ایسی گن تیار کر لی ہے جو بظاہر عام گن جیسی ہے لیکن اس کی رینج بے حد وسیع ہے اور اس کی مدد سے انتہائی آسانی سے اڑتے ہوئے تیز ترین میزائلوں کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس گن

میں باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم نصب ہے جو ٹارگٹ کا تعین بھی خود کرتا ہے۔ رینج اور میزائل کی رفتار کا تعین بھی فضا میں موجود لہروں کی مدد سے کرتا ہے اور پھر فائر بھی خود ہی ہوتا ہے۔ صرف اس کا رخ اوپر ہونا چاہئے اور میزائل چاہے وہ کتنا ہی تیز رفتار یا بلندی پر ہو اے ایم گن سے لازماً ہٹ ہو جاتا ہے جبکہ میزائل ہٹنگ کے لئے صرف ایک بٹن پریس کرنا پڑتا ہے اور باقی کام کمپیوٹر خودبخود کرتا ہے۔ اس گن کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ موونگ ہے اس لئے یہ فکسڈ اینٹی میزائل سے ہزار گنا زیادہ بہتر اور محفوظ ہے"...... کرنل چارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ حیرت انگیز گن ہے۔ لیکن کیا یہ گن وہاں ہر فوجی کے پاس ہوتی ہے"...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا احمقانہ سوال ہے۔ نجانے تمہارا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔ اس قدر قیمتی اور جدید گن ہر فوجی کے پاس کیسے ہو سکتی ہے۔ صرف خاص حالات میں خاص لوگوں کو دی جاتی ہو گی"...... کرنل چارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں احمق کہہ رہے ہو کرنل چارڈ۔ تمہاری اس فائل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ گن پاکیشیا میں عام استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہی کہ وہاں ہر فوجی کے پاس یہ گن ہو گی"۔ جولین نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو

شاید کرنل چارڈ کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ اس نے جواب دینے کی بجائے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور ایک جھٹکے سے اٹھایا اور اس طرح تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جیسے اگر ایک لمحے کے لئے اس کی انگلی رکی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ شاید کرنل چارڈ نے دانستہ یا نادانستہ طور پر لاؤڈر کا بٹن بھی ساتھ ہی پریس کر دیا تھا۔

"یس"...... اچانک ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل چارڈ بول رہا ہوں۔ ملٹری انٹیلی جنس چیف"۔ کرنل چارڈ نے کہا۔

"یس۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب۔ آپ نے اے ایم گن کے حصول کے لئے ٹوئن سسٹرز کا انتخاب کیا تھا۔ میں نے انہیں اپنے آفس میں کال کیا اور وہ یہاں موجود ہیں لیکن وہ الٹا میرا مذاق اڑا رہی ہیں۔ اے ایم گن کا مشن انہیں پسند نہیں ہے اور وہ ایسی باتیں کر رہی ہیں کہ اب میری قوت برداشت جواب دے گئی ہے۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔ آپ اس مشن کو ڈراپ کر دیں یا پھر کسی اور ایجنسی کے ذمے لگائیں"...... کرنل چارڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جولین موجود ہے تمہارے پاس"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر۔ دونوں سسٹرز موجود ہیں"...... کرنل چارڈ نے کہا۔

"فون جولین کو دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل چارڈ نے رسیور میز کی دوسری طرف بیٹھی جولین کی طرف بڑھا دیا۔ ساتھ ہی اس نے فون سیٹ بھی آگے کی طرف دھکیل دیا۔

"جولین بول رہی ہوں سر"...... جولین نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل چارڈ سے فائل لو اور پھر میرے آفس میں آ جاؤ۔ میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے اور میں ابھی تک اس پر قائم ہوں۔ اس مشن کو تمہارے علاوہ اور کوئی مکمل نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"چیف سیکرٹری صاحب کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی کرنل۔ آپ بھی تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں اور وہاں پاکیشیا میں لازماً ہمارا ٹکراؤ ملٹری انٹیلی جنس سے ہی ہو گا اس لئے ہم آپ کی بات کو رد نہیں کر سکتی تھیں۔ بہرحال فائل دیں اور ساتھ ہی اجازت بھی"...... جولین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"فائل لے جاؤ۔ اب مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی"...... کرنل چارڈ نے پہلے کی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب۔ تلخ لہجہ ہمارے سامنے اختیار نہ کیا کریں۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں لیکن ضروری نہیں کہ آئندہ چند

گھنٹوں کے بعد آپ اس پوسٹ پر رہیں۔ ٹوئن سسٹرز کا دماغ اگر گھوم گیا تو آپ سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے نظر آئیں گے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا''...... اس بار موگی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جولین بھی فائل اٹھا کر اٹھی اور پھر وہ دونوں بغیر کچھ کہے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

''یہ احمق لوگ نجانے اتنے بڑے بڑے عہدوں پر کیسے پہنچ جاتے ہیں''...... جولین نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جس طرح میری وجہ سے تم پہنچی ہو''...... موگی نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہاری وجہ سے۔ کیا مطلب''...... جولین نے چونک کر کہا۔

''میں اگر تمہارے ساتھ پیدا نہ ہوتی تو تم اکیلی کیا کر سکتی تھی۔ کہیں شادی کر کے بچے پیدا کر رہی ہوتی یا پھر کچن میں تمہاری زندگی گزر جاتی۔ اوپر سے شوہر کی گھرکیاں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہاری منت تو نہیں کی تھی۔ ہاتھ تو نہیں جوڑے تھے کہ تم لازماً اس دنیا پر اپنا بوجھ ڈالو۔ نہ آتی''...... جولین نے جیپ آگے بڑھاتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا لیکن اس بار موگی نے کوئی جواب دینے کی بجائے فائل کھول کر پڑھنا شروع کر دی۔

عمران نے کار ہوٹل ذیشان کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر باہر نکل کر اس نے کار لاک کی تھی کہ پارکنگ بوائے بجلی کی سی تیزی سے قریب آیا اور اس نے پارکنگ کارڈ عمران کے ہاتھ پر رکھا اور دوسرا کارڈ کار کے فرنٹ پر ایڈجسٹ کر کے وہ بھاگتا ہوا دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

''واہ۔ پھرتی اسے کہتے ہیں۔ ماشاء اللہ''...... عمران نے پارکنگ بوائے کی تیزی اور پھرتی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا اور خود وہ پارکنگ سے نکل کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ہوٹل ذیشان ابھی حال ہی میں تعمیر کیا گیا تھا اور اسے اپنی سروس کا آغاز کئے صرف چند ماہ ہوئے تھے لیکن اتنے کم وقت میں ہی وہ نہ صرف دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا میں مشہور ہو گیا تھا۔ لوگ اس ہوٹل کے فنکشنز میں شامل ہونے اور یہاں آنے جانے کو سٹیٹس

سمبل سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں صرف اعلیٰ طبقے کے لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران دو تین بار پہلے بھی یہاں آ چکا تھا لیکن آج وہ خصوصی طور پر یہاں ایک آدمی سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ اس آدمی کا نام ریونڈ تھا۔ ریونڈ کا تعلق یورپی ملک کاروشا سے تھا۔ ریونڈ کاروشا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق تھا۔ عمران کئی بار ریونڈ سے اس کے ملک جا کر مل چکا تھا۔ دونوں میں خاصی بے تکلفی تھی۔ ریونڈ کاروشا سے پاکیشیا آیا تھا اور اس نے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اسے ہوٹل ذیشان میں ملاقات کے لئے کہا اور ساتھ ہی یہ اشارہ بھی دیا کہ اس ملاقات پر پاکیشیا کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ عمران نے حامی بھر لی اور اب وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ شیشے کا دروازہ بند تھا اور اس کے دونوں طرف مسلح دربان موجود تھے۔ عمران کے پہنچتے ہی ان میں سے ایک دربان نے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی سر جھکا لیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو دروازہ اس کے عقب میں بند کر دیا گیا۔

''یہ جو گنیں تم نے کاندھوں سے لٹکا رکھی ہیں ان کا فائدہ۔ تم تو بس آنے والوں کو سلام کرتے ہو''...... عمران نے سائیڈ پر رکتے ہو.ے دونوں دربانوں سے کہا۔

''جناب۔ یہ تو کسی ایمرجنسی میں ہی استعمال ہو سکتی ہیں ورنہ ہم تو معزز کسٹمرز کے استقبال کے لئے یہاں موجود ہیں''...... ایک دربان نے مسکراتے ہوئے لیکن مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ ان کے اندر سرے سے میگزین ہی موجود نہیں ہو گا۔ پھر ایمرجنسی کیسے ڈیل ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ اس کے میگزین ہم جیب میں رکھتے ہیں کہ اچانک اگر گن چل جائے تو بڑا نقصان ہو سکتا ہے''...... دربان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر چار خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک اپنے سامنے فون رکھے ہوئے تھی اور رسیور کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

''لیس سر''...... لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر پر رکتے ہی رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اتنی بے پناہ خوبصورتی کہاں سے حاصل کی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

''سر۔ اپنی والدہ سے''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ تم واقعی ترقی کرو گی۔ جو ماں کو کریڈٹ دیتی ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتی ہے۔ گڈ شو۔ ویسے کمرہ نمبر چار سو چار میں کون صاحب رہائش پذیر ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے سائیڈ پر پڑے کمپیوٹر کو آن کر کے کی بورڈ پر انگلیاں چلانا شروع کر دیں۔

"سر۔ کمرہ نمبر چار سو چار میں مسٹر ریونڈ رہائش پذیر ہیں اور وہ یورپی ملک کاروشا کے رہنے والے ہیں"...... لڑکی نے کمپیوٹر سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کب سے یہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آج ہی ہوٹل تشریف لائے ہیں"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ میرا مشورہ ہے کہ میک اپ مت کیا کرو۔ نیچرل حسن کو میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی کا چہرہ ابھی تک گلنار ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران چوتھی منزل کے کمرہ نمبر چار کے سامنے موجود تھا۔ ہوٹل کی دنیا میں کمروں کے نمبر اس طرح رکھے جاتے ہیں کہ سننے والے کو معلوم ہو جائے کہ کمرہ کس منزل پر ہے۔ چار سو چار کا مطلب تھا چوتھی منزل کا چار نمبر کمرہ۔ سائیڈ پلیٹ پر ریونڈ کا نام درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... ایک مردانہ آواز ڈور فون سے ابھری۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر کٹک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے میں لمبے قد اور ورزشی جسم کا ریونڈ کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"پرنس تم ویسے کے ویسے ہو۔ کیا کھاتے ہو"...... رسمی فقرات کی ادائیگی اور گرمجوشانہ مصافحے کے بعد کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے ریونڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاش کچھ کھا سکتا"...... عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی بیماری ہے تمہیں کہ کھا نہیں سکتے"۔ ریونڈ نے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا جیسا باورچی ہو تمہارا تو تمہیں خود معلوم ہو گا کہ کیا کھا سکتے ہو۔ اسے اپنے مقوی حریروں سے فرصت ملے تو پھر کچھ پکا کر کھلائے گا اس لئے فی الحال ہوا کھاتا ہوں، غم پیتا ہوں اور خوش ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"باورچی تمہیں پسند نہیں تو نکال دو اسے۔ کوئی اور رکھ لو"۔ ریونڈ نے باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس کا اتنا مقروض ہوں کہ شاید ایک پورا بینک بھی اس کی تنخواہوں اور الاؤنسز کا کھاتہ پورا نہ کر سکے گا۔ دوسرا وہ اماں بی کا چہیتا ہے اس لئے وہ مجھے تو نکال سکتا ہے لیکن میں اسے نہیں"...... عمران نے کہا تو ریونڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''حیرت ہے کہ تم اپنے باورچی کے مقروض ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... ریونڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب میں اسے تنخواہ اور الاؤنس دوں گا ہی نہیں تو مقروض تو ہونا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ نہ تمہاری صحت میں کوئی فرق پڑا ہے اور نہ ہی تمہاری گفتگو کے انداز میں۔ بہرحال میں ایک انتہائی ضروری بات کے لئے کاروشا سے یہاں آیا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ تم میری فون کال پر یہاں آ گئے''...... ریونڈ نے کہا۔

''اس قدر تمہید باندھنے کی کیا ضرورت ہے۔ سیدھی سادی بات کرلو۔ ویسے یہ بات تم کاروشا سے فون پر بھی کر سکتے تھے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہیں ایک تصویر دکھانی ہے اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ فون پر اسے ڈسکس نہیں کیا جا سکتا''...... ریونڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں رکھا ہوا اپنا بریف کیس اٹھا کر سائیڈ تپائی پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک لفافہ نکالا اور بریف کیس بند کر کے وہ مڑا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے لفافہ کھول کر اس میں سے ایک تصویر نکالی اور عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے تصویر اٹھائی اور غور سے اسے

دیکھنے لگا۔ یہ دو لڑکیوں کی تصویر تھی۔

''یہ تو جڑواں لگتی ہیں۔ کون ہیں یہ''...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور انہیں ٹوئن سسٹرز ہی کہا جاتا ہے''۔ ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے تصویر دیکھ لی۔ اب بتاؤ کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... عمران نے تصویر کو واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''تم انہیں نہیں جانتے''...... ریونڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو دنیا میں موجود لاتعداد لڑکیوں اور عورتوں کو نہیں جانتا''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ کاسبا کی سرکاری ایجنسی فارٹون سے متعلق ہیں۔ ان کا سیکشن علیحدہ ہے جسے ٹوئن سسٹرز سیکشن کہا جاتا ہے''...... ریونڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو یہ ایجنٹ ہیں۔ پھر کیا تم ان کا رشتہ کرانے پاکیشیا آئے ہو۔ ویسے یہاں بہت سے ٹوئن برادرز موجود ہوں گے جو یورپی ٹوئن سسٹرز سے شادی کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے اور اگر تم چاہو تو تمہیں کپل میکنگ میں خاصا معقول کمیشن بھی مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

"کپل میکنگ۔ کیا مطلب۔ یہ کوئی نئی میکنگ ہے"...... ریونڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شادی کرانے والے پہلے اپنے دفتر پر میرج بیورو لکھتے تھے لیکن اب وہ کپل میکنگ لکھتے ہیں یعنی جوڑے بنانے والے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ریونڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم سنجیدہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اب جو بات میں تمہیں بتاؤں گا وہ یقیناً تمہیں سنجیدہ کر دے گی۔ یہ ٹوئن سسٹرز ایک مشن کے تحت پاکیشیا پہنچ رہی ہیں یا پہنچ چکی ہیں۔ مجھے چونکہ وہ جانتی ہیں اس لئے میں نے تمہیں اپنے کمرے میں کال کیا ہے ورنہ میں ٹیکسی کر کے خود تمہارے فلیٹ پر پہنچ جاتا"...... ریونڈ نے کہا۔

"مشن کیا ہے"...... عمران نے واقعی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے دفاعی سائنس دانوں نے میزائل کو ہٹ کرنے کے لئے ایک خصوصی گن تیار کی ہے جسے اے ایم گن کا نام دیا گیا ہے یعنی اینٹی میزائل گن۔ اس کی شہرت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے اس گن کی وجہ سے میزائل شکن نظام کو اب کہیں فلسڈ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ گن اپنا نشانہ ڈھونڈ لیتی ہے اور پھر ہر صورت میں میزائل کو ہٹ کر دیا جاتا ہے اور یہ گن بظاہر عام سی فوجی گن ہے۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ کیا یہ عام فوجی گن ہے جیسے روسیاہ کی کلاشنکوف یا ایکریمیا کی روزی گن ہے۔ یہ ٹوئن

سسٹرز اپنے ملک کاروشا کے لئے یہ گن یہاں سے چوری کر کے کاسبا لے جانے کے مشن پر آ رہی ہیں تاکہ اس کی مدد سے ان کے سائنس دان مزید گنیں بنا کر اپنی فوج کو دے سکیں"...... ریونڈ نے کہا۔

"تم یہ اطلاع دینے کیوں آئے ہو۔ تمہاری اس میں کیا دلچسپی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کاروشا اور کاسبا ہمسایہ ملک ہیں لیکن دونوں کے درمیان صدیوں سے ازلی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ کاروشا میزائل ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہے جبکہ کاسبا میزائل ٹیکنالوجی میں ابھی ابتدائی دور میں ہے۔ البتہ انہوں نے اینٹی میزائل سسٹم فلسڈ کئے ہوئے ہیں جنہیں آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے اس لئے کاسبا کے حکام نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا سے اے ایم گن حاصل کی جائے۔ انہوں نے شاید پہلے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی لیکن پاکیشیا نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایسی کوئی گن پاکیشیا میں تیار نہیں کی جا رہی جس پر انہوں نے اسے چوری کرنے کا سوچا اور اب یہ مشن ٹوئن سسٹرز سیکشن کے ذمے لگایا گیا ہے اور یقیناً اسے ہمارے خلاف استعمال کیا جائے گا"...... ریونڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس بارے میں معلومات کیسے ملیں"...... عمران نے کہا۔

"دشمنی کی وجہ سے ہم نے ان کے ہر ڈیپارٹمنٹ میں مخبر رکھے

ہوئے ہیں۔ ایک مخبر نے ہمیں رپورٹ دی کہ چیف سیکرٹری کاسبا نے کاسبا کے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل چارڈ کو حکم دیا ہے کہ ٹوئن سسٹرز کے ذمے یہ مشن لگایا جائے۔ چنانچہ کرنل چارڈ نے ٹوئن سسٹرز کو اپنے خفیہ آفس میں کال کیا اور پھر مشن کی فائل انہیں دے دی۔ اس اطلاع پر کاروشا سیکرٹ سروس نے فیصلہ کیا کہ انہیں روکنے کے لئے تمہیں اس بارے میں باقاعدہ اطلاع دی جائے۔ میرے اور تمہارے تعلقات کے بارے میں چیف کو معلوم تھا اس لئے چیف نے مجھے یہاں بھجوایا ہے اور بس۔ میرا یہی کام تھا۔ اب میں پہلی فلائٹ سے واپس چلا جاؤں گا''...... ریونڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے سامنے میز پر پڑی ہوئی تصویر دوبارہ اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

''اوکے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے پوری تفصیل بتا دی۔ میں کوشش کروں گا کہ پاکیشیا کی یہ گن چوری نہ ہو سکے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے بیٹھو۔ میں نے تو تمہاری کوئی خاطر خدمت ہی نہیں کی''...... ریونڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''دو خوبصورت لڑکیاں میری جیب میں پہنچ چکی ہیں۔ اس سے بڑی خاطر خدمت اور کیا ہو سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایک بات میں بھول گیا تھا۔ ٹوئن سسٹرز آپس میں ہر وقت اس طرح لڑتی رہتی ہیں جیسے خونخوار درندے لڑتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ایک دوسرے کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتیں لیکن لڑائی کے باوجود دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں گزرتا اور یہ بھی بتا دوں کہ دونوں خطرناک حد تک ذہین، تیز اور مارشل آرٹ کی ماہر اور بہترین نشانہ باز ہیں۔ بالکل اس طرح جس طرح تمہارے بارے میں مشہور ہے کہ تم بظاہر مسخری باتیں اور حرکتیں کرتے رہتے ہو۔ معصوم سا تمہارا چہرہ ہے لیکن درحقیقت تم انتہائی ذہین اور خطرناک آدمی ہو''۔ ریونڈ نے مزید بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے ڈرا دیا ہے۔ اب تو مجھے یہ بھی خوف آنے لگ گیا ہے کہ کہیں یہ دونوں میری جیب میں ہی نہ لڑنا شروع کر دیں اور پھر میرا بھی وہی حشر ہو گا جو لڑنے والوں کو چھڑانے والے کا ہوتا ہے کہ وہ بے چارہ دونوں لڑنے والوں سے پٹ جاتا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ریونڈ سے اجازت لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ جب وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

جیب سے وہ تصویر نکالی اور بلیک زیرو کے سامنے رکھ دی۔

''یہ کون ہیں۔ لگتی تو ٹوئن یعنی جڑواں ہیں''..... بلیک زیرو نے تصویر اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور اسی نام سے مشہور ہیں۔ یورپی ملک کاسبا کی ایجنٹ ہیں''..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور کو کان سے لگا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول رہا ہوں''..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں''..... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ہر شخص اپنی ہی زبان سے بولتا ہے۔ بہرحال اس پر بحث بعد میں ہو گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیوں کال کی ہے۔ میں نے ایک انتہائی اہم میٹنگ کال کی ہوئی ہے''..... سرداور نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کے دفاعی سائنس دانوں نے ایک جدید ترین گن تیار کی ہے جس سے میزائل کو یقینی طور پر ہٹ کیا جا سکتا ہے اور اس کا نام اے ایم گن یعنی اینٹی میزائل گن رکھا گیا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں''..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بھی چونک کر قدرے حیران نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ لیکن یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ تمہیں یہ ساری تفصیل کہاں سے معلوم ہوئی ہے''..... سرداور کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ جیسے انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''آپ سائنس دان بڑے بھولے لوگ ہوتے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر کسی معاملے کو ٹاپ سیکرٹ قرار دے دیتے ہیں اور پھر کنفرم ہو جاتے ہیں کہ اب یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس گن کے پیچھے یورپی ملک کاسبا کی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ پاکیشیا آ رہے ہیں یا پہنچ چکے ہیں اور ان کے ہمسایہ ملک کا ایک ایجنٹ مجھے اطلاع دینے آیا ہے تاکہ کاسبا کے ایجنٹ یہ گن حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اور مجھے کیسے اس بارے میں معلوم ہو گیا''..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے کہ یہ معاملات کیسے لیک ہو جاتے ہیں۔ کون کرتا ہو گا''..... سرداور نے کہا۔

''ہمارے اندر ہی کالی بھیڑیں موجود ہوتی ہیں جو صرف چند سکوں کی خاطر اپنا ضمیر فروخت کر دیتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ گن کہاں موجود ہے''..... عمران نے کہا۔

''اس گن پر فی الحال تجربات ہو رہے ہیں تاکہ اس کی رینج بھی بڑھائی جا سکے اور اسے مزید تیز رفتار بھی بنایا جا سکے تاکہ موجودہ دور کے تیز رفتار میزائلوں کو ہٹ کیا جا سکے اور یہ سارا کام ایک

خفیہ مقام پر واقع سپیشل لیبارٹری میں ہو رہا ہے''...... سرداور نے جواب دیا۔

''یہ خفیہ سپیشل لیبارٹری کیا دارالحکومت میں ہی ہے یا کہیں اور''...... عمران نے کہا۔

''دارالحکومت کے ایریا میں ہی ہے''...... سرداور نے گول مول سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی حفاظت کا کیا انتظام ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیبارٹری مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے اور اس کی حفاظت ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے''...... سرداور نے کہا۔

''گن کا فارمولا بھی وہیں ہو گا یا علیحدہ کسی جگہ رکھا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''چونکہ اس پر کام ہو رہا ہے اس لئے فارمولا تو وہیں لیبارٹری میں ہی ہو گا''...... سرداور نے کہا۔

''اوکے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''سرداور سے وہ مقام تو معلوم کر لینا تھا تاکہ ہم بھی اس کا خیال رکھ سکتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سرداور بات ہی گول مول کر رہے تھے اس لئے میں نے زیادہ زور نہیں دیا۔ البتہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ سے باقی معلومات مل جائیں گی''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران اب کرنل شاہ سے رابطہ کر رہا ہے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ چونکہ یہاں موجود فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل طور پر پریسڈ رکھا جاتا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز بلیک زیرو کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو۔ کرنل شاہ سے بات کرائیں''...... عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ابھی سر''...... دوسری طرف سے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''سر۔ میں کرنل شاہ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرنل شاہ۔ پاکیشیا کی خفیہ لیبارٹری میں اے ایم گن پر ریسرچ جاری ہے اور اس لیبارٹری کی سیکورٹی ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے۔ کیا آپ اپنے اقدامات سے مکمل طور پر مطمئن ہیں یا نہیں''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یہ لیبارٹری مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے۔ اس کے آنے جانے کے راستوں پر انتہائی حساس آلات نصب کئے گئے

ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے دس افراد میجر شریف کی سرکردگی میں سیکورٹی پر مامور ہیں اور میجر شریف روزانہ مجھے رپورٹ دیتے ہیں''..... کرنل شاہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں مصدقہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ اے ایم گن یا اس کے فارمولے کے حصول کے لئے غیر ملکی ایجنٹس پاکیشیا کا رخ کر رہے ہیں اس لئے لازماً وہ اس لیبارٹری پر ہی ریڈ کریں گے''..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیکن سر۔ اس گن کو تو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے''..... کرنل شاہ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح ہم غیر ممالک سے انفارمیشن کسی نہ کسی انداز میں حاصل کر لیتے ہیں اسی طرح دوسرے ملکوں کے ایجنٹ بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ انفارمیشن ملنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا اس کی حفاظت''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں وہاں مزید چوکنا رہوں گا''..... کرنل شاہ نے کہا۔

''اوکے۔ اسی لئے آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے''..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے پھر وہ مقام نہیں پوچھا جہاں یہ لیبارٹری ہے''..... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس لئے نہیں پوچھا کہ کرنل شاہ کے سامنے ایکسٹو کی پوزیشن خراب ہو سکتی ہے جبکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایکسٹو ہر چھوٹے بڑے معاملے سے آگاہ رہتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں لیکن اب آپ وہ مقام کہاں سے معلوم کریں گے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کسی طرح بھی ہم سے کم نہیں ہے۔ اب کرنل شاہ مزید محتاط رہے گا۔ ہمارے لئے اصل معاملہ ان ٹوئن سسٹرز کو روکنا ہے''..... عمران نے کہا۔

''اس بارے میں تو آپ کو اطلاع مل گئی لیکن دوسرے ممالک بھی تو اس گن کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور پھر جب یہ گن مکمل ہو جائے گی تو لامحالہ اسے فوج میں پھیلا دیا جائے گا۔ ایسی صورت میں بھی تو غیر ملکی ایجنٹس اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ یہ ایک لحاظ سے موونگ میزائل شکن نظام ہے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسے ہتھیاروں کو خفیہ نہیں رکھا جا سکتا جیسے روسیا کی گن کلاشنکوف اب پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اسی طرح ایکریمیا کی روزی گن ہے لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ ہر ملک اپنی اپنی ڈیمانڈ کے مطابق اسے ڈھال لیتا ہے۔ جب اے ایم گن تیار ہو جائے گی تو لامحالہ اسے سامنے لایا جائے گا اور پھر یہ گن تمام دنیا میں خود بخود پھیل جائے گی لیکن جب تک یہ گن خفیہ رہ سکے اسے رکھنا

چاہئے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر سامنے موجود ٹوئن سسٹرز کی تصویر اٹھا کر اس نے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی۔

''اس کی چار پانچ کاپیاں بنا لو تا کہ سیکرٹ سروس کو یہ کاپیاں پہنچا کر کہا جا سکے کہ وہ انہیں تلاش کریں''...... عمران نے کہا۔

''یہ ایجنٹس ہیں تو پھر لازماً میک اپ میں آئیں گی۔ پھر''۔ بلیک زیرو نے تصویر عمران کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

''انہیں شاید تصور بھی نہ ہو کہ کاروشا کے ایجنٹ نے نہ صرف ہمیں بتا دیا ہے بلکہ ان کی تصاویر بھی ہمیں پہنچا دی ہیں اور چونکہ یہ یہاں پہلی بار آ رہی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں نہ آئیں لیکن اگر ایسا ہوا بھی سہی تو پھر ان کی پہچان کے لئے ایک اور پوائنٹ بھی موجود ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سا''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ دونوں ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی ہیں لیکن رہتی اکٹھی ہیں۔ لڑائی بھڑائی بھی چلتی رہتی ہے اور ہنسی مذاق بھی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس طرح آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہ سکتے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹیکسی نے موڑ کاٹا اور لائٹ کلب کے کمپاؤنڈ سے گزرتی ہوئی مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ کار کی عقبی سیٹ پر جولین اور موگی موجود تھیں اور دونوں اپنے اصل چہروں میں تھیں۔ وہ دونوں ایک روز پہلے پاکیشیا پہنچی تھیں اور یہاں ان کی ایجنسی سے متعلق فرینک نے ان کے لئے سٹار کالونی میں ایک کوٹھی کا بندوبست کر دیا تھا اور فرینک کا آدمی انہیں ایئر پورٹ سے پک کر کے کوٹھی میں چھوڑ گیا تھا۔ فرینک لائٹ کلب کا مالک اور جنرل منیجر تھا اور جولین اور موگی ٹیکسی کے ذریعے اس سے ملنے آئی تھیں۔ انہوں نے فرینک سے کہا تھا کہ وہ پاکیشیا میں ملٹری انٹیلی جنس کے کسی ایسے آدمی سے ان کی ملاقات کرائے جو نہ صرف پاکیشیا کی دفاعی لیبارٹریوں کے بارے میں تفصیل بتا سکے بلکہ ان کے لئے خفیہ طور پر کام بھی کرے اور فرینک نے آج انہیں فون کر کے بتایا کہ ان کے مطلب کا

آدمی میجر یوسف ہے جو ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ آپریشن کا انچارج ہے اور یہ بھاری معاوضے کے حصول کے لئے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ وہ دونوں میجر یوسف سے ملاقات کے لئے یہاں لائٹ کلب آئی تھیں۔

"آؤ"...... جولین نے ٹیکسی سے اتر کر موگی سے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم احمقانہ سٹیپ اٹھا رہی ہو"۔ موگی نے کہا تو جولین چونک پڑی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔ کیا احمقانہ اقدام ہے۔ بولو"...... جولین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ایشیائی بڑے سازشی لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے کیونکہ مجھے ان مردوں کی فطرت کا بخوبی علم ہے۔ یہ صرف ہم سے دولت کمانے کے لئے الٹی سیدھی معلومات ہمیں دے دیں گے اور پھر خود ہماری گرفتاری کے لئے کام کریں گے اور تم ہو کہ آنکھیں بند کر کے ان کے بتائے ہوئے راستے پر دوڑنا شروع کر دیتی ہو"...... موگی نے چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اپنی چونچ بند رکھو موگی۔ بس اس سے زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ورنہ پاکیشیا ہی تیرا مدفن بن جائے گا اور پھر مجھے ہر سال یہاں آنا پڑے گا تاکہ تمہاری قبر پر پھول چڑھا سکوں"...... جولین نے پہلے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید غصے

کی آمیزش نمایاں تھی۔

"تم جیسی کنجوس اور پھول چڑھائے۔ ارے۔ تم اپنی قبر پر خود پھول نہیں چڑھاؤ گی کہ رقم خرچ ہوتی ہے"...... موگی نے کہا تو جولین یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"واہ۔ منفرد آئیڈیا ہے۔ واہ۔ اپنی قبر پر خود پھول چڑھانا۔ واہ"۔ اس بار جولین نے مزے لے لے کر کہا تو موگی بھی ہنس پڑی۔ شاید اس وقت وہ غصے میں یہ فقرہ کہہ گئی تھی اور اب اس کا مزہ لے رہی تھی۔ اس دوران وہ دونوں چلتی ہوئی کلب کے مین گیٹ تک پہنچ گئیں۔ وہاں موجود دربان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دروازہ کھول دیا اور وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن وہاں موجود افراد کا تعلق اعلیٰ طبقے سے نظر آ رہا تھا۔ ہال میں شور نہ تھا۔ صرف برتنوں کی کھنکھناہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتی ہوئیں کاؤنٹر پر پہنچ گئیں۔

"یس"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرینک سے کہو کہ جولین اور موگی آئی ہیں۔ یہاں ان سے ملاقات طے ہے"...... جولین نے کہا۔

"یس۔ آپ جا سکتی ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے پہلے ہی ہمیں الرٹ کر رکھا ہے۔ یہ دوسری لفٹ آپ کو تیسری منزل پر لے جائے گی۔ وہاں صرف باس کا آفس ہے"...... کاؤنٹر گرل نے

مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ تھینک یو''...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سائیڈ پر موجود لفٹس کی طرف بڑھ گئیں۔ پہلی لفٹ پبلک کے لئے تھی جبکہ دوسری لفٹ صرف جنرل منیجر آفس کے لئے ریزرو تھی۔ وہ دونوں اس لفٹ کے سامنے پہنچیں اور پھر جولین آگے بڑھ کر لفٹ کا بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ خودبخود کھل گیا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو لفٹ کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ جولین نے اندر موجود بٹن پریس کیا تو لفٹ اوپر اٹھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور دروازہ خودبخود کھل گیا تو وہ دونوں باہر آ گئیں۔ سامنے دو مسلح دربان موجود تھے۔ سائیڈ پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر جنرل منیجر فرینک کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ دربانوں نے انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو وہ دونوں سر ہلاتی ہوئیں آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ جولین نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جولین اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے موگی بھی اندر داخل ہوئی تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر یورپی نژاد آدمی بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ویل کم ٹوئن سسٹرز۔ میرا نام فرینک ہے''...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... دونوں نے کہا اور پھر دونوں نے فرینک سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسمی فقرات ادا کرنے کے

بعد فرینک واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولین اور موگی دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

''آپ کے متعلق بہت کچھ سنا جاتا تھا کہ آپ کی ذہانت، تیزی، پھرتی اور کامیابی کے لئے آپ کی جدوجہد نے آپ کے نام کو بہت بلند کر دیا ہے''...... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ آپ پہلے ہمارے لئے شراب منگوائیں۔ پھر باتیں ہوں گی''...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ضرور۔ ضرور۔ میں آپ سے پوچھنے ہی والا تھا''...... فرینک نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تین جام شراب لانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد بیرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب سے بھرے ہوئے تین جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے پہلے ایک ایک جام اٹھا کر جولین اور موگی کے سامنے رکھا اور پھر تیسرا جام اٹھا کر اس نے فرینک کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے وہ بیرونی دروازے سے گزر کر چلا گیا۔

''ہاں تو فرینک صاحب۔ میجر یوسف کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں ہو گا''...... جولین نے شراب کا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

''میجر یوسف ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ آپریشن کا انچارج ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا اہم عہدیدار ہے لیکن انتہائی لالچی آدمی ہے۔

دولت کا پجاری ہے۔ اس کا خواب ہے کہ وہ بھاری دولت حاصل
کر کے یورپ کے کسی ملک یا ایکریمیا میں شفٹ ہو جائے۔ یہاں
میرے کلب میں آ کر وہ جواء کھیلتا رہتا ہے اور اکثر ہار جاتا ہے
اب اس پر ہمارے کلب کا ایک لاکھ ڈالر کا قرضہ ہو چکا ہے
چنانچہ میں نے اس سے بات کی اور کہا کہ اگر وہ ہم سے تعاون
کرے تو اس کا قرضہ ایک لاکھ ڈالر بھی ختم بلکہ اس کے ساتھ ساتھ
اسے بیس لاکھ ڈالرز نقد دیئے جائیں گے اور اگر وہ چاہے تو اسے
کاسا میں پناہ بھی دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ وہ فوراً اس کام کے لئے
رضامند ہو گیا''..... فرینک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ درست طور پر یہ بتا سکتا ہے کہ اے ایم گن کہاں
موجود ہے''..... جولین نے کہا۔

''کسی لیبارٹری میں ہوگی۔ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے بلکہ
پوچھو کہ کیا وہ ہمیں گن لا کر دے سکتا ہے''..... خاموش بیٹھی موگی
نے یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو موگی۔ فضول باتیں مت کیا کرو''..... جولین
اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میں فضول باتیں کر رہی ہوں۔ فضول باتیں تو تم کر
رہی ہو۔ کیوں مسٹر فرینک۔ آپ بتائیں فضول باتیں میں کر رہی
ہوں یا جولین''..... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اپنے ساتھ
فرینک کو بھی شامل کر لیا تو فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ اتنی دیر ہو گئی ہے لیکن ابھی تک آپ
دونوں میں لڑائی نہیں ہوئی۔ کہیں آپ جعلی ٹوئن سسٹرز تو نہیں
ہیں''..... فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہم لڑ تو نہیں رہیں''..... ہر ایک کو اپنی رائے دینے کا حق
ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم دوسروں کی باتوں پر صرف اثبات میں
سر ہلاتے رہیں''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ تو ایسے ہی فضول باتیں کرتی رہے گی۔ تم
میرے سوال کا جواب دو''..... جولین نے کہا۔

''میں میجر یوسف کو یہاں کال کر لیتا ہوں۔ آپ خود اس سے
بات کر لیں''..... فرینک نے کہا۔

''اور اگر اس نے اپنی ایجنسی کو ہماری مخبری کر دی تو پھر''..... موگی
نے کہا۔

''فرینک نے بتایا تو ہے کہ وہ اس کے کلب کا قرض دار ہے
اور اسے مزید بھاری رقم دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ پھر وہ کیوں
مخبری کرے گا''..... جولین نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ مجھے آپ کا زیادہ خیال ہے۔ وہ ایسا
آدمی نہیں ہے۔ میں اسے طویل عرصے سے جانتا ہوں''..... فرینک
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے
بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''فرینک بول رہا ہوں۔ میجر یوسف آ گئے ہیں''..... فرینک

نے رابطہ ہوتے ہی پوچھا۔

''یس سر۔ دس منٹ پہلے پہنچے ہیں اور گیم ہال میں چلے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کسی آدمی کو بھیج کر اس تک میرا پیغام پہنچاؤ کہ میں فوری طور پر اس سے اپنے آفس میں ملنا چاہتا ہوں''...... فریک نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فریک نے ریسیور رکھ دیا۔

''ابھی آ جائے گا''...... فریک نے ریسیور رکھ کر جولین اور موگی سے کہا۔

''ہم یہاں نہیں بلکہ کسی ایسی جگہ پر بات کریں گے جہاں ڈسٹربنس نہ ہو''...... جولین نے کہا۔

''میرے دفتر کے عقب میں ایک کمرہ ہے جو مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ میں نے ایسی ہی گفتگو کے لئے اسے خصوصی طور پر تیار کرایا ہے۔ میجر یوسف کے آنے کے بعد وہاں جا بیٹھیں گے''۔ فریک نے کہا تو جولین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ میجر یوسف بوڑھا ہے یا جوان''...... موگی نے کہا تو اس کی بات سن کر فریک کے ساتھ ساتھ جولین بھی چونک پڑی۔

''ادھیڑ عمر ہے''...... فریک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیوں پوچھ رہی ہو۔ کوئی خاص بات''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہاں کے مرد بے حد ندیدے ہیں۔ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں جیسے انہوں نے کبھی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو اس لئے میں نے پوچھا ہے کہ میجر یوسف کی عمر کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سے سنجیدگی سے باتیں کرنے کی بجائے ہمیں دیکھنے پر زیادہ زور دے''...... موگی نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''یہاں کا ہر مرد ایسا نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میجر یوسف خاصا سنجیدہ آدمی ہے''...... فریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں کے مرد تمہیں اس لئے دیکھتے ہوں گے کہ انہیں حیرت ہوتی ہو گی کہ خوبصورتی اور کم خوبصورتی اکٹھی کیسے ہو گئی ہیں''۔ جولین نے کہا۔

''شکر کرو۔ تم نے بدصورتی کا لفظ استعمال نہیں کیا ورنہ اب تک زندہ زمین میں دفن ہو چکی ہوتی''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ خوبصورتی تمہاری اور کم خوبصورتی میری۔ اب تم خود اپنے آپ کو بدصورت کہہ رہی ہو تو کہتی رہو''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ تھینکس''...... موگی نے خوش ہو کر کہا تو فریک مسکرانے لگا اور جولین فریک کی طرف دیکھ کر اس انداز میں مسکرائی جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا میں اسے کیسے ڈیل کر لیتی ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا

اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی جس نے سوٹ پہن رکھا تھا اندر داخل ہوا۔

"آئیے۔ آئیے میجر یوسف۔ ان سے ملیئے۔ یہ کاسبا سے آئی ہیں مس جولین اور مس موگی اور مس جولین اور مس موگی، یہ میجر یوسف ہیں۔ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے روح رواں"۔ فرینک نے کھڑے ہو کر باری باری ٹوئن سسٹرز اور میجر یوسف کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو جولین اور موگی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور پھر میجر یوسف نے جولین اور موگی دونوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسمی فقرات ادا کئے گئے۔

"آئیے۔ عقبی کمرے میں آ جائیے تاکہ بات چیت محفوظ رہے"۔ فرینک نے کہا اور پھر فرینک کی رہنمائی میں ٹوئن سسٹرز اور میجر یوسف عقب میں موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔

"بیٹھیں"...... فرینک نے کہا اور خود وہ دروازے کے ساتھ دیوار پر نصب ایک سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بورڈ پر موجود مختلف بٹن پریس کئے اور پھر مڑ کر کہنے لگا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ آپ کی بات چیت سو فیصد محفوظ رہے گی"...... فرینک نے کہا اور دروازے کی طرف مڑا۔

"مسٹر فرینک۔ شراب کی بوتل اور گلاس چاہئیں تاکہ ہم میجر یوسف کے ساتھ بیٹھ کر پینے کا اعزاز حاصل کر سکیں"...... جولین نے کہا۔

"اوہ تھینک یو۔ تھینک یو"...... میجر یوسف نے خوش ہو کر کہا جبکہ موگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ شاید کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔

"خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اسے رقم دینی ہے"۔ موگی نے کارمن زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تاکہ میجر یوسف سمجھ نہ سکے۔

"اس سے کام لینا ہے نانسنس۔ اس لئے یہ خوشامد نہیں ضرورت ہے"...... جولین نے بھی کارمن زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن لہجہ غصیلا تھا۔

"کیا آپ آپس میں لڑ رہی ہیں"...... میجر یوسف نے باری باری دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم کارمن زبان میں آپ کی شخصیت اور وجاہت کی تعریف کر رہی ہیں"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... میجر یوسف نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور فرینک اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس نے دونوں ہاتھوں میں ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں چار گلاس اور شراب کی ایک بوتل رکھی ہوئی تھی۔ اس نے بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور پھر خاموشی سے مڑ کر واپس باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد

فرینک نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر دیا اور واپس آ کر اس نے بھی ایک کرسی سنبھال لی۔ پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل سے شراب چاروں گلاسوں میں ڈالی اور آدھے آدھے گلاس بھر دیئے اور پھر بوتل رکھ کر اسے بند کر دیا۔ ایک گلاس اس نے اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا جبکہ میجر یوسف سمیت جولین اور موگی نے بھی ایک ایک گلاس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"آپ کو مجھ سے کیا چاہئے"...... میجر یوسف نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اے ایم گن چاہئے یا پھر اگر گن باہر نہیں آ سکتی تو اس کا فارمولا ہمیں چاہئے"...... جولین نے کہا تو میجر یوسف بے اختیار چونک پڑا۔

"اگر دونوں کام نہ ہو سکیں تب"...... میجر یوسف نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ دولت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی دولت کما ہی لے گا"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولین۔ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا سوچ رہی ہیں لیکن یہ بتا دوں کہ میرے علاوہ آپ کو پورے پاکیشیا میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملے گا جو آپ کو یہ گن یا اس کے فارمولے تک لے جائے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں صرف آپ کو اس لیبارٹری کے بارے میں بتا سکتا ہوں جہاں اس گن پر کام ہو رہا ہے لیکن میں خود بھی وہاں نہیں جا

سکتا۔ البتہ میں یہ کر سکتا ہوں کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں آپ کو بتا دوں۔ اس کے بعد آپ کیا کرتی ہیں اور کیا نہیں یہ آپ کا اپنا کام ہو گا"...... میجر یوسف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن میجر یوسف صاحب۔ اس کے بدلے میں آپ کو اتنی بھاری رقم تو نہیں دی جا سکتی۔ آپ کوئی ٹھوس کام کریں تو بھاری رقم مل سکتی ہے"...... فرینک نے کہا۔

"تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ جس لیبارٹری میں یہ کام ہو رہا ہے اس کے بارے میں صرف چند لوگوں کو علم ہے اور ان میں سے ایک میں ہوں لیکن آج تک میں بھی اس لیبارٹری کے اندر نہیں گیا مگر میں آپریشن انچارج ہوں اس لئے اس لیبارٹری کی سیفٹی بک میری تحویل میں رہتی ہے۔ اس کی نقل میں آپ کو دے سکتا ہوں۔ باقی کام آپ کو خود کرنا ہو گا"...... میجر یوسف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتا دیں اور اس کی سیفٹی بک کی کاپی بھی لا دیں۔ فرینک نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو گا"...... جولین نے کہا۔

"کیوں فرینک۔ کیا تم ایسا ہی کرو گے"...... میجر یوسف نے فرینک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جو مس جولین کہہ رہی ہیں ویسے ہی ہو گا۔ لیکن اس کا اطمینان ضروری ہے"...... فرینک نے جواب دیا۔

''اگر آپ کا اطمینان ضروری ہے تو پھر میرا اطمینان بھی ضروری ہے۔ پہلے تحریری طور پر میرا کلب والا قرضہ ختم کیا جائے اور مجھے بیس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک دیا جائے۔ پھر آگے بات ہو گی''...... میجر یوسف نے کہا۔

''کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے میجر''...... فرینک نے کہا۔

''اعتماد تو ہے لیکن اطمینان ضروری ہے''...... میجر یوسف نے کہا۔

''اوکے۔ آپ ان کی شرائط پوری کر دیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اطمینان دونوں فریقین کو ہونا چاہئے''...... جولین نے کہا تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر کئی نمبر پریس کر کے اس نے کسی سے میجر یوسف کے کلب کے قرضے کے بارے میں بات کر کے اسے حکم دیا کہ قرضے کو ادا شدہ قرار دیتے ہوئے کلیئرنس رسید دفتر میں پہنچا دی جائے۔ یہ احکامات دینے کے بعد فرینک نے دوبارہ کسی کو فون کیا اور اسے بیس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک بنا کر دفتر میں پہنچانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''ابھی کلیئرنس رسید اور گارینٹڈ چیک دونوں آ جائیں گے''۔ فرینک نے کہا تو میجر یوسف نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر کے اندر دونوں چیزیں آفس میں پہنچا دی گئیں۔

''اس چیک کو مکمل کرو۔ اس پر میرا نام لکھ کر دستخط کرو''۔ میجر یوسف نے چیک کو اٹھا کر اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد کہا۔

''میجر صاحب۔ آپ نے ابھی تک ہمارا تو کوئی اطمینان نہیں کرایا۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے''...... اس بار جولین نے کہا۔

''اوکے۔ میں کرا دیتا ہوں آپ کا اطمینان''...... میجر یوسف نے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ اور چند کاغذات نکال کر اپنے سامنے رکھ لئے۔

''اس نقشے میں سے آپ کو اس ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا محل وقوع بتاؤں گا جہاں اس گن پر ریسرچ ہو رہی ہے اور ان کاغذات میں اس لیبارٹری میں کئے جانے والے حفاظتی اقدامات کی تفصیل موجود ہے اور لیبارٹری میں داخل ہونے اور باہر جانے کے خفیہ راستوں کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کا اندرونی نقشہ بھی موجود ہے''...... میجر یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے محل وقوع فرینک کو سمجھا دیں کیونکہ یہ یہاں رہ رہے ہیں اس لئے یہ زیادہ بہتر انداز میں سمجھ لیں گے''...... جولین نے کہا تو فرینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ نقشہ دارالحکومت اور اس کے ملحقہ علاقوں کا ہے''...... میجر یوسف نے نقشہ کھول کر فرینک کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں''...... فرینک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر پر پہاڑی سلسلہ ہے کامبو۔ پہاڑیاں اپنی ساخت کے لحاظ سے خاصی خطرناک ہیں کیونکہ یہ پھیلی ہوئی ہونے کی بجائے اٹھتی ہوئی زیادہ ہیں۔ بہرحال کامبو پہاڑی سلسلہ دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر مشرق کی طرف ہے۔ وہاں پہاڑی سلسلے کے آغاز میں ایک چھوٹا سا شہر ہے جسے کامبوسٹی کہا جاتا ہے۔ اس کامبوسٹی میں پہاڑیوں کے سلسلے کے دامن میں ایک احاطہ ہے اور اس میں بنی ہوئی عمارت موجود ہے جسے سرکل ہاؤس کہا جاتا ہے۔ اس لیبارٹری کا راستہ اس سرکل ہاؤس کے اندر سے جاتا ہے اور سرکل ہاؤس میں فوج کے کمانڈوز چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں۔ یہ لوگ لیبارٹری کی سیکورٹی پر مامور ہیں۔ لیبارٹری کامبو پہاڑی سلسلے کے اندر انڈر گراؤنڈ بنی ہوئی ہے اور اس کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ کامبو پہاڑی سلسلے پر اگر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ میرا مطلب ہے کہ لیبارٹری کو باہر سے تباہ نہیں کیا جا سکتا"...... میجر یوسف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سرکل ہاؤس میں کتنے کمانڈوز ڈیوٹی دیتے ہیں اور ان کا انچارج کون ہے"...... جولین نے پوچھا۔

"بیس کمانڈوز یہاں مستقل رہتے ہیں۔ انچارج میجر حسن ہیں۔ ان کا باقاعدہ سرکل ہاؤس میں آفس بنا ہوا ہے۔ ان کمانڈوز کی رہائش گاہیں بھی وہیں ہیں۔ احاطے کے اندر ہی"...... میجر یوسف نے کہا۔

"وہاں لڑکیاں اور شراب تو لے جائی جاتی ہوں گی"...... اس بار موگی نے کہا تو میجر یوسف، فرینک اور جولین تینوں موگی کی بات سن کر چونک پڑے۔

"ہاں۔ ضرور جاتی ہوں گی لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں"۔ میجر یوسف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے ہی پوچھا تھا۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ سپلائی کس کے ذمے ہو گی"...... موگی نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں تو صرف ایک بار وہاں گیا تھا۔ وہ بھی کسی سرکاری کام کے لئے"...... میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میجر حسن خود بھی تو دارالحکومت آتا جاتا رہتا ہو گا"...... جولین نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن مجھے پوری طرح علم نہیں ہے"...... میجر یوسف نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے پاس میجر حسن یا کسی کمانڈو کا فون نمبر ہے"۔ جولین نے پوچھا۔

"نہیں۔ ویسے اس عمارت میں فون موجود ہے اور اس کا نمبر یقیناً ملٹری ایکسچینج سے ہی لیا گیا ہو گا"...... میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب مزید آپ کیا بتا سکتے ہیں''...... جولین نے کہا۔

''یہ دیکھیں۔ یہ کاغذات۔ ان میں وہاں نصب شدہ حفاظتی آلات کی تفصیل ہے اور لیبارٹری کا اندرونی نقشہ بھی''...... میجر یوسف نے اپنے سامنے پڑے ہوئے کاغذات اٹھا کر جولین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جولین نے وہ کاغذات لئے اور پھر ایک ایک آئیٹم پر اس نے تفصیل سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اس نے کاغذات اور نقشہ تہہ کر کے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

''اب اس چیک پر دستخط کر دو''...... میجر یوسف نے چیک فرینک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو فرینک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چیک پر دستخط کر دیئے تو میجر یوسف کا چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔ بیس لاکھ ڈالرز اب اس کی ملکیت تھے جبکہ ایک لاکھ ڈالرز کا قرضہ بھی معاف ہو گیا تھا۔

''اب مجھے اجازت''...... میجر یوسف نے چیک اور کلیئرنس رسید کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ دس لاکھ ڈالرز مزید کمانا چاہتے ہیں''...... جولین نے کہا تو میجر یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

''دس لاکھ ڈالرز۔ ہاں کیوں نہیں''...... میجر یوسف نے بے چینی سے لہجے میں کہا۔

''یہ معلوم کر دیں کہ سرکل ہاؤس کو خوراک، شراب اور خاص طور پر لڑکیاں کون سپلائی کرتا ہے''...... جولین نے کہا۔

''اگر میں ابھی معلوم کر لوں تو کیا آپ ابھی دس لاکھ ڈالرز کا مزید کاریئڈ چیک مجھے دے دیں گی''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ہاں۔ فرینک آپ کو ابھی چیک دے سکتا ہے۔ لیکن یہ بات سن لیں کہ کوئی دھوکہ نہ ہو ورنہ جو اتنی بھاری رقمیں دے سکتے ہیں وہ اس سے دس گنا وصول بھی کر سکتے ہیں''...... جولین نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ کوئی دھوکہ نہیں ہو گا۔ میں آپ کے سامنے میجر حسن سے پوچھ لیتا ہوں۔ میجر حسن کا فون نمبر ایکسچینج والے مجھے بتا دیں گے اور میجر حسن میرا خاصا گہرا دوست ہے''...... میجر یوسف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اپنی طرف کھینچا اور پھر اس کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں موجود سب کو سنائی دینے لگی۔

''ایم ایکسچینج''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میجر یوسف فرام ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں''...... میجر یوسف نے کہا۔

''کوڈ سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ون زیرو ون''...... میجر یوسف نے جواب دیا۔

''اوکے سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کامبو میں سرکل ہاؤس کا نمبر دیں''...... میجر یوسف نے کہا تو

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔

"تھینکس"...... میجر یوسف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایکسچینج کی طرف سے بتایا ہوا نمبر پریس کرنے کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور ایک بار پھر دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سرکل ہاؤس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو جولین اور موگی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"میں ملٹری انٹیلی جنس سے میجر یوسف بول رہا ہوں۔ میجر حسن سے بات کرائیں"...... میجر یوسف نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میجر حسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میجر یوسف بول رہا ہوں میجر حسن"...... میجر یوسف نے کہا۔

"ہاں۔ آج کیسے یاد کر لیا۔ کوئی خاص بات"...... میجر حسن نے کہا۔

"ساری ملٹری انٹیلی جنس میں تمہاری بڑی تعریفیں ہو رہی ہیں"۔ میجر یوسف نے کہا۔

"ارے۔ وہ کیوں۔ کیا بات ہو گئی ہے"...... میجر حسن نے چونک کر کہا لیکن اس کے لہجے میں مسرت کی چمک بھی موجود تھی۔

"سارے کہہ رہے ہیں کہ سرکل ہاؤس میں لڑکیوں اور شراب

کی سپلائی ڈبل اے کلاس ہوتی ہے اور یہ کارنامہ میجر حسن کا ہے کہ اس نے ایسا سپلائر چنا ہے جو بہترین مال بھجواتا ہے"...... میجر یوسف نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ شراب کی حد تک تو ٹھیک ہے تمہاری بات لیکن یہ لڑکیاں کہاں سے آ گئیں بیچ میں"...... میجر حسن نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کی ہنسی بتا رہی تھی کہ وہ اوپر سے یہ بات کر رہا ہے۔

"ارے چھوڑو۔ ہم سے کیا پردہ۔ ہم سب تو ایک ہیں"۔ میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ بات اوپن ہو گئی تو کسی بھی وقت مسئلہ بن سکتا ہے"...... میجر حسن نے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں بنتا۔ تم مجھے بتاؤ کہ سپلائر کون ہے۔ میں اس سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں اپنی انٹیلی جنس کے لئے"...... میجر یوسف نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہارا چیف کرنل شاہ ان معاملات میں تو بے حد سخت ہے۔ تم لڑکیوں کی بات کر رہے ہو۔ اس نے اگر شراب دیکھ لی تو تم سب کا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس فرشتوں پر مشتمل ہو"...... میجر حسن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں کون ایسا کر سکتا ہے۔ میں تو اس

سپلائر سے مل کر پرسنل ایکشن کے لئے کوئی اچھی سی لڑکی حا
کرنا چاہتا ہوں''۔۔۔۔۔۔ میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''چلو بتا دیتا ہوں۔ کراؤن کلب کا مالک اور جنرل مینجر ف
ہماری سپلائی کا ذمہ دار ہے۔ وہ گزشتہ چار سالوں سے سپلائی کر
ہے''۔۔۔۔۔۔ میجر حسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اوکے۔ بے حد شکریہ''۔۔۔۔۔۔ میجر یوسف نے کہا اور رسیور ر
دیا۔
''اب آپ مطمئن ہیں۔ اب آپ میرا دس لاکھ ڈالرز کا چیک
دے دیں اور مجھے اجازت بھی دیں''۔۔۔۔۔۔ میجر یوسف نے کہا۔
''فرینک۔ انہیں چیک دے دو''۔۔۔۔۔۔ جولین نے کہا تو فرینک
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر اپ
کسی آدمی کو دس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک آفس بھجوانے کا کہا اور
رسیور رکھ دیا۔
''میں باہر موجود ہوں تاکہ چیک لے لوں۔ پھر آتا ہوں''۔
فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔
''ہم بھی باہر آفس میں بیٹھتے ہیں۔ اب مزید بات چیت کی
ضرورت نہیں رہی''۔۔۔۔۔۔ جولین نے اٹھتے ہوئے کہا تو موگی اور میجر
یوسف بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ آفس میں آ کر
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دس لاکھ ڈالرز کا چیک وہاں
پہنچا دیا گیا جس پر فرینک نے دستخط کئے اور میجر یوسف کا نام لکھ

ر چیک میجر یوسف کو دے دیا۔
''ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت''۔۔۔۔۔۔ میجر یوسف نے اٹھتے
ے کہا اور پھر وہ سب سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی
رف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا۔
''اس فریڈ کے ساتھ تمہاری ڈیلنگ ہے''۔۔۔۔۔۔ دروازہ بند ہونے
ے بعد جولین نے فرینک سے مخاطب ہو کر کہا۔
''آپ کیا چاہتی ہیں۔ کھل کر بتائیں تب ہی میں کوئی جواب
ے سکتا ہوں''۔۔۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔
''میں چاہتی ہوں کہ فریڈ اس بار جو لڑکیاں وہاں بھجوائے ان
یں ہم دونوں بھی شامل ہوں کیونکہ اس طرح ہم بغیر کسی چیکنگ
وہاں پہنچ جائیں گی۔ پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر
کے ہم لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے گن یا اس کا فارمولا
ل کر کے تمہیں اطلاع دیں گے۔ تم باہر کار لے کر موجود رہو۔
پورٹ پر ایک طیارہ چارٹرڈ اور پرواز کے لئے تیار ہونا چاہئے۔
طرح اس سے پہلے کہ حکومت چوکنا ہو ہم پاکیشیا سے باہر جا
ہوں گی۔ بعد میں یہ کچھ بھی کرتے رہیں ہمیں اس کی پرواہ نہ
گی''۔۔۔۔۔۔ جولین نے کہا۔
''میرا خیال ہے کہ ایک اجنبی آدمی کو اس منصوبے میں نہ ڈالا
ے تو بہتر ہے۔ ہم سرکل ہاؤس کی عمارت کے باہر سے بھی اندر
دینے والی گیس فائر کر سکتے ہیں''۔۔۔۔۔۔ موگی نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

”گیس تو فائر کر دیں گے لیکن پھر اندر کیسے جائیں گے۔ انہوں نے چار دیواری پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے“...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مس موگی کی بات درست ہے۔ میں فریڈ کو جانتا ہوں۔ حد درجہ چالاک اور شاطر آدمی ہے۔ آپ چونکہ زبردستی سپلائی میں شامل ہونا چاہتی ہیں اور پھر آپ غیر ملکی ہیں“...... فرینک نے کہا۔

”ہم مقامی میک اپ کر لیں گی“...... جولین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”آپ میک اپ تو کر لیں گی لیکن آپ مقامی زبان تو بول نہیں سکتیں اور اگر بول بھی لیں تو آپ کا لہجہ صاف بتا دے گا کہ آپ مقامی نہیں ہیں اس لئے مس موگی کی بات درست ہے۔ اس بارے میں جس قدر کم لوگوں کو معلوم ہو اتنا ہی کامیابی کا سکوپ زیادہ ہو گا“...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ایسا کرو کہ وہ جن لڑکیوں کو وہاں بھجواتا ہو گا انہیں کلب میں اکٹھا کرتا ہو گا۔ وہاں سے دو لڑکیاں اغوا کی جا سکتی ہیں اور ان کی جگہ ہم لے لیں گی“...... جولین نے کہا۔

”یہ اور بھی بدترین تجویز ہے اور یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ وہاں سے لڑکیاں اغوا کرنا اور ان کی جگہ لینا یہ سب کیسے ہو گا جولین۔ پر شاید حماقت کا دورہ پڑا ہوا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم خا

ہو“...... موگی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ فرینک بول رہا ہوں“...... فرینک نے کہا۔

”میجر یوسف بول رہا ہوں۔ جولین اور موگی دونوں کی تصاویر دکھا کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ تم لوگوں نے چونکہ مجھے خاصی بڑی رقم دی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں“...... دوسری طرف سے میجر یوسف کی آواز سنائی دی تو فرینک نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے جولین اور موگی کے بارے میں“...... فرینک نے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔ ان دونوں کے چہرے بگڑے سے گئے تھے۔

”میں اس وقت ہالی ڈے ہوٹل میں ہوں۔ یہاں کا ایک پروائزر میرا دوست ہے۔ یہ میرے لئے بہت سے معاملات طے کرتا ہے اس لئے میں اس سے اکثر و بیشتر ملتا رہتا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ دو یورپی نژاد لڑکیاں جو شکل و صورت اور قدوقامت سے ٹوئن سسٹرز یعنی جڑواں بہنیں لگتی ہیں ان کی ایک تصویر دکھا کر وہاں کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے اور اس کے مطابق پوچھنے والے اپنے انداز اور قدوقامت سے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد لگتے تھے۔ میں نے اس سے تفصیلی حلیہ پوچھا تو اس نے ان لڑکیوں کا

جو حلیہ بتایا وہ مس جولین اور مس موگی کا ہی حلیہ تھا اور یہ تو
معلوم ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کوئی ایسا پوچھ گچھ کا کام نہیں کر رہ
اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کام یا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کر رہ
ہے یا سول انٹیلی جنس یا پھر حکومت کی کوئی اور ایجنسی۔ بہرحال
پوچھ گچھ جاری ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر
دوں''...... دوسری طرف سے میجر یوسف نے مسلسل بولتے ہو
کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو میجر''...... فرینک نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ ہمارے بارے میں کیا کہہ رہا تھا''...... جولین نے کہا
فرینک نے لاؤڈر پریس کرنے سے پہلے ہونے والی بات دوہ
دی۔

''ہماری تصویریں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہم نے یہاں آ کر اب
تک کچھ بھی نہیں کیا۔ کل ہم یہاں پہنچی ہیں اور آج ہم تمہارے
آفس میں آئی ہیں۔ پھر یہ تصویریں اور پوچھ گچھ۔ یہ کیسے ممکن
ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ میجر یوسف ہمیں کسی پلان کے تحت ڈرا
چاہتا ہے''...... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''نہیں مس جولین۔ میجر یوسف اس سے زیادہ نہیں کما سکتا جتنا
وہ آج کما گیا ہے اور پھر اسے اس انداز کی بات کرنے کی
ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ کوئی دوسرا چکر ہے۔ بہرحال آپ کو اب

میک اپ میں رہنا چاہئے''...... فرینک نے کہا۔

''میک اپ تو ہم کر لیں گی۔ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں
لیکن یہ سب غیر فطری ہے۔ ہماری تصاویر کہاں سے انہیں مل
رہی ہیں اور یہ کیوں ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کرتے پھر رہے
ہیں۔ یہ سب اس قدر عجیب ہے کہ مجھے یقین ہی نہیں آ رہا''۔
جولین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بتاتی ہوں کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ میں نے پہلے اس لئے
بات نہیں کی تھی کہ میں کنفرم نہیں تھی لیکن اب یہ بات سن کر میں
کنفرم ہو گئی ہوں''...... موگی نے کہا تو جولین اور فرینک سوالیہ
نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

''جب ہم کلب آ رہی تھیں تو ہماری کار ایک چوک پر ریڈ سگنل
کی وجہ سے رک گئی۔ میں سائیڈ سیٹ پر تھی اس لئے میں نے ایک
ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ریونڈ کو دیکھا تھا لیکن جب میں
نے اسے دیکھا تو اس وقت ٹریفک چل پڑی اس لئے میں کنفرم نہ
ہو سکی تھی لیکن اب میجر یوسف کی بات سن کر میں کنفرم ہو گئی ہوں
کہ واقعی ہمارے بارے میں پوچھ گچھ ہو رہی ہو گی''...... موگی نے
کہا۔

''ریونڈ۔ کون ریونڈ''...... جولین نے کہا۔

''کاروشا کا سپر ایجنٹ ریونڈ''...... موگی نے جواب دیا تو جولین
بات سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ ریونڈ ہمارے بارے میں کیوں پوچھ گچھ ک
گا اور پوچھ گچھ کرنے والے تو مقامی تھے جبکہ ریونڈ غیر ملکی
جولین نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریونڈ نے یہاں کسی سرکاری ایجنٹ
اطلاع دی ہو اور ساتھ ہی ہماری تصویریں بھی انہیں مہیا کر
ہوں"...... موگی نے کہا۔

"لیکن اس کا کیا تعلق۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... ج
نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو تمہیں ایک بات بتائی ہے۔ اب اصل حقیقت
ہے یہ تو بعد میں ہی معلوم ہوگا۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے
اپ کر کے نکلنا ہوگا"...... موگی نے کہا تو جولین نے اس کی تائ
دی۔

"یہ تو ہو جائے گا لیکن اصل مسئلہ کے بارے میں تو فیصلہ
کہ ہمیں مشن کیسے مکمل کرنا ہے"...... جولین نے کہا۔

"یہ سپلائی میں دوسری لڑکیوں کے ساتھ وہاں جانے والی
تو غلط ہے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ فریڈ سے باقاعدہ سو
بازی کر لی جائے کہ وہ ہمیں کسی طرح سرکل ہاؤس میں داخل
دے چاہے جس انداز میں بھی ہو۔ باقی کارروائی ہم خود کر لیں گ
جولین نے کہا۔

"فریڈ ہے تو لالچی آدمی۔ لیکن اگر اس نے وعدہ کر لیا ت

اسے پورا بھی کرے گا۔ میں بات کرتا ہوں"...... فرینک نے کہا اور
ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر
دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی
دی۔

"کراؤن کلب کے فریڈ سے میری بات کراؤ"...... فرینک نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ خیال رکھنا کہ فریڈ سرکل ہاؤس میں مخبری نہ کر دے"۔
جولین نے کہا۔

"اوہ نہیں مس جولین۔ ہم سب ان معاملات میں بے حد
اصول پسند رہتے ہیں ورنہ ہمارا کاروبار اور زندگی محفوظ نہیں رہ
سکتی"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فرینک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر
کا بٹن پریس کر دیا۔

"جناب فریڈ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری
کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ فریڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ
آواز سنائی دی۔

"فرینک بول رہا ہوں۔ لائٹ کلب سے"...... فرینک نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ آج کیسے فریڈ یاد آ گیا"...... دوسری طرف سے یکلخت بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے بھی تو یاد نہیں کیا۔ صرف شکایت ہی کرتے رہتے ہو"...... فرینک نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"چلو حساب برابر ہو گیا۔ اب بتاؤ کیسے فون کیا ہے"...... فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کامبو کے سرکل ہاؤس میں سپلائی تم کرتے ہو اور اس سپلائی میں لڑکیاں اور شراب بھی شامل ہوتی ہے"...... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ وہاں سے ڈیمانڈ ہی ایسی ہوتی ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... فریڈ نے کہا۔

"لڑکیاں کون ڈیمانڈ کرتا ہے"...... فرینک نے جولین اور موگی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے فریڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے وہاں کے مرد ہی ڈیمانڈ کرتے ہوں گے اور کس نے کرنی ہے"...... فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا حکومت اس معاملے میں کوئی ایکشن نہیں لیتی کہ انتہائی اہم حکومتی سپاٹ پر بازاری لڑکیاں داخل ہو جاتی ہیں"...... فرینک نے کہا۔

"یہ سارے کام خفیہ طور پر ہوتے ہیں۔ حکومت تک تو سب

اچھا کی ہی رپورٹ جاتی ہے"...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ آخر دس بارہ لڑکیاں گیٹ کراس کر کے اندر جاتی ہوں گی۔ وہاں حکومت کے کارندے بھی موجود ہوتے ہوں گے"...... فرینک نے کہا۔

"تمہیں کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ حکومت تک بات نہیں پہنچتی۔ یہ لڑکیاں مین گیٹ سے اندر نہیں لے جائی جاتیں بلکہ ایک سپیشل وے سے لے جائی جاتی ہیں۔ شراب بھی اسی راستے سے اندر جاتی ہے۔ اس کا علم صرف وہاں کے کمانڈوز چیف میجر حسن کو ہوتا ہے۔ یہ لڑکیاں صرف ایک ہفتہ وہاں رہتی ہیں اور پھر واپس بھجوا دی جاتی ہیں اور یہ لڑکیاں ہر مہینے کے پہلے ہفتے میں وہاں رہتی ہیں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارا یہ انٹرویو لینے کا مقصد کیا ہے"...... فریڈ نے کہا۔

"یہ لڑکیاں وہاں لیبارٹری میں بھی تو جاتی ہوں گی کیونکہ سائنس دان بھی تو آخرکار مرد ہی ہوتے ہیں"...... فرینک نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لڑکیاں صرف میجر حسن اور اس کے کمانڈوز کے لئے بھجوائی جاتی ہیں۔ سائنس دانوں کو تو ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی کیونکہ لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر ابراہیم ایسے معاملات میں بے حد سخت ہیں اور جہاں تک سائنس دانوں کا تعلق ہے تو وہ جب چاہیں چھٹیاں لے کر دارالحکومت چلے جاتے

ہیں''...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا تم یہ بتاؤ کہ کیا تم رقم کمانا چاہتے ہو''...... فرینک نے کہا۔

''کس سلسلے میں''...... فریڈ نے چونک کر کہا۔

''وہ سپیشل راستہ جہاں سے تم لڑکیاں اور شراب سپلائی کرتے ہو اس کی تفصیل اس انداز میں بتاؤ کہ باہر سے کوئی اندر جا سکے معاوضہ تمہاری مرضی کا ہوگا''...... فرینک نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ سوری فرینک۔ یہ حکومتی راز ہے۔ میں نے میجر حسن کو باقاعدہ اس کا حلف دیا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس راستے کے بارے میں صرف مجھے علم ہے یا میجر حسن کو اس لئے ویری سوری۔ میں اپنا مستقل دھندہ خراب نہیں کر سکتا۔ گڈ بائی''۔ دوسری طرف سے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فرینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اس سے زیادہ میں کیا کر سکتا ہوں''...... فرینک نے قدرے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ہماری توقع سے زیادہ بہتر کام کیا ہے اس لئے تمہیں اس کا انعام ملے گا۔ اب ہمیں ماسک میک اپ باکس منگوا دو جس میں مقامی ماسک میک اپ ہونے چاہئیں''...... جولین نے کہا۔

''اوکے۔ میں بندوبست کرتا ہوں''...... فرینک نے کہا اور ایک

پھر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''ایسے نہیں۔ یہ معاملہ سیکرٹ رہنا چاہئے اس لئے سیکرٹ روبٹ کرو''...... جولین نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل کو دباتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ میں خود جا کر لے آتا ہوں''۔ فرینک نے کہا تو جولین کے ہاتھ ہٹانے پر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔

"تم اب کہاں جا رہے ہو"...... کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ ریڈ لائن کلب جا رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر کرنا کیا ہے۔ کیا ان ٹوئن سسٹرز کو وہاں دیکھا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہم دو روز سے انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ان کے بارے میں معمولی سی اطلاع بھی کہیں سے نہیں ملی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں جا کر کیا کریں گے کیونکہ یہ کلب تو مضافات میں

ہے اور خاصا دور ہے شہر سے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کلب کا مالک اور منیجر جیمز ہے جو یورپی نژاد ہے اور اس کا مخبری کا نیٹ ورک ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ دارالحکومت میں جس قدر بھی یورپی نژاد لوگ موجود ہوتے ہیں ان سب کے بارے میں معلومات یہ لوگ اکٹھی کرتے رہتے ہیں لیکن یہ کام وہ دولت کی غرض سے نہیں کرتے بلکہ وہ یورپی نژاد افراد کو ضرورت پڑنے پر مدد مہیا کرتے ہیں اور ان افراد کو معلوم تک نہیں ہوتا اور یہ لوگ ان کے لئے درپردہ کام کرتے رہتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ جیمز کے نیٹ ورک نے لازماً ان ٹوئن سسٹرز کو چیک کیا ہو گا اور پھر ان کی مکمل اور مسلسل نگرانی کی جاتی رہی ہو گی اور شاید اب تک ایسا کیا جا رہا ہے"...... صفدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں تو وہ ہمیں کچھ نہیں بتائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا اسسٹنٹ راڈیو خاصا لالچی آدمی ہے۔ میری اس سے فون پر بات ہوئی ہے اور ایک ٹپ کے حوالے کے بعد اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں تعاون کرے گا۔ ہم اس سے ملیں گے"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور سائیڈ پر بنی ہوئی

پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر صفدر نے جیب میں ڈالا اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت پر ایک بڑا نیون سائن بورڈ موجود تھا جس پر لکھا ہوا ریڈ لائن کلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ کلب میں آنے جانے والوں میں زیادہ تعداد یورپی نژاد سیاحوں اور افراد کی تھی۔ البتہ مقامی افراد بھی آ جا رہے تھے لیکن یہ افراد اپنے لباس اور انداز سے اونچے طبقے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ ہال میں داخل ہو کر وہ دونوں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک مرد اور تین لڑکیاں موجود تھیں۔

''یس سر۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... اس مرد نے ان دونوں کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز اور لہجے میں کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا مجھ سے کوئی گستاخی ہوئی ہے جناب''...... کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ یہ دونوں اس کی بات پر ہنسے ہیں۔

''تمہاری بات پر ہم نہیں ہنس رہے۔ تمہاری بات سن کر ہمیں اپنا ایک ساتھی عمران یاد آ گیا ہے۔ اس سے جب بھی کوئی خدمت کے بارے میں پوچھتا ہے تو وہ فوراً جواب دیتا ہے کہ سر میں تیل کی مالش کرو''...... صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ آپ علی عمران صاحب کی بات کر رہے ہیں شاید''۔ کاؤنٹر مین نے کہا تو صفدر ایک بار پھر چونک پڑا۔

''تم جانتے ہو انہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں چونک کر پوچھا۔

''سر۔ میری یہاں نوکری انہوں نے لگوائی ہے ورنہ میں تو شاید ابھی تک سڑکوں پر بے روزگاری کی حالت میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا نظر آتا''...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

''وہ تو ایسے کاموں سے کتراتا ہے۔ تمہارا کیا پہلے سے واقف تھا وہ''...... صفدر نے کہا۔

''جس روز میں یہاں نوکری کے لئے آیا تو میں پورے مہینے میں اٹھارویں بار یہاں سے دھتکارا گیا تھا۔ بغیر کسی سفارش یا ضمانت کے کوئی مجھے نوکری دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ جب مجھے یہاں سے بھی جواب ملا تو میں بڑی بے دلی اور بے حد مایوسی کے عالم میں واپس جا رہا تھا اور مجھے اپنی بدقسمتی پر بے اختیار رونا آ گیا۔ اب یہ تو قدرت کی مہربانی تھی کہ جب میں یہاں سے باہر نکل کر واقعی روتا ہوا کمپاؤنڈ کی طرف جا رہا تھا تو عمران صاحب یہاں داخل ہو رہے تھے۔ انہوں نے میرے آنسو بہتے دیکھ لئے تو انہوں نے مجھے روکا اور رونے کی وجہ پوچھی۔ میں نے انہیں اپنی اور اپنے خاندان کی تمام حالت اور کیفیت بتا دی۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر یہاں کے جنرل مینجر کے دفتر میں گھس

گئے۔ جنرل منیجر نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ عمران صاحب جنرل منیجر کو تحکمانہ لہجے میں نوکری کے لئے کہا اور اپنی ضمانت د دی تو جنرل منیجر نے میرے کاغذات دیکھے اور پھر مجھے نوکری گئی۔ البتہ عمران صاحب نے مجھ سے ضمانت کے طور پر ایک و لیا کہ چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں میں آئندہ روؤں گا نہیں اور میں نے وعدہ کر لیا''..... کاؤنٹر مین نے تفصیل بتاتے ہو کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''..... صفدر نے پوچھا۔

''میرا نام ریاض احمد ہے''..... کاؤنٹر مین نے جواب د ہوئے کہا۔

''او کے مسٹر ریاض احمد۔ یہ بتاؤ کہ عمران صاحب نے تمہاری نوکری کی سفارش جیمز سے کی تھی یا راڈیو سے''..... صفدر نے کہا کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

''جیمز صاحب سے جناب۔ بعد میں عمران صاحب اکثر یہاں آتے رہے ہیں۔ ان کی ملاقات جیمز صاحب سے ہے۔ راڈیو صاحب تو اسسٹنٹ منیجر ہیں''..... ریاض احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''راڈیو اپنے آفس میں ہے۔ ہم نے اس سے ملنا ہے اور اس نے ہمیں فون پر باقاعدہ وقت دیا ہوا ہے''..... صفدر نے کہا۔

''یس سر۔ وہ آفس میں ہی ہیں۔ آپ تشریف لے جائیں۔

دوسری منزل پر آفس ہے ان کا''..... ریاض احمد نے کہا تو ان دونوں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ دوسری منزل پر پہنچے تو وہاں چار دفاتر تھے اور لوگ ان دفاتر میں آ جا رہے تھے۔ مسلح دربان بھی موجود تھے۔

''راڈیو کا آفس کہاں ہے''..... صفدر نے ایک دربان سے پوچھا۔

''وہ ہے آخری سر''..... دربان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اس آفس کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے کے ساتھ دیوار پر اسسٹنٹ منیجر راڈیو کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ صفدر نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہوا تو اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک یورپی نژاد آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے اندر داخل ہونے پر وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ تاثر صفدر اور کیپٹن شکیل کے قدوقامت کی وجہ سے نمودار ہوا تھا۔

''میرا نام صفدر سعید ہے اور یہ میرا ساتھی ہے کیپٹن شکیل''۔ صفدر نے آگے بڑھ کر راڈیو سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''میرا نام راڈیو ہے جناب''...... راڈیو نے کہا اور پھر وہ ا
دونوں سے مصافحہ کر کے واپس مڑ کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ
جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
''ساڈان کلب کے ریمزے نے آپ کو ہمارے بارے م
فون کیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔
''جی ہاں۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا۔ فرمائیے۔ میں کیا خدم
کر سکتا ہوں''...... راڈیو نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک تص
نکال کر راڈیو کے سامنے رکھ دی۔
''یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور یورپی نژاد ہیں۔ آپ لوگ اس بار
میں جو جانتے ہیں وہ ہمیں بتا دیں''...... صفدر نے کہا تو راڈیو
تصویر اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور پھر طویل سانس لیا۔
''میں تو انہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں''...... راڈیو نے کہا تو ص
بے اختیار ہنس پڑا اور اس نے کوٹ کی جیب سے بڑی مالیت
نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر راڈیو کی طرف بڑھا دی۔
''اب آپ کو یاد آ جائے گا کہ آپ نے انہیں دوسری
کہاں دیکھا تھا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو راڈیو
اختیار ہنس پڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹوں کی گڈی اٹھا
میز کی دراز میں رکھی اور پھر دراز بند کر کے وہ اٹھا اور آفس ٹیبل
سائیڈ سے نکل کر وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں
صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے تھے۔ دروازے کو اندر

لاک کرنے کے بعد اس نے دروازے کی سائیڈ میں دیوار پر موجود
ایک سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں بنے ہوئے سوراخ میں اپنی ایک
انگلی ڈال کر اسے گھمایا تو دروازے کے اوپر موجود سرخ رنگ کا
بلب جل اٹھا اور راڈیو واپس مڑ کر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔
''اب یہ کمرہ محفوظ ہو گیا ہے۔ ویسے آپ کا تعلق کس محکمے سے
ہے''...... راڈیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''آپ جتنا ہمارے بارے میں کم جانیں گے اتنا ہی فائدے
میں رہیں گے''...... صفدر نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
''میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ اگر یہ معلومات لیک ہو گئیں اور
میرا نام سامنے آ گیا تو میں بے موت مارا جاؤں گا''...... راڈیو نے
کہا۔
''اس بارے میں بے فکر رہیں۔ ہماری عمر اسی کام میں گزری
ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''ٹھیک ہے۔ تو سنیں۔ ہمیں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق
یہ دونوں جڑواں لڑکیاں کل صبح ٹیکسی کے ذریعے لائٹ کلب پہنچیں
اور پھر وہ لائٹ کلب کے جنرل منیجر فرینک کے آفس میں چلی
گئیں۔ وہاں وہ بہت دیر تک رہیں۔ چونکہ یہ دونوں یورپی نژاد
لڑکیاں تھیں اس لئے وہاں موجود ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک
کیا اور ان کے بارے میں معلومات بھی ہمیں ارسال کیں اور ان

کی تصاویر بھی''...... راڈیو نے کہا۔

''کیا یہ کام آپ خود بخود بغیر کسی معاوضے کے کرتے ہیں یا اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارا نیٹ ورک پورے انڈر گراؤنڈ میں پھیلا ہوا ہے۔ کوئی بھی یورپی نژاد مرد یا عورت اس انداز میں آئے تو اس کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس کی رپورٹ یہاں ہیڈ آفس میں کی جاتی ہے۔ بظاہر ہم فضول کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے نوے فیصد معلومات بھاری قیمت پر فروخت ہو جاتی ہیں جیسے اب یہ عام سی معلومات آپ کے لئے قیمتی ثابت ہوئی ہیں''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مزید کیا معلومات ہیں۔ انہوں نے وہاں کیا باتیں کیں اور کس سے کیں اور اب یہ دونوں کہاں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''چونکہ یہ خصوصی ٹارگٹ تھیں اس لئے صرف ان کی آلات سے نگرانی کی گئی ہے۔ فون اور گفتگو ٹیپ نہیں کی گئی''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب وہ کہاں ہیں''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ جب کئی گھنٹے تک واپس نہ آئیں تو نگرانی کرنے والوں کو پریشانی ہوئی۔ چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ آفس میں موجود نہیں تھیں۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ دو یورپی نژاد لڑکیوں کی بجائے اسی

قدوقامت کی دو مقامی لڑکیاں کلب کے عقبی خفیہ راستے سے نکل کر چلی گئی ہیں تو یہاں نگرانی کرنے والوں نے یہی رپورٹ کر دی کہ دونوں یورپی نژاد لڑکیاں مقامی لڑکیوں کے میک اپ میں خفیہ راستے سے نکل کر چلی گئی ہیں۔ اس کے بعد ہمیں ان کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ فرینک کے پاس موجود رہتے ہوئے انہیں کوئی ایسی خبر ملی ہے کہ وہ وہیں سے میک اپ کر کے نکلنے پر مجبور ہو گئیں لیکن وہ کون تھیں اور وہ کیوں ایسا کرتی پھر رہی ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''اس بارے میں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے جو بات ہمیں بتائی ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں لائٹ کلب کے جنرل منیجر فرینک کے آفس میں گھنٹوں رہیں اور پھر مقامی میک اپ کر کے نکل گئیں اسے کنفرم کرا سکتے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نگرانی کرنے والے نے یہ رپورٹ بھجوائی تھی تو اسے ہمارے اصول کے مطابق ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔ وہ ٹیپ موجود ہے۔ وہ سنوائی جا سکتی ہے''...... راڈیو نے جواب دیا۔

''سنوائیں''...... صفدر نے کہا تو راڈیو اٹھ کر عقبی طرف موجود ایک دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً پندرہ

منٹ بعد ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک مائیکرو ٹیپ تھی اور ا
مائیکرو ٹیپ ریکارڈ بھی۔ اس نے مائیکرو ٹیپ کو ریکارڈر
ایڈجسٹ کیا اور پھر بٹن پریس کر دیا۔ کوئی فارکس جو لائٹ کل
کے باہر موجود تھا دو جڑواں یورپی نژاد لڑکیوں کے بارے
رپوٹ دے رہا تھا۔ رپورٹ دینے والے کا انداز سرسری اور رو
ٹائپ تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹیپ آف ہو گئی تو یہ سب وہی با
تھیں جو پہلے راڈیو نے زبانی طور پر انہیں بتائی تھیں۔

''تھینک یو۔ شکریہ''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے
اٹھتے ہی مسلسل خاموش بیٹھا ہوا کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑا ہو
اور پھر وہ راڈیو سے مصافحہ کر کے اس کے آفس سے باہر آ گئے۔

''حیرت ہے کہ ایسی عام سی معلومات بھی اتنی بڑی قیمت
فروخت ہو جاتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے آفس سے باہر آتے
کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ بظاہر تو یہ عام سی معلومات تھیں لیکن ہمارے لئے
بے حد قیمتی ثابت ہوئی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیسے۔ میرے خیال میں تو ہم نے بھاری رقم کا نقصان ا
ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ اب تک ان لڑکیوں کے بارے
میں کچھ معلوم بھی نہیں ہو رہا تھا۔ اب پہلی بار یہ کنفرم ہوا ہے کہ
لڑکیاں یہاں دارالحکومت میں موجود ہیں یا موجود رہی ہیں اور

دوسری سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ان کے بارے میں
پتہ چل گیا ہے کہ ان کا تعلق لائٹ کلب کے جنرل مینجر فرینک سے
ہے۔ اب وہ باقی تمام باتیں جو ہم مزید معلوم کرنا چاہتے ہیں اس
فرینک سے معلوم ہو جائیں گی''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اس زاویے پر تو میرا ذہن گیا ہی نہیں تھا۔
تو اب ہم اس فرینک کی طرف جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔

''میرا خیال ہے کہ پہلے چیف کو فون کر کے اسے تفصیلی رپورٹ
دے دی جائے۔ اس کے بعد مزید کارروائی کی جائے''...... صفدر
نے کہا۔

''کیا رپورٹ دو گے۔ یہی ادھوری رپورٹ کہ یہ لڑکیاں فرینک
سے ملی ہیں اور پھر مقامی لڑکیوں کا میک اپ کر کے عقبی خفیہ راستے
سے نکل گئی ہیں۔ ایسی رپورٹ پر الٹا چیف ناراض ہو سکتا ہے''۔
کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تو پھر پہلے یہ معلوم کر لیں کہ فرینک
اپنے آفس میں موجود بھی ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر
کلب سے باہر برآمدے میں موجود پبلک فون کی طرف بڑھ گیا
جبکہ کیپٹن شکیل وہیں رک گیا تھا۔

''وہ رات گئے کلب آتا ہے''...... تھوڑی دیر بعد صفدر نے
واپس آ کر کہا۔

''تو پھر اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا جائے لیکن کیا تم نے مو
کر لیا ہے کہ اس کی رہائش کہاں ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہ
صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے''..... کیپٹن شکیل نے بھی اس بار اطمینان بھرے
میں کہا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہ
ان کی کار موجود تھی۔

کار خاصی تیز رفتاری سے کراؤن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین اور سائیڈ سیٹ پر موگی موجود تھی۔ فرینک نے انہیں جو رہائش گاہ مہیا کی تھی اس میں یہ کار بھی پہلے سے موجود تھی لیکن فرینک سے ملنے وہ اس کے کلب ٹیکسی پر گئی تھیں کیونکہ انہیں راستوں کے بارے میں مکمل معلومات نہ تھیں لیکن اب کراؤن کلب جانے سے پہلے انہوں نے دارالحکومت کے تفصیلی نقشے کو باری باری اس قدر غور سے چیک کیا تھا کہ انہیں تقریباً بڑے راستے زبانی یاد ہو گئے تھے اس لئے جولین بڑے اطمینان اور اعتماد سے کار دوڑاتی ہوئی کراؤن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دونوں نے مقامی میک اپ کیا ہوا تھا اور دونوں نے جینز کی پینٹس اور سیاہ لیدر کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔

''تم اب فریڈ سے جبراً کامبو کے سرکل ہاؤس کا خفیہ راستہ

معلوم کرنے جا رہی ہو''..... خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے
بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور کوئی طریقہ نہیں رہا معلومات حاصل کرنے کا''
جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن میرا خیال ہے کہ زبردستی کرنے کی بجائے افہام و تف
سے بھاری دولت دے کر معلومات حاصل کی جائیں کیونکہ ک
سے لنکڈ نیٹ ورک میں اطلاعات جنگل کی آگ سے بھی ز
تیزی سے پھیلتی ہیں اور ان حالات میں جب ہمارے بارے
پراسرار لوگ معلومات اکٹھی کرتے پھر رہے ہیں''..... موگی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن جس انداز میں اس نے فرینک کو انکار کیا ہے اس
بعد افہام و تفہیم کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے''..... جولین نے جوا
دیا۔

''بہرحال پہلے کوشش یہی کرو۔ بامر مجبوری جو بھی ہو''..... مو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسا کر لیں گے''..... جولین نے کہا۔

''اگر تمہیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے تو پھر مجھ پر چھوڑ دو''
موگی نے کہا تو جولین کا چہرہ یکلخت سرخ پڑنے لگ گیا۔

''کیا مطلب۔ مجھے کیوں اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے۔ یہ
ہے کہ میں تمہاری بات سن لیتی ہوں ورنہ تم اس قدر احمق ہو کہ

تمہاری بات سننے والا بھی دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوتا ہے''۔
جولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''چلو تم نے خود ہی اعتراف کر لیا کہ تم دنیا کی سب سے بڑی
احمق ہو''..... موگی نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ مزید بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اب
آئندہ میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی''..... جولین نے حلق
کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''خود ہی نقصان میں رہو گی۔ میرا کیا جائے گا''..... موگی نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ نقصان میں رہوں گی۔ نانسنس''..... جولین نے غراتے
ہوئے لہجے میں کہا۔ موگی نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا لیکن
فوراً ہی بند کر لیا کیونکہ جولین نے بات ختم کرتے ہی کار کراؤن
کلب کی دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی تھی اور پھر چند لمحوں
بعد جولین نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر
آئیں۔

''تم نے نہیں بولنا۔ میں خود بات کروں گی''..... جولین نے کار
لاک کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آ کر پارکنگ
کارڈ جولین کو دیا اور دوسرا کارڈ کار میں پھینک کر وہ دوڑتا ہوا
دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

''سوچ لو اچھی طرح''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوچ لیا ہے۔ بڑی اچھی طرح سوچ لیا ہے''...... جولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پارکنگ سے نکل کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ موگی اس کے ساتھ تھی۔ دونوں کے منہ پھولے ہوئے تھے اور چہروں پر غصہ اس طرح نمایاں تھا جیسے وہ کسی بھی وقت ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گی۔ گیٹ پر دربانوں نے جھک کر ان کو سلام کیا اور پھر شیشے والا دروازہ کھول دیا تو جولین اور اس کے پیچھے موگی اندر داخل ہوئی۔ ہال میں خاصا رش تھا لیکن وہ دونوں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئیں۔

''یس مس''...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ان دونوں کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

''جنرل مینجر فریڈ سے ملنا ہے''...... جولین نے کہا۔

''کیا آپ نے وقت لیا ہوا ہے''...... کاؤنٹر گرل نے چونک کر پوچھا۔

''ہم نے ان کے فائدے کی بات کرنی ہے اس لئے وقت لینے کی ضرورت ہمیں نہیں بلکہ انہیں ہو سکتی ہے''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو مس۔ ہم نے ان سے دس لاکھ ڈالرز کا سودا کرنا ہے ایک سپلائی کے سلسلے میں اس لئے نہ اپنا وقت ضائع کرو اور نہ ہمارا''...... موگی نے یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

''یس مس۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے اتنی بڑی رقم کا سن کر قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے کیتھی بول رہی ہوں باس۔ دو خواتین کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ وہ آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ملاقات سے آپ کو دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ ہو سکتا ہے''...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں سر''...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد جواب دیا اور پھر مائیک پر ہاتھ رکھ کر وہ ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

''آپ کے نام پلیز''...... کیتھی نے ان سے پوچھا۔

''جولین اور موگی''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سر۔ ان کے نام مس جولین اور مس موگی ہیں''...... کیتھی نے مائیک سے ہاتھ ہٹا کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے سر۔ تھینک یو سر''...... کیتھی نے جواب دیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک باوردی نوجوان کو بلایا۔

''مائیکل۔ ان دونوں کو جنرل مینجر صاحب کے آفس تک چھوڑ آؤ''...... کیتھی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم۔ آیئے مس''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

"تھینک یو مس کیتھی"...... جولین نے کاؤنٹر گرل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور کیتھی کے سر ہلانے پر وہ آگے بڑھ گئی۔ موگی اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے وسیع آفس میں داخل ہو رہی تھیں۔ مہاگنی کی خاصی بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ اپنے چہرے کے مخصوص خدوخال کی بناء پر لالچی اور طمع پرست آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"میرا نام فریڈ ہے اور میں اس کلب کا مالک بھی ہوں اور جنرل مینجر بھی"...... فریڈ نے اٹھ کر سائیڈ پر جاتے ہوئے ان دونوں سے اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام جولین ہے اور یہ میری ساتھی اور بہن ہے موگی"...... جولین نے اپنا اور موگی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے باری باری فریڈ سے مصافحہ کیا اور فریڈ میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولین اور موگی میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"آپ کون ہیں اور آپ نے کاؤنٹر پر کیوں کہا کہ آپ مجھے دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ پہنچانا چاہتی ہیں"...... فریڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہتے"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس کے بدلے میں مجھے کیا کرنا ہو گا"...... فریڈ نے اور زیادہ آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں لالچ کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"کچھ خاص نہیں"...... جولین نے جواب دیا اور پھر جیکٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ڈالروں کی ایک موٹی گڈی نکالی اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔ فریڈ کی نظریں اس گڈی پر اس طرح چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"یہ دس لاکھ ڈالرز ہیں اور یہ صرف چند لمحوں کے اندر آپ کی ملکیت ہو سکتے ہیں"...... جولین نے گڈی سے کھیلتے ہوئے کہا۔

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا"...... اس بار فریڈ نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا کہ آپ ہم دونوں کو کاموکے سرکل ہاؤس میں میجر حسن تک پہنچا دیں"...... جولین نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ کی وجہ سے لائٹ کلب کے فرینک نے مجھ سے فون پر بات کی تھی"...... فریڈ نے ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ ہم نے سوچا کہ ہم براہ راست جا کر آپ سے بات کر لیں"...... جولین نے کہا۔

"آپ وہاں کیوں جانا چاہتی ہیں"...... فریڈ نے پوچھا۔

''ہم بھاری رقم اس لئے دے رہی ہیں کہ آپ سوال نہ پوچھیں
آپ میجر حسن سے کہہ سکتے ہیں کہ جس کام کے لئے سرکل ہاؤس
میں لڑکیاں بھیجی جاتی ہیں اسی کام کے لئے آپ ہم دونوں کو وہاں
بھیج رہے ہیں''..... جولین نے کہا۔

''سوری مس جولین۔ یہ کام ناممکن ہے۔ وہاں کوئی اجنبی آدمی
داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ مجبوری ہے''..... فریڈ نے کہا۔

''جو لڑکیاں آپ وہاں بھجواتے ہیں کیا وہ اجنبی نہیں ہوتیں''۔
جولین نے کہا۔

''ہوتی ہیں لیکن وہ عام عورتیں ہوتی ہیں۔ آپ کی طرح کسی
خاص مقصد کے لئے وہاں نہیں جاتیں اور اب مجھے معلوم ہوگیا ہے
کہ آپ کون ہیں''..... فریڈ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے
اختیار چونک پڑیں۔

''کیا مطلب۔ کون ہیں ہم''..... جولین نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

''جن دو جڑواں بہنوں کے بارے میں پورے شہر میں تلاش
جاری ہے وہ یورپی نژاد ہیں لیکن ان کا قدوقامت آپ جیسا ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ آپ دونوں وہی ہیں اور آپ کسی غلط مقصد
کے لئے سرکل ہاؤس میں جانا چاہتی ہیں اور دس لاکھ ڈالرز بھی
آپ اس لئے مجھے دے رہی ہیں لیکن میں دس لاکھ ڈالرز تو چھوڑ
سکتا ہوں لیکن اپنی مستقل روزی کو بند نہیں کرا سکتا۔ مجھے ہر ہفتے دو

تین لاکھ ڈالرز بچ جاتے ہیں''..... فریڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر آپ کی مرضی''..... جولین نے کہا اور ڈالرز
کی گڈی اٹھانے ہی لگی تھی کہ فریڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ
بڑھا کر گڈی جولین کے ہاتھ سے جھپٹ لی۔

''اب یہ میری ہے اور تم دونوں جا سکتی ہو اور جا کر شکر ادا کرو
کہ فریڈ نے تمہیں ہلاک نہیں کیا ورنہ تمہاری لاشیں بھی کسی کو
دستیاب نہ ہوتیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ''..... فریڈ نے دوسرے ہاتھ
سے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''اوکے۔ اوکے۔ مطمئن رہو۔ ہم چلی جاتی ہیں۔ کیوں موگی۔
میں ٹھیک کہہ رہی ہوں''..... جولین نے مسکراتے ہوئے انداز میں
موگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم غلط کہہ رہی ہو۔ یہ بلی کا بچہ ہم پر غرا رہا ہے۔ اس
کی گردن مروڑنی پڑے گی''..... موگی نے اس طرح منہ بناتے
ہوئے کہا جیسے فریڈ واقعی اسے بلی کا بچہ نظر آ رہا ہو۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ مجھے، فریڈ کو بلی کا بچہ کہو''..... فریڈ
نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ ایک جھٹکے سے میز کی دوسری طرف
کھڑی ہوئی موگی کی طرف کیا ہی تھا کہ جولین یکلخت اس طرح
اچھلی کہ جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے
ہوں اور اس کے ساتھ ہی فریڈ کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر
دور کونے میں جا گرا۔ جولین نے اچھل کر ایک ہاتھ میز پر رکھا تھا

اور دوسرے ہاتھ سے اس نے فریڈ کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈ سنبھلتا جولین نے اپنے اس ہاتھ پر جو اس نے میز پر رکھا ہوا تھا زور دیتے ہوئے اپنے نچلے جسم کو قوس کی صورت میں گھمایا اور اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے فریڈ کے سینے پر پڑیں تو گینڈے جیسے جسم کا مالک فریڈ یکلخت چیختا ہوا پہلے اپنی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت وہ الٹ کر پیچھے فرش پر جا گرا اور نیچے گرتے ہی فریڈ نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی لیکن ریوالونگ چیئر اس کے راستے میں رکاوٹ بن گئی۔ اس نے کرسی کو بازو کی مدد سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس دوران جولین جس کا جسم ضرب لگانے کے بعد وہیں میز پر گر گیا تھا یکلخت اچھل کر فریڈ کے اوپر آ گری اور جولین کے سر کی بھرپور ٹکر کرسی سمیت گرے ہوئے فریڈ کی ناک پر پوری قوت سے پڑی اور فریڈ کے منہ سے چیخ سی نکلی اور اس نے بری طرح تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر ریوالونگ چیئر اس کے آڑے آ گئی البتہ اس کے اس طرح تڑپنے سے جولین اچھل کر پشت کے بل سائیڈ پر فرش پر جا گری۔ فریڈ نے کرسی کو ایک طرف دھکیلنے کی کوشش میں اپنے آپ کو کرسی اور دیوار کے درمیان میں اس طرح پھنسا لیا کہ اب اس کے لئے اٹھنا تو ایک طرف معمولی سی حرکت کرنے کا بھی اختیار نہ رہا جبکہ موگی اس لڑائی کے شروع ہوتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف

دوڑی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی میز کی اس سائیڈ پر بڑھ گئی جدھر وہ پہلے موجود تھی اور پھر وہ اس کونے میں پہنچ گئی جہاں فریڈ ریوالونگ چیئر اور جولین کے درمیان کشمکش جاری تھی اور جس وقت جولین اچھل کر پشت کے بل فرش پر گری اور فریڈ اپنے گینڈے جیسے جسم کی وجہ سے ریوالونگ چیئر اور دیوار کے درمیان پھنس کر بے حس و حرکت ہو چکا تھا موگی اس کے سر پر پہنچ گئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے پیر کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا بوٹ پوری قوت سے فریڈ کے سینے پر اس طرح پڑا کہ جیسے فوجی سپاہی پریڈ کرتے ہوئے اپنے پیر کو پوری قوت سے زمین پر مارتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی گینڈے جیسے جسم کے مالک فریڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے پچکاری دیوار پر ماری جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا تنا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا اور موگی اس کو پھلانگتی ہوئی اور کرسی سے اپنے آپ کو بچاتی ہوئی جولین کی طرف آئی جو فرش سے اس انداز میں اٹھ رہی تھی جیسے سلوموشن میں کوئی فلم چلتی ہے۔ جولین جس انداز میں پشت کے بل گری تھی اس کا سر خاصی قوت سے فرش سے ٹکرایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس کا ذہن پوری طرح اس کے کنٹرول میں نہ تھا۔ جولین چونکہ تربیت یافتہ تھی اس لئے وہ ذہن کو اس حد تک کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی کہ وہ سر پر خاصی چوٹ لگنے کے باوجود اٹھنے کی کامیاب کوشش کر رہی تھی۔ موگی نے آگے بڑھ

کر اپنا ایک ہاتھ جولین کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی مخصوص انداز میں اس کی گردن کے عقبی حصے میں آہستہ سے مارا جولین کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا لیکن اس کا اثر یہ ہوا جولین جو جھولتے ہوئے انداز میں اٹھ رہی تھی یکلخت سیدھی ہو گئی۔ ایسا لگتا تھا جیسے موگی کی اس کی گردن کے عقب میں لگائی جانے والی ضرب کی وجہ سے جولین کو اپنے اعصاب اور جسم پر خود بخود مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا ہو۔

"کیا۔ کیا ہوا اس فریڈ کا"...... جولین نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کے سینے پر پریشر ٹک لگائی تھی اس لئے اب یہ لمبے عرصے کے لئے بے ہوش پڑا ہے"..... موگی نے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے۔ کہیں پریشر زیادہ تو نہیں ڈال دیا۔ ایسا نہ ہو کہ دم ہی نکل جائے۔ اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں"..... جولین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں کہ بغیر سوچے سمجھے کوئی اقدام کر دیا۔ اب دیکھو۔ اگر یہ کرسی درمیان میں رکاوٹ نہ بن جاتی تو تم اس گینڈے کے ہاتھوں لازماً ماری جاتی"..... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اسے اٹھا

کر ادھر کرسی پر بٹھانا ہے تاکہ اسے ہوش میں لا کر اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ اس گینڈے کو تو گھسیٹنا مشکل ہے"..... جولین نے کہا۔

"تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ تم سمجھ رہی ہو کہ یہ کسی کوٹھی کا علیحدہ حصہ ہے جہاں بیٹھ کر اس سے معلومات حاصل کرتی رہو گی۔ یہ کلب کا آفس ہے اور کسی بھی وقت کوئی بھی آ سکتا ہے اس لئے ہمیں اسے یہاں سے نکال کر اپنی رہائش گاہ پر لے جانا ہوگا۔ پھر اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"..... موگی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم اسے گھسیٹتے ہوئے پہلے نیچے لے جائیں، پھر اسے ہال میں گھسیٹتے ہوئے باہر لے جائیں یا تم نے ادھر کوئی خصوصی راستہ دیکھ لیا ہے"..... جولین نے کہا۔

"شکر ہے تم نے بھی عقل کی بات کر دی۔ ایسے کلبوں میں لازماً ایسے راستے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھو۔ یہ دروازہ۔ یہ لازماً عقبی طرف جانے والے راستے کا دروازہ ہوگا۔ تم اسے باہر گھسیٹو میں راستہ دیکھ کر ابھی آتی ہوں"..... موگی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں بائیں طرف ایک اور دروازہ تھا۔ موگی نے یہ دروازہ کھولا تو دوسری طرف سیڑھیاں عقبی دیوار تک جا رہی تھیں۔ ان سیڑھیوں کے ساتھ باقاعدہ چوڑی سی پٹی بنی ہوئی

تھی تا کہ سیڑھیاں اترنے والا سامان اٹھا کر نیچے جانے کی بجا
اس پٹی پر سامان رکھ کر ساتھ ساتھ گھسیٹتا ہوا نیچے تک لے جا
موگی تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی عقبی دیوار تک پہنچی۔ وہاں
بند دروازہ تھا۔ یہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ موگی نے دروازہ کھ
اس کا دل خوشی سے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ دروازہ کلب
عقبی طرف ایک چوڑی گلی میں کھلتا تھا۔ اس نے دروازہ بند کی
پھر دوڑتے ہوئے انداز میں بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتی
اوپر پہنچ گئی۔ اس دوران جولین بے ہوش فریڈ کو گھسیٹ کر
دروازے تک لے آ چکی تھی جو عقبی کمرے کا دروازہ تھا۔

”آؤ جلدی کرو۔ نہ صرف عقبی راستہ ہے بلکہ اس گینڈے ک
کر بھی سیڑھیاں نہ اترنا پڑیں گی۔ ایسے ناخوشگوار بوجھ کے
باقاعدہ راستہ بنایا گیا ہے“...... موگی نے مسرت بھرے لہجے م
اور پھر جولین کے ساتھ مل کر فریڈ کو گھسیٹ کر اس کمرے کے
لے آئی۔

”آؤ“...... جولین نے کہا اور پھر دونوں فریڈ کو گھسیٹ کر
چھوٹے کمرے کے بائیں ہاتھ پر موجود دروازے تک لے آ
اس دوران جولین نے دس لاکھ ڈالرز کی بھاری گڈی جو میز کی
سائیڈ پر گری ہوئی تھی اٹھا کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لی تھی۔

”اوہ۔ واقعی یہ تو بہترین راستہ بنا ہوا ہے ورنہ ہم اسے ا
کسی صورت بھی اتنی سیڑھیاں نہ اتر سکتی تھیں“...... جولین نے

”یہ سب میری وجہ سے ہے ورنہ تم تو اسے وہیں باندھ کر پوچھ گچھ کرنے کے چکر میں تھی“...... موگی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”بس۔ بس۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کتنی عقلمند ہو“...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس دوران وہ دونوں البتہ فریڈ کو گھسیٹ کر سیڑھیوں کے ساتھ بنی ہوئی اس چوڑی پٹی پر ڈالنے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور ایسی صورت میں اب انہیں فریڈ کو اٹھانے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ جولین اسے بازو سے پکڑے تیزی سے سیڑھیاں اترتی چلی جا رہی تھی جبکہ بے ہوش فریڈ اس پٹی پر گھسٹتا ہوا خود بخود نیچے چلا جا رہا تھا۔ جولین سے آگے موگی سیڑھیاں اترتی چلی جا رہی تھی۔

”تم یہیں رکو۔ میں کار لے کر آتی ہوں۔ پارکنگ کارڈ میرے پاس ہے“...... جولین نے کہا۔

”ہاں جاؤ۔ لیکن جلدی آنا۔ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے“۔ موگی نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ اس دنیا میں صرف تم ہی عقلمند نہیں ہو۔ نانسنس“...... جولین نے کہا اور فریڈ کا ہاتھ چھوڑ کر وہ آگے بڑھی۔ اس نے دروازہ کھول کر پہلے باہر جھانکا اور پھر تیزی سے باہر نکل گئی جبکہ موگی دروازے پر موجود تھی۔ وہ بار بار سر باہر نکال کر دیکھتی کہ کار آ رہی ہے یا نہیں کیونکہ اسے شدید خطرہ لاحق تھا کہ کسی بھی لمحے صورت حال بدل سکتی ہے۔ صرف اسے حوصلہ اس

بات کا تھا کہ فریڈ کے آفس کا دروازہ اس نے اندر سے لاک کر دیا ہے اور ویسے بھی فریڈ کے ماتحت عملے کو بھی معلوم ہو گا کہ دو لڑکیاں اس کے آفس میں موجود ہیں اس لئے وہ حتی الوسع اسے ڈسٹرب کرنے کی کوشش نہیں کریں گے لیکن پھر بھی کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ پھر خدا خدا کر کے اسے کار گلی میں آتی دکھائی دی۔ جولین کار کو ریورس کر کے اندر لے آ رہی تھی کیونکہ گلی اتنی چوڑی نہ تھی کہ اسے گلی کے اندر ٹرن کیا جا سکتا۔ کار دروازے کے قریب پہنچ کر رکی تو موگی نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور پھر موگی اور جولین دونوں نے اس گینڈے نما فریڈ کو گھسیٹ کر کسی نہ کسی طرح دونوں سیٹوں کے درمیان ٹھونس دیا۔ پھر موگی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ جولین ڈرائیونگ سیٹ پر اور پھر کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"زیادہ سپیڈ میں نہ چلاؤ ورنہ پولیس ہمارے پیچھے لگ ... ہے"..... عقبی سیٹ پر بیٹھی موگی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ نانی، دادی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ... نہیں ہوں"..... جولین نے غراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسے مواقع پر تمہاری عقل تمہارا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اس لئے کہہ رہی ہوں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تم بہت عقلمند ہو"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا لیکن جولین نے کوئی جواب

اور پھر کار اس کالونی میں داخل ہو گئی جہاں ان کی رہائش گاہ تھی۔ جولین نے کار پھاٹک کے باہر روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ورزشی جسم کا مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ یہ فرینک کا آدمی تھا جو شروع سے ہی اس کوٹھی میں رہتا تھا۔ فرینک نے اسے ان دونوں کی خدمت کے لئے یہیں رہنے دیا تھا اور ان دونوں کو یقین دلایا تھا کہ یہ ہر لحاظ سے بااعتماد آدمی ہے۔ اس کا نام ٹموتھی تھا۔

"ٹموتھی پھاٹک کھولو"..... جولین نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"..... ٹموتھی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جولین کار اندر لے گئی۔ اس نے کار اندرونی عمارت کے بالکل قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ ٹموتھی بھی پھاٹک بند کر کے مڑ کر ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔ موگی بھی کار سے اتر آئی۔

"ٹموتھی۔ اس آدمی کو گھسیٹ کر باہر نکالو اور پھر اسے نیچے تہہ خانے میں لے جا کر رسی پر بٹھاؤ اور رسی سے باندھ دو۔ موگی تمہاری مدد کرے گی"..... جولین نے ٹموتھی سے کہا۔

"اور تم کیا کرو گی"..... موگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں اس دوران نیا ماسک میک اپ کروں گی۔ پھر تم کر لینا کیونکہ جیسے ہی اس فریڈ کی گمشدگی کا اس کے آدمیوں کو علم ہو گا تو

ہمارے حلیئے پورے شہر میں پھیلا دیئے جائیں گے''..... جولین نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی، لیکن باکس تو میرے پاس موجود تھا۔ ہمیں یہ کام پہلے ہی کر لینا چاہئے تھا''..... موگی نے کہا۔

''پارکنگ بوائے مجھے نئے چہرے میں دیکھ کر چونک سکتا تھا اس لئے مجبوری تھی''..... جولین نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جولین برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر عمارت کے اندر چلی گئی جبکہ ٹموتھی نے موگی کی مدد سے ابھی تک بے ہوش پڑے فریڈ کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر موگی کی مدد سے ٹموتھی نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور راہداری میں داخل ہو کر اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر تہہ خانے کو راستہ جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک کرسی موجود تھی۔ ٹموتھی نے اس کرسی پر فریڈ کو ڈال دیا۔

''میں سٹور سے رسی لے آؤں''..... ٹموتھی نے کہا۔

''یہاں میں نے اور جولین نے بیٹھنا ہے اس لئے دو کرسیاں بھی لانی ہیں''..... موگی نے کہا۔

''یس میڈم''..... ٹموتھی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ موگی نے آگے بڑھ کر کرسی پر ڈھیلے انداز میں پڑے ہوئے فریڈ کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ فریڈ کی جیبوں سے ایک چھوٹا پسٹل، ایک پرس اور ایک چھوٹی ڈائری نکلی

جنہیں موگی نے ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹموتھی واپس آیا تو اس نے دو کرسیاں اٹھا رکھی تھیں۔ نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل اس نے اپنی کمر سے باندھ رکھا تھا۔ کرسیاں رکھ کر اس نے کمر سے رسی کا بنڈل علیحدہ کیا اور موگی نے ٹموتھی کی مدد سے فریڈ کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی لمحے جولین اندر داخل ہوئی تو وہ میک اپ تبدیل کر چکی تھی۔

''اب تم جا کر میک اپ کر لو موگی۔ ہو سکتا ہے کہ حالات ایسے ہو جائیں کہ پھر موقع نہ ملے''..... جولین نے کہا۔

''اوکے''..... موگی نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''ارے۔ اس کا پریشر تو ریلز کرتی جاؤ تاکہ یہ ہوش میں آ جائے''..... جولین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں آ رہی ہوں''..... موگی نے مڑے بغیر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی تہہ خانے سے باہر آ گئی۔ ٹموتھی پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ اپنے بیڈ روم میں پہنچ کر موگی نے الماری کھولی۔ اس کی نچلی دراز میں میک اپ باکس تھا۔ اس نے میک اپ باکس کار کی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھا ہوا تھا تاکہ ہنگامی طور پر استعمال کیا جا سکے اور دوسرا یہاں الماری میں موجود تھا۔ ماسک میک اپ باکس اٹھا کر وہ باتھ روم میں چلی گی۔ پہلے اس نے اپنے چہرے اور گردن پر موجود ماسک اتارا اور اسے ایک طرف باسکٹ میں پھینک

دیا اور پھر باکس میں سے اس نے ایک ماسک نکالا اور اسے ر
چہرے اور گردن پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اچھی طر
ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ آئینے میں دیکھ دیکھ کر وہ کافی دیر تک
اسے چہرے پر ایڈجسٹ کرتی رہی۔ انہوں نے چونکہ میک اپ ک
خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے میک اپ ان کے لئے
کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن وہ اس لئے اس پر اتنی محنت کر رہی تھی کہ کو
ماہر سے ماہر آدمی بھی اس کے میک اپ پر شک نہ کر سکے۔ میک
اپ مکمل ہونے کے بعد اس نے باکس واپس الماری میں رکھا او
مڑ کر بیڈ روم سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں داخل
ہوئی تو جولین اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر غص
اور ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اتنی دیر لگا دی تم نے میک اپ میں۔ میں سمجھی کہ تمہیں نیند
گئی ہو گی۔ چلو اس کا پریشر آف کرو تاکہ یہ ہوش میں آ سکے"۔
جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے دیر اس لئے لگائی ہے تاکہ کوئی میرا میک اپ چیک
نہ کر سکے جبکہ تم نے جو میک اپ کیا ہے وہ آسانی سے چیک کیا جا
سکتا ہے۔ تمہاری گردن پر جہاں ماسک ختم ہو رہا ہے وہاں باقاعد
ایک لکیر موجود ہے"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ گردن کی ہیٹ سے یہ خود بخود ختم ہو جائے
گی۔ چلو جلدی کرو۔ اس کو بے ہوش ہوئے بہت وقت ہو گیا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے"...... جولین نے کہا تو موگی آگے بڑھی اور
پھر اس نے کرسی پر ڈھلکے ہوئے انداز میں بیٹھے فریڈ کے سینے پر
دونوں ہاتھ اس انداز میں رکھے کہ ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا ہوا
تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ تین
چار جھٹکوں کے بعد فریڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے
شروع ہو گئے تو موگی نے ہاتھ اٹھائے اور پیچھے ہٹ کر جولین کے
ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد فریڈ کو ہوش آ گیا۔ اس نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے
بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس کی
نظریں سامنے بیٹھی ہوئی جولین اور موگی پر جم گئیں۔ اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم دونوں وہی ٹوئن سسٹرز ہو۔ لیکن۔ اوہ۔ تو کیا تم نئے میک
اپ میں ہو۔ میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے"...... فریڈ نے حیرت
کی شدت سے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں دس لاکھ ڈالرز کی آفر کی تھی لیکن تم نہیں مانے
اس لئے ہم تمہیں تمہارے آفس سے اغوا کر کے یہاں لے آئی
ہیں اور تمہارے کلب کے کسی آدمی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں
ہو اور کس حالت میں ہو اور ہم نے اس لئے نئے میک اپ کر لئے
ہیں کہ تمہارا کوئی آدمی ہم تک نہ پہنچ سکے۔ اب جب تمہاری لاش

سڑک پر پڑی ہوئی ملے گی تو پھر تمہاری سپلائی اور تمہاری کمائی کون اور کھائیں گے''...... جولین نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو میرے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''تمہاری یہاں موجودگی تمہیں خود ہی بتا رہی ہے کہ ایسا ہوا ہے اور اب چونکہ تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب میں آخری بار تمہارے سامنے دو آپشنز رکھتی ہوں۔ ایک تو یہ کہ اب بھی ہم تمہیں دس لاکھ ڈالرز دینے اور زندہ چھوڑ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تم ہمیں وہ راستہ تفصیل سے بتا دو جس راستے کے ذریعے لڑکیاں کامبو کے سرکل ہاؤس میں میجر حسن تک پہنچتی ہیں لیکن اس صورت میں تم اس وقت تک ہماری تحویل میں رہو گے جب تک ہم میجر حسن سے ملاقات کر کے واپس نہ آ جائیں۔ دوسری صورت میں جس طرح ہم نے تمہارے دل پر مخصوص انداز کا پریشر ڈال کر تمہارے خون کی روانی کو بے حد سلو کر دیا تھا اور تم کئی گھنٹوں تک بے ہوش رہے ہو اس طرح ہم تمہارا شعور ناکارہ کر کے تمہارے لاشعور سے سب کچھ معلوم کر لیں گے لیکن پھر تمہیں گولی مارنا ضروری ہو جائے گا جس طرح پاگل کتے کو گولی مارنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح۔ چونکہ تمہارا دماغ ختم ہو جائے گا اور تم پاگل کتے کی شکل میں آ جاؤ گے اس لئے تمہیں گولی مارنا تمہارے حق میں بہتر

رہے گا اور پھر تمہاری لاش کسی سڑک کے کسی ویران حصے میں یا کسی ویرانے میں ڈال دی جائے گی۔ اب یہ تم پر منحصر ہے۔ بولو''۔ جولین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو فریڈ نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔ جولین نے جس سرد مہرانہ انداز میں ساری بات کی تھی اس نے واقعی فریڈ جیسے شخص کو بھی خوفزدہ کر دیا تھا۔

''میں بتانے کو تیار ہوں۔ تم بے شک کوئی رقم نہ دو۔ بس مجھے زندہ چھوڑ دو۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مجھے تمہاری بات پہلے ہی مان لینی چاہئے تھی''...... فریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ تم نے ضد چھوڑ دی ہے اور بہتر آپشن قبول کر لیا ہے اس لئے اب تفصیل سے بتا دو۔ تمہیں زندگی بھی ملے گی اور ساتھ ہی رقم بھی۔ لیکن سب کچھ سچ بتا دو''...... جولین نے کہا تو فریڈ نے اس طرح تفصیل بتانا شروع کر دی جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ پھر جولین نے مزید سوالات کر کے اس سے مزید تفصیلات معلوم کر لیں۔

''اوکے۔ شکریہ۔ اب تم اس حالت میں اس وقت تک رہو گے جب تک ہم میجر حسن سے ملاقات کے بعد واپس نہیں آ جاتیں۔ ہاں۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم نے کوئی غلط بات کی ہے تو ابھی اسے ٹھیک کر لو''...... جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نے سب کچھ بتا دیا ہے اور درست بتایا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں جا رہی ہوں۔ موگی تمہارا کیا پروگرام ہے"...... جولین نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے آپشنز دیئے ہیں۔ میں نے کوئی آپشن نہیں دیا اس لئے سوری فریڈ۔ میں دشمن کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں۔ اگر جولین بھی میرے ساتھ دشمنی کرے گی تو میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی"...... موگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈ کچھ کہتا تہہ خانہ فائرنگ اور فریڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے ڈان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈان کالونی امراء کی کالونی تھی اور یہاں ہر کوٹھی کسی محل سے کم نہ تھی۔ ہر کوٹھی کا رقبہ بھی خاصا بڑا تھا اور وہاں عمارت بنانے میں بھی کسی نے کنجوسی نہ کی تھی اس لئے اس کالونی کی ہر کوٹھی اپنے طور پر طرز تعمیر کا شاہکار نظر آتی تھی۔

"ڈان کالونی کی کون سی کوٹھی ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اٹھارہ اے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو یہاں بھی اے، بی، سی کی تقسیم ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس بناء پر نہیں کہ کوٹھیاں چھوٹی بڑی ہیں جبکہ کالونی کو اے

بی سی میں اس لئے تقسیم کیا گیا ہے تاکہ شناخت میں آسانی ہو ور جس طرح کہا جاتا ہے کہ لنکا میں سب باون گزے ہوتے ہیں اس طرح اس کالونی کی سب کوٹھیاں بھی باون گزی ہیں''...... صفدر جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار و کالونی میں داخل ہوئی تو کیپٹن شکیل کوٹھیوں کے نئے نئے طرز تع دیکھ کر خاصا حیران ہوا۔ شاید وہ پہلی بار یہاں آیا تھا۔

''واقعی یہاں پیسہ پانی کی طرح بہایا گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پیسہ نہیں دولت''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹ شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کار ایک خوبصورت کوٹھی کے جہازی سائز گیٹ کے سامنے روک دی اور نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دی چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی نوجوان باہر آ گیا اپنے انداز سے ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

''یس سر''...... آنے والے نے صفدر کو دیکھتے ہوئے مؤدب لہجے میں کہا۔

''مسٹر فرینک سے ملنا ہے۔ میرا نام صفدر ہے اور یہ میر ساتھی کیپٹن شکیل ہیں۔ ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے''۔ ص نے کہا تو ملٹری انٹیلی جنس کا سن کر دربان بے اختیار چونک پڑا۔

''میں صاحب سے معلوم کرتا ہوں جناب''...... دربان

اور تیزی سے مڑ کر وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کے الفاظ نے جادو کی طرح اثر کیا ہے ورنہ شاید وہ ہمیں یہیں سے ہی ٹال دیتا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا تھا کہ فرینک گھر پر ملاقات کرنے کا عادی نہیں ہے اس لئے مجبوراً مجھے یہ نام لینا پڑا''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن وہ ملٹری انٹیلی جنس کو کیا بتائے گا۔ اس نے لامحالہ ٹالنے کی کوشش کرنی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ایک بار ملاقات ہو جائے باقی کام ہم خود کر لیں گے''۔ صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی نوجوان باہر آ گیا۔

''سوری جناب۔ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ لائٹ کلب میں ان سے ملاقات کر لیں یا وہ خود آپ کے چیف کو فون کر لیں گے''...... اس نوجوان نے قدرے مؤدبانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''وہ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں''۔ صفدر نے پوچھا۔

''وہ کلب کا کوئی ضروری کام کر رہے ہیں جناب''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جی۔ میرا نام جگر ہے اور میں یہاں چوکیدار ہوں"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم فون پر بات کر لیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... جگر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ کیپٹن شکیل پہلے ہی کار سے نیچے اتر کر صفدر کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے یکلخت ہاتھ کو جھٹکا دیا تو جگر چیختا ہوا اچھل کر پیچھے گرا ہی تھا کہ صفدر کی لات حرکت میں آئی اور جگر ایک بار پھر چیختا ہوا وہیں زمین پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ صفدر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسے کسی کھلونے کی طرح اٹھا کر چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کی سائیڈ میں ایک گارڈ روم موجود تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صفدر نے جگر کو ایک طرف اچھال دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم بڑا پھاٹک کھول کر کار اندر لے آؤ۔ چابی اگنیشن میں موجود ہے۔ میں اس فرینک کو دیکھتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یہ محل ہے۔ یہاں خاصے ملازم ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو صفدر یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ پھر یہاں بے ہوش کرنے وال

بس فائر کرنا ہو گی"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور سائیڈ پر موجود کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک سے باہر آ گیا جبکہ کیپٹن شکیل نے ایک نظر بڑے پھاٹک پر ڈالی اور پھر سر ہلاتا ہوا تیزی سے گارڈ روم کی طرف مڑ گیا کیونکہ اندر کی طرف سے پھاٹک کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ پھاٹک میکانکی انداز میں گارڈ روم سے کھولا اور بند کیا جاتا ہو گا۔ گارڈ روم میں واقعی میز پر ایک ڈبہ موجود تھا جس پر دو بڑے بڑے ہک لگے ہوئے تھے۔ ایک ہک کا رنگ سبز اور دوسرے کا سرخ تھا۔ کیپٹن شکیل نے سبز رنگ والے ہک کو ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا اور پھر گارڈ روم کے کھلے دروازے سے دیکھا تو پھاٹک ازخود تیزی سے کھلتا چلا جا رہا تھا۔ البتہ یہ کام اس قدر خاموشی سے ہو رہا تھا کہ پھاٹک کھلنے کی معمولی سی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ چند لمحوں میں جہازی سائز کا پھاٹک بغیر کوئی آواز نکالے کھل گیا تو صفدر کار لے کر اندر داخل ہوا۔ کار کے اندر آنے کے بعد کیپٹن شکیل نے سرخ رنگ کا ہک ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا تو جہازی سائز کا پھاٹک میکانکی انداز میں کوئی آواز پیدا کئے بغیر بند ہونے لگ گیا اور کیپٹن شکیل گارڈ روم سے باہر آ گیا۔ صفدر نے کار ایک سائیڈ پر موجود سفید رنگ کی کار کے قریب لے جا کر روکی اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی نال کا پسٹل موجود تھا۔ اس پسٹل کو دیکھتے ہی کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ انتہائی

طاقتور گیس پسٹل استعمال کیا جا رہا ہے۔ چونکہ وہ دونوں کھلی فضا میں موجود تھے اس لئے انہیں گیس کی زیادہ فکر نہ تھی۔ اسی لئے صفدر نے پسٹل کا رخ عمارت کی اندرونی طرف کر کے بار بار ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی پسٹل کی لمبی نال سے سیاہ رنگ کے کیپسول نکل کر بجلی کی سی تیزی سے برآمدے کے اندر گر کر نظروں سے غائب ہوتے چلے گئے۔

کیپسول فائر کر کے صفدر نے ہاتھ جھکا لیا اور کیپٹن شکیل نے سانس بند کر لیا۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر نے بھی سانس روک لیا ہو گا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سانس لیا لیکن کوئی نامانوس بو محسوس نہ ہونے پر اس نے نارمل انداز میں سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر چھوٹا پھاٹک بھی بند کر دیا۔

''اتنا بڑا محل ہے اور یہاں ملازم بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک گارڈ ہے۔ باقی کوئی آدمی ہمیں نظر نہیں آیا ابھی تک''...... چھوٹا پھاٹک بند کر کے کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں سب کام میکانکی انداز میں ہوتے ہیں اس لئے افرادی قوت کم استعمال کی جاتی ہے۔ باہر کے لئے بھی ایک گارڈ کافی سمجھا گیا۔ اندر بھی شاید دو تین ہی ملازم ہوں گے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی باورچی ہو گا۔ اتنی بڑی کوٹھی کی روزانہ صفائی ہوتی ہو گی۔ باقی روزمرہ کی صفائی بھی روزانہ ہوتی ہو گی اس لئے ملازموں کی خاصی بڑی تعداد ہونی چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''پہلے دور میں ان کاموں کے لئے نوکروں کی فوج ظفر موج رکھنا پڑتی تھی لیکن اب مشینوں کے ذریعے سارا کام چند افراد کی مدد سے مکمل ہو جاتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لائٹ کلب اتنا بڑا کلب تو نہیں ہے کہ اس کا مالک اس محل نما کوٹھی کا مالک بن سکے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ دونوں اس لئے باہر کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اندر بند جگہوں پر گیس کے اثرات پوری طرح ختم ہو جائیں تو پھر وہ اندر جائیں۔

''یہ سب غیر ملکی تنظیموں کی داد و دہش ہوتی ہے۔ یہ صرف کلب کی کمائی نہیں ہے۔ آؤ۔ اب کافی وقت ہو گیا ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے اندرونی عمارت میں داخل ہو گئے۔ کوٹھی کافی وسیع و عریض تھی لیکن زیر استعمال ایریا چھوٹا تھا۔ باقی تمام کمرے لاکڈ تھے۔ کچن میں دو عورتیں بے ہوش پڑی تھیں لیکن وہ دونوں اپنے لباسوں سے ملازمائیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے ایک مسلح آدمی بے ہوش پڑا نظر آ رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا

گیا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو کرسی اور دروازے کے درمیان قالین پر اوندھے منہ بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تیار ہو کر باہر جانے کے لئے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔

''میرے خیال میں یہی فرینک ہے''...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ یہ تیار ہونے میں مصروف تھا اور اس کا مسلح محافظ اس کے باہر آنے کے انتظار میں یہیں کھڑا رہا۔ وہ باہر آ جاتا تو پھر یہاں فائرنگ کرنا پڑتی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے فرینک کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

''اب رسی ڈھونڈنا پڑے گی''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اسے یہاں سے کار میں ڈال کر فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے۔ یہاں کسی بھی وقت مداخلت ہو سکتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اسے ہلاک نہیں کرنا کیونکہ ابھی کوئی چیز واضح نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ اسے دوبارہ بیہوش کر کے وہاں سے کسی اور جگہ ڈال دیں گے۔ ہلاک نہیں کریں گے اور خود ماسک میک اپ کر

لیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فرینک کو بے ہوشی کے عالم میں کار میں ڈال کر اس کوٹھی سے باہر آئے۔ کیپٹن شکیل نے گارڈ روم سے بڑے پھاٹک کو بند کیا اور خود چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر چھوٹا پھاٹک بھی بند کر دیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا تو صفدر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا، کار آگے بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے جہاں فورسٹارز نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بھی ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کرتے رہتے تھے اس لئے وہ فرینک کو یہاں لے آئے تھے۔ یہاں مستقل رہنے والا ملازم بھی انہیں اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ کار اندر لے آئے اور پھر ملازم کی مدد سے انہوں نے فرینک کو ٹارچنگ روم میں ایک راڈز والی کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا اور پھر انہوں نے ملازم کو باہر کا خیال رکھنے کا کہہ کر بھیج دیا۔ صفدر نے کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے سے گیس پسٹل اٹھانے کے ساتھ ساتھ اینٹی گیس کی بوتل بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لی تھی اس لئے اس نے جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی تو کیپٹن شکیل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تو صفدر نے چونک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''اسے ہوش میں لانے سے پہلے ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی''..... صفدر نے رکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر میک اپ روم میں جا کر ان دونوں نے میک اپ کئے۔ میک اپ مقامی ہی تھے۔ میک اپ سے مطمئن ہونے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر ٹارچنگ روم میں پہنچے تو فرینک راڈز میں جکڑا ہوا ویسے ہی کرسی پر موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ صفدر نے جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ فرینک کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل کو ہٹایا اور ڈھکن لگا کر اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن شکیل پہلے ہی ساتھ موجود دوسری کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد فرینک کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ ان میں تیزی آتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم سیدھا ہوا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس نے اس انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ اس جگہ کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ تم لوگ کون ہو۔ میں کہاں ہوں''..... فرینک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام فرینک ہے اور تم لائٹ کلب کے مالک اور جنرل

منیجر ہو''..... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ یہاں کیسے لایا گیا ہوں۔ میں تو اپنی رہائش گاہ پر تھا''..... فرینک نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام سعید ہے اور یہ میرا ساتھی ہے۔ اس کا نام کیپٹن ہے۔ ہم تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں۔ ہم نے تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں''..... صفدر نے کہا تو فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ کہیں تمہارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے تو نہیں''۔ فرینک نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

''تم نے یہ بات کیوں کی ہے''..... صفدر نے کہا۔

''اس لئے کہ مجھے گارڈ جیگر نے فون پر بتایا تھا کہ دو لمبے تڑنگے آدمی کار پر آئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں تو میں نے اسے کہہ دیا کہ انہیں کہو کہ وہ مجھ سے کلب میں آ کر ملیں اور اگر نہ ملیں تو میں ان کے چیف سے خود بات کر لوں گا۔ پھر جیگر نے کوئی مزید بات نہ کی۔ اس کے بعد میں تیار ہو کر کلب جانے کے لئے کمرے سے باہر جا رہا تھا کہ اچانک میرا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے اور تمہارے قدوقامت دیکھ کر اور تمہارے انداز سے تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اور یہ راڈز

والی کرسیاں اور خصوصی ٹارچنگ روم دیکھ کر میں نے یہی اندازہ لگایا ہے کہ تم دونوں کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے''...... فرینک نے خاصی ٹھوس وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اب تم چونکہ ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ تمہارے کلب میں دو یورپی نژاد لڑکیاں جو دیکھنے میں ٹوئن یعنی جڑواں لگتی تھیں آئیں اور کئی گھنٹوں تک تمہارے آفس میں رہیں۔ اس کے بعد وہ دونوں مقامی میک اپ میں واپس گئیں۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''اس حد تک تو درست ہے کہ دو ٹوئن لڑکیاں میرے پاس آفس میں بیٹھی رہیں اور پھر چلی گئیں۔ البتہ یہ غلط ہے کہ وہ میک اپ میں واپس گئیں''...... فرینک نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو فرینک۔ تم اس وقت موت اور زندگی کے دوراہے پر کھڑے ہو۔ ایک راستہ یہ ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں سے نکال دیا جائے گا اور تم کسی باغ میں بے ہوش پڑے ہوئے پولیس کو دستیاب ہو جاؤ گے لیکن بہرحال زندہ رہو گے۔ دوسرا راستہ موت کی طرف جاتا ہے۔ تم جھوٹ بولو گے اور ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش کسی ویرانے میں پھینک دیں گے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کون سا راستہ اختیار کرتے ہو''...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن اس کا کیا حل ہو گا کہ میں سچ بولتا رہوں اور تم اسے جھوٹ سمجھتے رہو اور آخرکار مجھے ہلاک کر دو''...... فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہیں اس کا حلف دیتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ تم سچ بولو گے تو ہمیں علم ہو جائے گا اور جھوٹ بولو گے تو ہمیں پھر بھی علم ہو جائے گا جیسے تم نے ابھی آدھی بات سچ کی ہے اور آخری آدھی بات جھوٹ۔ تم نے یہ بات سچ کی ہے کہ ٹوئن لڑکیاں تمہارے آفس میں موجود رہیں لیکن یہ بات جھوٹ کہی ہے کہ وہ میک اپ کئے بغیر واپس چلی گئی ہیں''...... صفدر نے جواب دیا تو فرینک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اب میں جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا''...... فرینک نے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ یہ دونوں لڑکیاں کون تھیں۔ کیوں تمہارے پاس بیٹھی رہیں۔ کیا چاہتی تھیں اور کیوں میک اپ کر کے واپس گئیں۔ ان کے بارے میں سب کچھ سچ بتا دو''...... صفدر نے کہا۔

''ایک شرط پر کہ میرا نام درمیان میں نہیں آئے گا کیونکہ یہ حکومتی ایجنسی کا معاملہ ہے۔ ان تک میرا نام پہنچ گیا تب بھی مجھے ہلاک کر دیا جائے گا''...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ تم کب اغوا کئے گئے ہو اور کہاں سے لائے گئے ہو۔ تمہارا نام ہمارے ذریعے کبھی

سامنے نہیں آئے گا“...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تو سنو۔ میرا تعلق یورپ کے ملک کاسبا سے ہے۔ کاسبا کی ایک سرکاری ایجنسی فارٹون کی نمائندگی میں یہاں پاکیشیا میں کرتا ہوں اور اس ایجنسی سے دو جڑواں بہنیں بھی متعلق ہیں۔ وہ اس ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہیں اور ان کا علیحدہ سیکشن ہے۔ انہیں ٹوئن سسٹرز کہا جاتا ہے اور انہوں نے ایسے ایسے مشنز مکمل کئے ہیں کہ انسان سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ دونوں آپس میں ہر وقت لڑتی رہتی ہیں لیکن اس لڑائی کے باوجود یہ اکٹھی رہتی ہیں اور اکٹھی ہی کام کرتی ہیں۔ یہ دونوں بے حد ذہین اور فعال ایجنٹس ہیں۔ بہرحال فارٹون کے سربراہ کی طرف سے مجھے حکم دیا گیا کہ ٹوئن سسٹرز ایک اہم مشن پر پاکیشیا آ رہی ہیں اور میں نے ان کی یہاں مکمل مدد کرنی ہے۔ میرا تو کام ہی یہی تھا۔ بہرحال وہ دونوں یہاں پہنچ گئیں۔ میرے آدمیوں نے ان کے لئے ایک کالونی میں کوٹھی کا انتظام کیا۔ وہ دونوں میرے آفس آ گئیں۔ وہ پہاڑی شہر کامبو کے سرکل ہاؤس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ خاص طور پر اس بارے میں کہ وہاں سپلائی کون کرتا ہے۔ میں نے معلوم کر کے انہیں بتایا کہ وہاں شراب اور لڑکیاں سپلائی کراؤن کلب کا مالک اور جنرل منیجر فریڈ کرتا ہے۔ ان کے کہنے پر میں نے فریڈ کو کال کیا اور اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے تفصیل بتانے سے یہ کہہ کر

انکار کر دیا کہ وہ اپنا مستقل دھندہ بند نہیں کرانا چاہتا۔ اس نے بتایا کہ وہاں کمانڈوز کو سپلائی کی جاتی ہے جن کا انچارج میجر حسن ہے اور اس کے تحت بیس کمانڈوز ہیں۔ وہاں ایک سرکاری لیبارٹری ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ابراہیم ہے“...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”سپلائی کے بارے میں تم نے معلومات کس سے حاصل کیں یا تمہیں ازخود پہلے سے معلوم تھا“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے تو اس سرکل ہاؤس کے بارے میں پہلی بار سنا تھا۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک آفسر جس کا نام میجر یوسف ہے، سے رابطہ کیا۔ اس نے بھاری رقم کے عوض یہ سب کچھ بتا دیا“...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس لیبارٹری کے بارے میں میجر یوسف نے بتایا تھا“۔ صفدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ ٹوئن سسٹرز کو اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات چاہئیں تھیں جہاں ایک اینٹی میزائل گن پر کام کیا جا رہا تھا۔ میجر یوسف نے بتایا کہ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کامبو میں سرکل ہاؤس کہلاتی ہے اور باقاعدہ ملٹری کمانڈوز اس کی حفاظت کرتے ہیں اور باقی تفصیلات بھی اسی میجر یوسف نے بتائیں“...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مگر یہ ٹوئن سسٹرز میک اپ کر کے وہاں سے واپس کیوں

گئیں۔ اس کی وجہ''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس میجر یوسف نے مجھے فون کر کے بتایا کہ کچھ لوگ ٹوئن سسٹرز کا فوٹو دکھا کر ان کے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں۔ اسے کوسی کلب کے سپروائزر نے یہ بات بتائی تھی۔ میں نے ٹوئن سسٹرز کو بتا دی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے مقامی میک اپ کر کے واپس جائیں گی۔ چنانچہ میں نے انہیں ماسک میک اپ باکس مہیا کر دیا اور وہ مقامی میک اپ کر کے واپس چلی گئیں''...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ ٹوئن سسٹرز کہاں ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے آفس سے جانے کے بعد میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے''...... فرینک نے جواب دیا۔

''ان کی کوٹھی کا نمبر اور ایڈریس کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا تو فرینک نے بتا دیا۔

''وہاں کا فون نمبر کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا تو فرینک نے فون نمبر بھی بتا دیا تو صفدر نے سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا اور مسلسل گھنٹی بجنے کے بعد فون خود بخود بند ہو گیا تو صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اوکے۔ ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ ہمارے بارے میں ٹوئن سسٹرز تک کوئی بات نہ پہنچے''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ مجھے اپنی زندگی زیادہ عزیز ہے''...... فرینک نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اچانک اپنا ایک بازو گھمایا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے فرینک کی کنپٹی پر پڑا اور فرینک کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکلی۔ ابھی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ صفدر کا بازو دوسری بار گھوما اور پہلی ضرب کے عین اوپر دوسری ضرب پڑی اور اس بار فرینک کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی اور نہ صرف گردن بلکہ پورا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''آؤ۔ اب ملازم کو کہہ کر اسے کسی ویران جگہ پر پھنکوا دیں گے''...... صفدر نے مڑ کر کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے کاما ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین بیٹھی تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر موگی ہاتھ میں ایک باتصویر رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس وقت صبح کا وقت تھا اور ہر طرف خوشگوار سا اجالا پھیلا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ کاما ایک پہاڑی کے دامن میں واقع قصبہ تھا اس لئے کاما تک میدانی علاقہ تھا۔ البتہ کاما کے بعد پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا اس لئے وہاں موجود سڑکیں تنگ تھیں اور ان میں جگہ جگہ تنگ اور خطرناک موڑ تھے لیکن اس وقت ٹوئن سسٹرز جس سڑک پر جا رہی تھیں وہ کشادہ اور ہموار تھیں۔

"ایسی کون سی تصویر تمہیں پسند آ گئی ہے کہ مسلسل اسے دیکھے جا رہی ہو"...... جولین نے اچانک موگی کی طرف رخ کر کے ہوئے کہا۔

"جدید فیشن پر مبنی رسالہ ہے لیکن جنہیں جدید کا نام دیا گیا ہے وہ انتہائی اوٹ پٹانگ لباس ہیں"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے نزدیک تو جدت کا مطلب اور ہے"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو موگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کم سے کم لباس کو ہی تم جدید کہتی ہو۔ مکمل لباس تمہارے نزدیک کسی بھی انداز کا ہو جدید ہو ہی نہیں سکتا"۔ جولین نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ اپنی بات مجھ پر ٹھونس رہی ہو۔ تم خود اس معاملے میں مکمل جاہل ہو۔ مکمل جاہل"...... موگی نے چلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کیسے جاہل ہوں۔ میں تو کہتی ہوں کہ عریانی پسماندگی ہے۔ مکمل لباس جدت ہے۔ بچہ مکمل طور پر عریاں پیدا ہوتا ہے پھر شعور اسے لباس پہناتا ہے اور جیسے جیسے وہ باشعور ہوتا جاتا ہے اس کا لباس مکمل ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ تمہارا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ تم عریانی کو جدت کہتی ہو"...... جولین نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اس وقت مکمل لباس کس نے پہن رکھا ہے۔ بولو۔ میں نے یا تم نے۔ بولو''...... موگی نے کہا۔

''ہم دونوں نے، کیونکہ ہم کسی فیشن شو میں نہیں جا رہیں۔ یقیناً کسی فیشن شو میں تم جاتی تو کبھی مکمل لباس پہن کر نہ جاتی''۔ جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی۔ تم بتاؤ کیا تم نے ساکس پہنی ہوئی ہیں۔ بولو''...... موگی نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ ساکس مجھے مجبوراً پہننا پڑیں تو پہنتی ہوں ورنہ نہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... جولین نے کہا۔

''میں نے ساکس پہنی ہوئی ہیں اس لئے میرا لباس مکمل ہے۔ تمہارا نہیں۔ تم اب بولو مکمل لباس میں نے پہن رکھا ہے یا تم نے''...... موگی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو جولین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''واہ۔ کیا کہنے تمہارے مکمل لباس کے''...... جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ ساکس لباس میں شامل نہیں ہیں کیا۔ بولو''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہیں۔ مگر بوڑھی عورتوں کے لئے اور تم میری نظر میں بوڑھی ہو چکی ہو۔ عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ سوچ کے لحاظ سے''۔ جولین نے مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''بوڑھی تم خود ہو گی۔ میں تو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بھی نہیں ہوئی''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولین ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''تو تم ابھی آٹھ یوم کی بھی نہیں ہوئی۔ واہ''...... جولین نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار موگی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم مجھے تنگ نہ کیا کرو ورنہ کسی روز میرے ہاتھوں قبر میں اتر جاؤ گی''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تنگ نہ کروں تو تم اب تک پھیل کر بھینس بن چکی ہوتی اس لئے تمہیں میرا مشکور رہنا چاہئے۔ تم میری وجہ سے سمارٹ ہو''۔ جولین نے کہا۔

''اور تمہارا اپنا کیا حال ہے۔ نجانے کیا الا بلا کھاتی رہتی ہو اور ہر روز تمہارے جسم پر چربی کی نئی تہہ چڑھ جاتی ہے''...... موگی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو بڑی کنٹرولڈ غذا کھاتی ہوں۔ تم نجانے کیا کھاتی ہو کہ ہر طرف سے پھیلتی چلی جا رہی ہو۔ اب تمہارے لئے زیادہ چلنا بھی محال ہو جاتا ہے''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو تیزی سے موڑا تو کار قصبے کی حدود میں داخل ہو گئی۔

''بس۔ بس۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب مزید کوئی لفظ کہا تو میں تمہیں اٹھا کر چلتی کار سے باہر پھینک دوں گی۔ سمجھیں''...... موگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو"..... جولین نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو موگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کار قصبے کے اندر موجود ایک سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد وہ سڑک پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ کر ختم ہو گئی لیکن بائیں طرف ایک اور چھوٹی اور تنگ سڑک پہاڑیوں میں جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جولین نے کار بائیں طرف کو موڑ دی اور پھر کچھ دور جا کر اس نے کار کو ایک اونچی چٹان کے نیچے روک دیا۔

"پوری طرح تیار ہو نا"..... جولین نے خاموش بیٹھی ہوئی موگی سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ چلو"..... موگی نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولین نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر گئی۔ دوسری طرف سے موگی بھی نیچے اتری اور پھر وہ دونوں دائیں طرف ایک پہاڑی غار کی طرف اس انداز میں بڑھتی چلی گئیں کہ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر چلی جا رہی ہوں۔ غار میں داخل ہوتے ہی جولین نے جیب سے ایک پنسل نما ٹارچ نکالی اور دوسرے لمحے غار میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ عام سی قدرتی غار تھا جو آگے جا کر بند ہو جاتا تھا لیکن ٹارچ کی تیز روشنی میں غار میں انسانی قدموں کے اور کسی بڑی ٹرالی کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ یہ وہ راستہ تھا جس راستے سے کراؤن کلب کا فریڈ سرکل ہاؤس میں

شراب اور لڑکیاں بھجوایا کرتا تھا۔ جہاں غار ختم ہوا وہاں جولین نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ دائیں ہاتھ پر کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری اور پھر ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی بڑا پھاٹک کھلا ہو اور اس کے ساتھ ہی ایک اور غار دائیں طرف نظر آنے لگا۔ جولین اور اس کے بعد موگی اس غار میں داخل ہوئیں اور پھر یہ غار جو انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا نظر آ رہا تھا گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ آخر میں جا کر وہ گھوم کر آگے بڑھیں اور پھر ایک پختہ دیوار نے راستہ مسدود کر دیا۔

"اب تیار ہو جاؤ۔ میں پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں گی۔ پھر ہم اندر جا کر سب کا خاتمہ کر دیں گی۔ اس کے بعد لیبارٹری کا راستہ کھول کر اندر داخل ہوں گی اور میزائل گن اور اس کا فارمولا لے کر واپس آئیں گی"..... جولین نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولین نے ہاتھ میں موجود ریموٹ کنٹرول نما آلے کا ایک اور بٹن دبایا تو ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور وہاں ایک راہداری ٹارچ کی روشنی میں نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

جولین نے ریموٹ کنٹرول نما آلہ واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک لمبی نال والا پسٹل نکال لیا۔ اس نے پسٹل کا رخ اس

راہداری کی طرف کر کے یکے بعد دیگرے چار بار ٹریگر دبا دیا۔ چار سرخ رنگ کے کیپسول نکل کر راہداری میں گرتے چلے گئے اوراس کے ساتھ ہی راہداری میں سرخ رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ جولین اور موگی دونوں نے سانس روک رکھے تھے۔ دھواں چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔ وہ دونوں سانس روکے کچھ دیر کھڑی رہیں پھر دونوں نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ جب کوئی واضح اثرات محسوس نہ ہوئے تو انہوں نے بے اختیار طویل سانس لئے اور پھر جولین نے گیس پسٹل کو جیب میں ڈال اور دوسری جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ موگی نے پہلے ہی مشین پسٹل جیب سے نکال لیا تھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

راہداری آگے جا کر مڑی اور پھر اس کا اختتام ایک برآمدے میں ہوا جہاں چار افراد اس طرح فرش پر پڑے ہوئے تھے جیسے اچانک چلتے چلتے گر گئے ہوں۔ انہیں دیکھ کر جولین اور موگی دونوں دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ آگے بڑھیں۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی جولین اور موگی دونوں چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گریں اور پھر اس طرح تڑپنے لگیں جیسے ان کی جان جسم سے علیحدہ ہو رہی ہو اور پھر وہ دونوں ساکت ہو گئیں۔ ان کے ساکت ہوتے ہی ان سے دس

پندرہ فٹ کے فاصلے پر دو افراد جن کے منہ پر باقاعدہ گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں مشین پسٹل اٹھائے دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جہاں جولین اور موگی دونوں ساکت پڑی ہوئی تھیں۔

دونوں افراد نے کمانڈوز کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور ان دونوں کے ہاتھوں میں جدید انداز کے مشین پسٹلز تھے۔ قریب آ کر ان دونوں نے ایک بار پھر مشین پسٹلز جولین اور موگی کی طرف سیدھے کئے۔ وہ شاید حتمی طور پر تسلی کر کے ان کو مزید گولیاں مارنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے ساکت پڑی ہوئی جولین اور موگی دونوں یکلخت اس طرح تڑپیں جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسم پلک جھپکنے میں ہوا میں اٹھے اور دونوں کمانڈوز اچھل کر دھماکوں سے پشت کے بل فرش پر جا گرے۔ دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹلز نکل کر برآمدے کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گر گئے تھے۔ جولین اور موگی دونوں انہیں ضربات لگا کر ہوا میں ہی قلابازیاں کھا گئیں اور دونوں کمانڈوز کے سینوں پر ضربات پوری قوت سے پڑیں اور دونوں کے جسموں نے اس طرح جھٹکے کھائے جیسے دونوں اطراف سے ان کے جسموں کو جھٹکے دیئے جا رہے ہوں لیکن پہلی ضرب کھا کر دونوں نے جیسے ہی اچھل کر پیر فرش پر ٹکائے دونوں کمانڈوز کے نچلے جسم یکلخت گھومے اور جولین اور موگی دونوں

ٹانگوں پر اچانک اور زوردار ضربیں کھا کر چیختی ہوئیں اچھل کر گریں ہی تھیں لیکن ان سے پہلے کہ دونوں کمانڈوز انہیں گرا کر اٹھتے دونوں بہنوں نے ایک بار پھر قلابازیاں کھائیں اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹلز نے گولیاں اگلیں اور تڑپ کر اٹھتے ہوئے دونوں کمانڈوز نیچے گرے اور انہوں نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی دونوں کمانڈوز ساکت ہو گئے۔

"تم ٹھیک ہو موگی"..... جولین نے مڑ کر موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری فکر تھی کیونکہ تم مجھ سے آگے تھی"..... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اچھا ہے تم نے میری پیروی کر دی۔ اس طرح تمہاری جان بچ گئی"..... جولین نے کہا۔

"تمہاری پیروی۔ کیا مطلب۔ میں نے تو فرنٹ فائٹ کے اصول کے تحت چیخ مار کر اپنے آپ کو اس انداز میں گرا دیا تھا جیسے میں ہٹ ہو گئی ہوں تاکہ وہ مزید فائرنگ بھی نہ کر سکیں اور سامنے بھی آ جائیں۔ میں نے تمہاری پیروی نہیں کی اور کرتی کیوں۔ کیا مجھے فائٹس کے اصول معلوم نہیں ہیں"..... موگی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس اصول پر پہلے میں نے عمل کیا ہے۔ تم نے نہیں۔ بہرحال آگے چلیں۔ ہو سکتا ہے کہ اور بھی ایسے لوگ ہوں جنہوں نے گیس ماسک لگا رکھے ہوں"..... جولین نے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

"اور ہوتے تو وہ بھی سامنے آ جاتے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں دو کمانڈوز کی ڈیوٹی تھی اس لئے انہوں نے باقاعدہ گیس ماسک پہن رکھے تھے ورنہ یہ برآمدے میں جو کمانڈوز پڑے ہیں انہوں نے صرف یونیفارم تو پہن رکھی ہے لیکن گیس ماسک نہیں پہن رکھے ورنہ یہ بھی ڈیوٹی پر ہوتے تو قانوناً گیس ماسک لازماً پہن رکھے ہوتے"..... موگی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم زیادہ عقلمند ہو لیکن آگے چلو۔ ہم نے سارے حصوں کو چیک کرنا ہے"..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ لیکن عقل کے بغیر عقلمندوں والی باتیں کرنے کا تمہیں بہت شوق ہے۔ ہونہہ"..... موگی نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پورے سرکل ہاؤس کا راؤنڈ لگانے کے بعد وہ دونوں اس نتیجے پر پہنچ گئیں کہ اس وقت سرکل ہاؤس میں موجود تمام کمانڈوز بے ہوش پڑے ہیں۔ البتہ گیس ماسک پہنے ہوئے دونوں کمانڈوز ہلاک ہو چکے تھے۔ وہ ان ٹوئن سسٹرز کے عام سے داؤ میں آ گئے تھے کہ فائر کرتے ہی دونوں نے اس طرح چیخ مار کر اپنے آپ کو نیچے گرا دیا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو

گئیں۔ کمانڈوز یہی سمجھ بیٹھے کہ وہ دونوں ہٹ ہو کر ہلاک ہو چکی ہیں۔ گو انہوں نے کمانڈوز کی ٹریننگ کے تحت قریب آ کر ان پر دوبارہ فائر کھولنا چاہا لیکن یہ دونوں ٹوئن سسٹرز جانتی تھیں کہ یہ ایسا ہی کریں گے اس لئے فائرنگ سے پہلے وہ حرکت میں آ گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی جگہ دونوں کمانڈوز ہلاک ہو گئے۔ غلطی ان کمانڈوز سے ہوئی کہ انہوں نے ٹوئن سسٹرز کے دیئے ہوئے ڈاج پر یقین کر لیا اور ان کے قریب آ کر دوبارہ فائرنگ کرنے کا سوچا حالانکہ اگر وہ وہیں سے دوبارہ فائر کھول دیتے جہاں سے انہوں نے پہلے فائرنگ کی تھی تو یہ دونوں لازماً ہلاک ہو جاتیں اور ان کا ڈاج ان کے خلاف استعمال ہو جاتا لیکن کمانڈوز ان کے ڈاج میں آ گئے اور ان کی بجائے خود ہلاک ہو گئے۔

''اب ان کا خاتمہ کرنا ہے یا پہلے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے''۔ موگی نے جولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ عقب محفوظ ہو جائے۔ اس کے بعد آگے بڑھیں گے''...... جولین نے کہا۔

''لیکن یہ لوگ تو طویل عرصے تک بے ہوش پڑے رہیں گے۔ جو گیس تم نے استعمال کی ہے وہ چھ گھنٹوں سے پہلے کسی کو ہوش میں نہ آنے دے گی۔ پھر کیا ضرورت ہے اس طرح کے قتل عام کی''...... موگی نے کہا۔

''احمق مت بنو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ عام لوگ

نہیں ہیں۔ یہ وقت سے پہلے بھی ہوش میں آ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک بھی ہوش میں آ گیا تو پوری فوج سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... جولین نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ تم اب واقعی عقلمند ہو گئی ہو''۔ موگی نے شاید پہلی بار جولین کی بات فوراً تسلیم کر لی تھی لیکن ساتھ ہی اس نے طنزیہ فقرہ بھی جوڑ دیا تھا۔

''شکر ہے تمہاری سمجھ میں کوئی بات تو آئی''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ایک بار پھر انہوں نے پورے سرکل ہاؤس کا راؤنڈ لگایا اور وہاں موجود تمام افراد کو مشین پسٹل کی مدد سے بے ہوشی کے دوران ہی نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ انہوں نے پوری طرح تسلی کر لی کہ کوئی بے ہوش کمانڈو زندہ تو نہیں رہا۔

''مشین پسٹل میں نیا میگزین بھر لو۔ اب ہم نے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے''...... جولین نے کہا۔

''تم وہاں بھی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو تاکہ اطمینان سے مشن مکمل ہو سکے''...... موگی نے کہا۔

''ہاں۔ میں ایسا ہی کروں گی''...... جولین نے کہا تو موگی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے جولین نے اس کی بات مان کر اسے بہت بڑی فتح دلا دی ہو۔ پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھ گئیں جہاں لیبارٹری اور سرکل ہاؤس کے درمیان ایک دیوار تھی جسے

لیبارٹری کی طرف سے کھولا جا سکتا تھا لیکن فریڈ نے انہیں بتایا
کہ اس دیوار سے ہٹ کر بھی ایک اور تنگ سا راستہ ایسا تھا جو
سرکل ہاؤس کی طرف سے کھولا جا سکتا تھا اور اس راستے سے
لڑکیوں کو اور شراب کی ٹرالیاں لیبارٹری میں بھجوائی جاتی تھیں۔
جولین اور موگی کو معلوم تھا کہ اے ایم گن کے بارے میں زیادہ
معلومات انچارج ڈاکٹر ابراہیم کو ہی ہوں گی اس لئے ان کا
پروگرام تھا کہ وہ ڈاکٹر ابراہیم کو ہوش میں لا کر اس سے نہ صرف
زبردستی مطلوبہ گن حاصل کریں گی بلکہ اس گن کا فارمولا بھی حاصل
کر کے ڈاکٹر ابراہیم کو ہلاک کر کے وہ خاموشی سے نکل جائیں گی۔
اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں اس راستے کی طرف بڑھتی
چلی گئیں جہاں سے وہ لیبارٹری میں داخل ہو سکتی تھیں۔ یہ راستہ
ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش سے جاتا تھا۔ انہیں اس فرش کو
ہٹانے کے بارے میں معلوم تھا۔ چنانچہ وہ اس کمرے میں جا کر
اور راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گئیں۔ دوسری طرف ایک طویل
راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔

''آؤ''..... جولین نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل سے
موگی کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''گیس فائر کر دو''..... موگی نے آہستہ سے کہا۔

''ابھی نہیں۔ کچھ اندر جا کر تا کہ پوری لیبارٹری میں گیس پھیل
سکے''..... جولین نے بھی آہستہ سے کہا اور موگی نے اس طرح

ہونٹ بھینچ لئے جیسے جولین نے اس کی بات نہ مان کر کوئی بڑا جرم
کیا ہے لیکن موگی بہن ہونے کی وجہ سے اسے کچھ کہہ نہ سکتی ہو۔
وہ دونوں بڑے محتاط انداز میں قدم بڑھاتی آگے بڑھی چلی جا رہی
تھیں کہ اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے
ساتھ ہی جولین اور موگی دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے
جسموں سے توانائی مکمل طور پر غائب ہو گئی ہو اور وہ دونوں ریت
کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر گرتی چلی گئیں۔ ان
کے ہاتھوں میں موجود گیس اور مشین پسٹلز بھی نیچے فرش پر گر گئے
تھے۔ پھر ان دونوں کے ذہنوں پر بھی تاریک چادریں پھیلتی چلی
گئیں اور آخری احساس جو ان کے ذہنوں میں ابھرا وہ آخر کار
ہٹ ہو جانے کا تھا۔

ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا انچارج ادھیڑ عمر ڈاکٹر ابراہیم اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ڈاکٹر ابراہیم''...... ڈاکٹر ابراہیم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر سلامت بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ آپ فوراً سب وے تھری میں پہنچیں''...... دوسری طرف سے کسی نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ابراہیم بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا ہے وہاں۔ کھل کر بات کرو۔ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے وہاں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ وہاں دو نوجوان لڑکیاں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی

ہیں۔ ان کو سب وے تھری کی چھت میں موجود سٹار ریز کے آلے نے چیک کیا اور ان کے پاس حفاظتی آلہ نہ ہونے کی وجہ سے ان پر سٹار ریز فائر ہو گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ مجھے ورکشاپ میں اطلاع ملی تو میں نے فوراً آ کر چیک کیا۔ میں اس وقت وہیں سب وے تھری میں موجود ہوں اور اپنے سیل فون سے آپ کو کال کر رہا ہوں''...... ڈاکٹر سلامت نے جو لیبارٹری کا مشینری انچارج تھا، تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دو لڑکیاں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی روحیں ہیں جو آسمان سے ٹپک پڑی ہیں۔ کیا تم نشے میں ہو یا سو رہے ہو''...... ڈاکٹر ابراہیم نے غصے میں قدرے چیختے ہوئے کہا۔

''سر۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حقیقت ہے۔ آپ خود آ کر دیکھ لیں''...... ڈاکٹر سلامت نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کو کریڈل پر پٹخ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اگر اس ڈاکٹر سلامت نے کوئی مذاق کیا ہے تو میں اس کا حشر کر دوں گا۔ نانسنس۔ لڑکیاں کہاں سے آ گئیں بند لیبارٹری میں۔ نانسنس''...... ڈاکٹر ابراہیم نے مڑ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری میں پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں واقعی فرش پر دو نوجوان لڑکیاں اس

انداز میں فرش پر پڑی تھیں جیسے اچانک ان کے جسموں سے توانائی سلب ہو گئی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ سٹار ریز کے انسانی جسم پر ایسے ہی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہاں دبلا پتلا ڈاکٹر سلامت اور اس کے دو اسسٹنٹس بھی موجود تھے۔

”یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کہاں سے آ گئیں۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مذاق کر رہے ہو یا پھر تم نے زیادہ پی لی ہے“۔ ڈاکٹر ابراہیم کے لہجے میں حیرت کی شدت نمایاں تھی۔

”میرا خیال ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں سرکل ہاؤس کی طرف سے آئی ہیں کیونکہ میں نے چیک کیا ہے کہ درمیانی دیوار کو کھولا گیا تھا۔ پھر وہ خود بخود بند ہو گئی“...... ڈاکٹر سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے کہ میجر حسن بغیر ہمیں اطلاع دیئے خود ہی دیوار کھول کر ان لڑکیوں کو بھیجے۔ یہ سب غلط ہے۔ کوئی اور چکر چل رہا ہے“...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

”تو اب کیا حکم ہے۔ انہیں گولی مار دی جائے اور پھر ان کی لاشیں سرکل ہاؤس واپس پہنچا دی جائیں“...... ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

”پہلے انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ ہو گی پھر میجر حسن کو بلا کر ان دونوں کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ہم سائنس دان ہیں۔ قصاب نہیں ہیں کہ بے ہوش پڑی ہوئی جوان لڑکیوں کو

مار دیں۔ انہیں زیرو روم میں پہنچاؤ۔ وہاں انہیں ہوش میں لا کر ہم پھر ان سے معلومات حاصل کریں گے“...... ڈاکٹر ابراہیم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو وہاں موجود ڈاکٹر سلامت کے دونوں اسسٹنٹس نے آگے بڑھ کر ایک ایک لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

”یہ گیس پسٹل بھی ہے اور مشین پسٹل بھی۔ یہ شاید ان کے ہاتھوں میں تھے جو سٹار ریز فائر ہونے پر ان کے ہاتھوں سے نکل کر نیچے فرش پر گر گئے“...... ڈاکٹر سلامت نے دو مشین پسٹلز اور ایک گیس پسٹل کو فرش سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ کسی غلط سوچ کے تحت اندر داخل ہوئی ہیں۔ اوہ۔ ڈاکٹر سلامت۔ تم انہیں زیرو روم میں لے جا کر رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آؤ۔ میں آفس جا کر سپیشل فون پر میجر حسن سے بات کرتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا اور کیوں ہوا“۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

”یس سر“...... ڈاکٹر سلامت نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم سر ہلاتا ہوا واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ دفتر پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود سپیشل فون اٹھا کر میز پر رکھا۔ اس کے ساتھ منسلک تار کو ساتھ ہی دیوار میں موجود ایک ساکٹ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر بٹن آن کر دیا تو فون کے اوپر والے حصے پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس بلب

کے جلنے کا مطلب تھا کہ سپیشل فون آن ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ڈاکٹر ابراہیم نے کریڈل دبا کر لائن منقطع کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ایک بار پھر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی رزلٹ وہی پہلے والا ہی سامنے آیا تو ڈاکٹر ابراہیم نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ آج نجانے کیسا دن ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں لڑکیاں کرسیوں پر بندھی ہوئی بیٹھی تھیں۔ ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش تھیں۔ ان کے سامنے کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ڈاکٹر سلامت موجود تھا۔ وہ ڈاکٹر ابراہیم کے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''سرکل ہاؤس سے کوئی فون ہی رسیو نہیں کر رہا۔ میں نے تین بار کال کی ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

''آپ اگر اجازت دیں تو میں یہ دیوار کھول کر سرکل ہاؤس جا کر وہاں سے معلومات حاصل کروں کیونکہ مجھے کوئی بڑی گڑبڑ ہونے کا احساس ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے اور یہاں اہم ترین دفاعی آلے پر کام ہو رہا ہے لیکن ابھی تم یہاں ٹھہرو تاکہ پہلے ان سے ان کا حدود اربعہ معلوم کر لیں۔ پھر ایک ہی بار راستہ کھولنا تاکہ انہیں میجر حسن کے حوالے کیا جا سکے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''یس سر۔ جیسے آپ کا حکم''...... ڈاکٹر سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب انہیں ہوش میں لاؤ۔ اینٹی سٹار ریز کے ذریعے''۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''یس سر۔ میں پہلے ہی لے آیا ہوں''...... ڈاکٹر سلامت نے کہا اور پھر جیب سے ایک ٹارچ سی نکالی اور اس کا رخ کرسی پر بندھی ہوئی بے ہوش لڑکیوں کی طرف کر کے اس نے ٹارچ کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹارچ میں سے زرد رنگ کی روشنی نکل کر ایک لڑکی پر پڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر سلامت نے ٹارچ کا رخ پھیرا اور ٹارچ کی روشنی دوسری لڑکی پر ڈال دی۔ چند لمحوں تک روشنی ڈالنے

کے بعد اس نے ٹارچ کا بٹن بند کر کے اسے آف کیا اور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں یہ دونوں ہوش میں آ جائیں گی"۔ ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

"یہ دونوں مقامی لڑکیاں ہیں لیکن"..... ڈاکٹر ابراہیم نے ان دونوں لڑکیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا سر"..... ڈاکٹر سلامت نے چونک کر پوچھا۔

"ان سے ملنے والا اسلحہ بتا رہا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لڑکیاں ہیں اور یہ کسی خاص مقصد کے لئے یہاں کسی پراسرار طریقے سے پہنچ گئی ہیں۔ ہمیں ان سے سب کچھ معلوم کرنا ہے لیکن"..... ڈاکٹر ابراہیم نے ایک بار پھر لیکن کے لفظ کے بعد رکتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا سر"..... ڈاکٹر سلامت نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"لیکن کیا یہ ہمیں سب کچھ بتا دیں گی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے میجر حسن کو یہاں کال کر لینا چاہئے تھا"..... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر انہوں نے کچھ نہ بتایا تو مجھے معلوم ہے کہ ایسی لڑکیوں کو کیسے سیدھا کیا جاتا ہے۔ دو تین دھمکیوں میں ہی یہ دونوں سیدھی ہو جائیں گی"..... ڈاکٹر سلامت نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ انہیں ہوش آ رہا ہے"..... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا تو ڈاکٹر سلامت بھی فوراً ان دونوں لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ دونوں لڑکیوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نظر آنے لگ گئے تھے اور پھر ان دونوں کے جسم یکلخت تن گئے اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک ان کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسیوں سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ ہم کہاں ہیں"..... ایک لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر ابراہیم ہے اور یہ ہیں ڈاکٹر سلامت۔ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ تم دونوں کون ہو اور کیسے اس لیبارٹری میں داخل ہوئیں"..... ڈاکٹر ابراہیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم بے ہوش کیسے ہو گئیں۔ کیا ہوا تھا ہمیں"..... ایک لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں لیبارٹری میں سیکورٹی کی غرض سے اور اس لئے کہ کوئی غلط آدمی اندر نہ آ سکے۔ ہم نے لیبارٹری کی ہر راہداری، ہر ہال اور ہر کمرے میں ریڈ سٹار ریز کے فائرنگ کرنے والے آلات نصب کر رکھے ہیں اور یہاں کے ہر آدمی کے پاس ایسا آلہ موجود ہوتا ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے اس پر ریڈ سٹار ریز اثر نہیں کر

سکتیں۔ اس طرح کوئی اجنبی آدمی کسی صورت بھی اندر داخل نہ ہو سکتا اور اگر داخل ہو جائے تو ریڈ سٹار ریز کی فائرنگ سے وہ بے حس اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ گو اس لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے مجھے آٹھ سال گزر چکے ہیں لیکن یہ ریڈ ریز والا کام پہلی بار ہوا ہے۔ تم دونوں کہاں سے لیبارٹری میں داخل ہوئی تھیں اور تمہارے پاس خطرناک اسلحہ بھی تھا۔ کیوں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''کیا یہ وہی لیبارٹری ہے جس میں میزائل گن پر کام ہو رہا ہے''...... ایک لڑکی نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم اور ڈاکٹر سلامت دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''تم۔ تم کون ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ رپورٹ ملی تھی کہ اس لیبارٹری میں کراؤن کلب کا مالک اور جنرل منیجر فریڈ لڑکیاں اور شراب کسی خفیہ راستے سے سرکل ہاؤس میں پہنچاتا ہے۔ لڑکیاں تو مخبر کے مطابق کمانڈوز تک محدود رہتی تھیں جبکہ شراب یہاں بھجوائی جاتی ہے۔ ہم اس معاملے کی انکوائری کے لئے خفیہ طور پر یہاں پہنچیں لیکن ہم پر کوئی ریز اچانک فائر ہو گئی اور ہم بے ہوش ہو گئیں لیکن ہم نے مکمل طور پر بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے ہیڈکوارٹر کو کاشن دے دیا تھا اور جیسے ہی کاشن چیک

حکومت کی آدھی سے زیادہ مشینری یہاں پہنچ جائے گی''...... ایک لڑکی نے کہا۔

''تم بکواس کر رہی ہو۔ تم غلط کہہ رہی ہو۔ تم ہمارے دشمنوں کی ایجنٹس ہو اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو ورنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا۔ میرا نام ڈاکٹر سلامت ہے۔ سمجھیں''...... ڈاکٹر سلامت نے اپنے طور پر بڑے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے انداز میں کہا لیکن اس کے لہجے کے کھوکھلے پن نے ان لڑکیوں پر تو جو اثر کیا ہو گا سو کیا ہو گا، ڈاکٹر ابراہیم کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے ڈاکٹر سلامت نے دھمکی دینے کی بجائے کوئی مذاق کیا ہے۔

''تم پہلے اپنا نام بتاؤ''...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''میرا نام جولین ہے اور یہ میری ٹوئن سسٹرز ہے موگی''۔ ایک لڑکی نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم اور ڈاکٹر سلامت دونوں چونک پڑے۔

''ٹوئن سسٹرز۔ لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئیں۔ بس یہ بتا دو۔ اس کے بعد ہم تمہیں کمانڈوز کے حوالے کر کے اپنا کام شروع کر دیں گے۔ پہلے ہی تمہاری وجہ سے ہمارے کام کا ہرج ہوا ہے''۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''میجر حسن نے ہمیں یہاں بھجوایا تھا تاکہ ہم یہاں خاموشی سے انکوائری کر سکیں''...... جولین نے کہا۔

''یہ بکواس کر رہی ہے سر۔ آپ جائیں میں خود ان سے نمٹ

لوں گا''...... ڈاکٹر سلامت نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ
ہی وہ اٹھ کر اس طرح ان کی طرف بڑھا جیسے وہ جولین کے منہ
تھپڑ مارنا چاہتا ہو لیکن جیسے ہی وہ موگی کے قریب پہنچا تاکہ اسے
کراس کر کے جولین تک پہنچ سکے کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر پیچھے
کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ابراہیم پر آ گرا اور پھر پلٹ کر نیچے
گرا۔ ڈاکٹر ابراہیم چیختا ہوا الٹ کر کرسی سمیت نیچے فرش پر گرا
تھا۔ ڈاکٹر ابراہیم کو ایک لمحے کے لئے تو یوں محسوس ہوا جیسے اس
کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں لیکن پھر ڈاکٹر سلامت کے حلق
سے نکلنے والی چیخ نے اسے ہوش دلایا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے
اٹھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس نے اس لڑکی موگی کو اپنے اوپر جھکے
دیکھا اور پھر اس کی پسلیوں پر زور دار ضرب لگی اور ڈاکٹر ابراہیم کو
یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق میں پتھر بن کر رہ گیا
ہو۔ پھر نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ اچانک جیسے بڑے نالے کے
سامنے پتھر آ جانے سے نالے کا بہاؤ رک جاتا ہے اور پھر پتھر ہٹ
جانے کی وجہ سے نالہ اپنی پوری قوت سے بہنے لگتا ہے اس طرح
اس کا رکا ہوا سانس جیسے ہی بحال ہوا اسے یوں محسوس ہوا جیسے
یکلخت وہ ہلکا پھلکا ہو گیا ہو۔ اس کے کاندھوں پر موجود ٹنوں کے
حساب سے بوجھ اتر گیا ہو لیکن شعور جاگتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک
پڑا کہ وہ ایک کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے ڈاکٹر
سلامت کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی جس

کا نام موگی تھا، وہاں موجود تھی جبکہ دوسری لڑکی جس نے اپنا نام
جولین بتایا تھا وہ موجود نہیں تھی۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم تو رسیوں میں بندھی ہوئی تھی۔ یہ
رسیاں کیسے کھل گئیں۔ کیا تم جادوگر ہو''...... ڈاکٹر ابراہیم نے پوری
طرح ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

''تم نے یہ رسیاں باندھی تھیں یا ڈاکٹر سلامت نے''...... موگی
نے پوچھا۔

''اس ڈاکٹر نے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... ڈاکٹر
ابراہیم نے کہا۔

''گانٹھیں انتہائی اناڑی پن سے دی گئی تھیں۔ ہمارے ہاتھ ان
گانٹھوں تک آسانی سے پہنچ گئے اور ہم نے رسیاں کھول لیں''۔
موگی نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دوسری لڑکی جولین اندر داخل
ہوئی۔

''کیا ہوا''...... موگی نے اس سے پوچھا۔

''اب اس لیبارٹری میں یہ ڈاکٹر ابراہیم زندہ رہ گیا ہے۔ باقی
سب کو میں نے ہلاک کر دیا ہے''...... جولین نے اس انداز میں کہا
جیسے وہ انسانوں کی بجائے کیڑے مکوڑوں کی بات کر رہی ہو۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر ابراہیم نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ کیا تم بہرے ہو۔

میں کہہ رہی ہوں کہ تمہاری لیبارٹری کے تمام سائنس دانوں اور ان کے اسسٹنٹس سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے''..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اتنی بڑی لیبارٹری میں پھیلے ہوئے سائنس دانوں اور ان کے معاونین کو تم اکیلی عورت کیسے ہلاک کر سکتی ہو۔ پھر تمہارا اسلحہ تو ڈاکٹر سلامت کے پاس تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے تو ڈاکٹر سلامت کو بھی ہلاک کر دیا ہے''..... ڈاکٹر ابراہیم نے بات کرتے کرتے سامنے فرش پر ڈاکٹر سلامت کی لاش کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''اب بتاؤ ڈاکٹر ابراہیم کہ ایم گن کا فارمولا کہاں رکھا ہوا ہے اور یہ سن لو کہ میں بھی میزائل سائنس دان ہوں اس لئے مجھے ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا''..... جولین نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر ابراہیم کے سامنے رکتے ہوئے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''ایم گن۔ کیا مطلب۔ کیسی ایم گن۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ یہاں تو ایسی اٹیمک بیٹریاں بنائے جانے پر کام ہو رہا ہے جن کی مدد سے بجلی پیدا کی جا سکے''..... ڈاکٹر ابراہیم نے بڑے بھولے اور معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم ہٹ جاؤ۔ میں اس سے پوچھتی ہوں''..... موگی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس سے پوچھو۔ میں اس دوران اس کے

آفس اور باقی کمروں کی تفصیلی تلاشی لے لوں۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا''..... جولین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ کہاں ہے فارمولا''..... موگی نے آگے بڑھ کر یکلخت پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ابراہیم کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ابراہیم کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی۔

''تم۔ تم مجھے مار رہی ہو۔ تم۔ دو ٹکے کی عورت۔ میں اتنا بڑا سائنس دان ہوں۔ میں لیبارٹری انچارج ہوں۔ میں حکومت کا بہت بڑا افسر ہوں۔ تم۔ تم عورت ہو کر مجھے مار رہی ہو۔ مجھے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا''..... ڈاکٹر ابراہیم نے تھپڑ کھاتے ہی اس انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے اسے کسی طور پر بھی سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کوئی عورت بھی اسے مار سکتی ہے۔

''بتاؤ کہاں ہے فارمولا۔ بتاؤ''..... موگی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ ڈاکٹر ابراہیم کی دونوں آنکھوں پر رکھ کر اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کا دباؤ ڈاکٹر ابراہیم کی دونوں آنکھوں کے اختتام پر ڈالا تو پہلے چند لمحوں تک تو ڈاکٹر ابراہیم کے منہ سے عجیب سی خوں خوں کی آوازیں نکلتی رہیں پھر اس کا کرسی سے بندھا ہوا جسم اس طرح پھڑکنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے تو موگی نے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے ہٹائے۔ اس کے

ساتھ ہی ڈاکٹر ابراہیم کے حلق سے یکلخت اس طرح چیخیں نکلنے لگیں جیسے گلے میں خاصی تعداد میں چیخیں جمع ہو گئی تھیں جو اب یکے بعد دیگرے نکل رہی ہوں۔ ڈاکٹر ابراہیم کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ اس کے پورے جسم سے مسلسل گزر رہا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

''بولو۔ ورنہ''...... موگی نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی آنکھوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ب۔ ب۔ بتاتا ہوں۔ یہ ناقابل برداشت تکلیف ہے۔ مت دو یہ تکلیف۔ یہ غیر انسانی تکلیف ہے۔ بتاتا ہوں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''بتاؤ۔ بولو''...... موگی نے چیخ کر کہا تو ڈاکٹر ابراہیم نے اس طرح چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر کسی نے پوری آواز میں آن کر دیا ہو۔ جب وہ خاموش ہوا تو موگی نے اس سے سوالات کرنے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر میں ہی اس نے فارمولے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا۔ چند لمحوں بعد جولین اندر داخل ہوئی۔

''میں نے پوری لیبارٹری چھان ماری ہے۔ ساری الماریاں اور سارے سیف دیکھ لئے ہیں لیکن حیرت ہے کہ فارمولے کی کوئی فائل یا سی ڈی موجود نہیں ہے۔ تم نے کچھ معلوم کیا ہے اس سے'' جولین نے کہا۔

''ہاں''...... موگی نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو آخری حربہ ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا اور اس کا ذہن ختم ہو جائے گا۔ ہم نے اس سے گن کے پارٹس اور گن کے استعمال کے بارے میں ابھی بہت کچھ معلوم کرنا تھا''...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''گن کو بھول جاؤ۔ گن اس فارمولے سے ہمارے سائنس دان خود ہی تیار کر لیں گے اور سب کچھ معلوم کر لیں گے ورنہ اس گن کے ساتھ ہمیں اس ملک سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا اس لئے صرف فارمولا ہی نکال کر لے جائیں گے''...... موگی نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فارمولے سے زیادہ اہم بنی بنائی گن ہو گی۔ فارمولا تو بنیادی خدوخال رکھتا ہے۔ اس پر مزید ریسرچ عملی طور پر ہوتی رہتی ہے اس لئے ہمیں گن اور اس کے پارٹس ساتھ لے جانے ہوں گے اور وہ میں لے جاؤں گی لیکن پہلے میں فارمولا لے آؤں۔ یہ تو شاید ختم ہو چکا ہے''...... جولین نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کرسی پر بیٹھے اور سر کو آگے کی طرف ڈھلکے ہوئے انداز میں رکھے ڈاکٹر ابراہیم کی طرف بڑھی۔ اس نے اس کے بال پکڑ کر اس کا سر اوپر کی طرف ایک جھٹکے سے اٹھایا تو ڈاکٹر ابراہیم کی بند آنکھیں آہستہ سے کھلیں لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک غائب ہو چکی تھی۔

"وہی ہوا۔ اس کا ذہن ختم ہو چکا ہے۔ اب اس کی موت لازمی ہو گئی ہے۔ میں نے اس سے مزید معلومات حاصل کرنی تھیں"...... جولین نے ڈاکٹر ابراہیم کے بال چھوڑتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر ابراہیم بغیر چیخے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے کامبو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ ان دونوں نے لائٹ کلب کے فرینک کو فورسٹارز کے ہیڈکوارٹر میں لا کر اس سے ٹوئن سسٹرز کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی اور فرینک نے اپنی زندگی کے وعدے پر انہیں بتا دیا تھا کہ ٹوئن سسٹرز یورپی ملک کاسابا کی سرکاری ایجنسی فارٹون کی سپر ایجنٹس ہیں اور وہ یہاں میزائل گن یا اس کے فارمولے کے حصول کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس کا اپنا تعلق بھی کاسابا کی اس سرکاری ایجنسی فارٹون سے ہے اور ٹوئن سسٹرز نے اس سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کامبو کے ایک مخصوص احاطے جسے سرکل ہاؤس کہا جاتا ہے سے ملحقہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔

سرکل ہاؤس میں ملٹری کے کمانڈوز رہتے ہیں جن کا انچارج

میجر حسن ہے لیکن اس کا کوئی تعلق لیبارٹری سے نہیں ہے۔ اس سرکل ہاؤس میں کراؤن کلب کا مالک فریڈ لڑکیاں اور شراب کی سپلائی بھجواتا رہتا ہے لیکن یہ کام خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کے لئے کوئی خفیہ راستہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن فرینک کے بقول فریڈ نے اس لئے اس راستے کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا کہ اس طرح اس کی مستقل آمدنی ختم ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ٹوئن سسٹرز واپس اس کوٹھی میں چلی گئیں جو اس نے انہیں رہائش گاہ کے لئے مہیا کی تھی لیکن واپس جانے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے اس میجر یوسف نے جس نے بھاری رقم لے کر سرکل ہاؤس اور لیبارٹری کے بارے میں اور وہاں بھجوائی جانے والی سپلائی کے بارے میں بتایا تھا، نے فون کر کے انہیں بتا دیا کہ کچھ لوگ ٹوئن سسٹرز کی تصاویر اٹھائے ان کے بارے میں معلومات کرتے پھر رہے ہیں تو دونوں بہنوں نے ماسک میک اپ کیا اور مقامی بن کر وہ اس کے کلب سے واپس چلی گئی تھیں۔

''یہ ٹوئن سسٹرز آخر کہاں گئی ہوں گی۔ نہ وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں اور نہ ہی وہ دونوں فریڈ کے پاس گئی ہیں کیونکہ فریڈ کلب میں موجود نہیں ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''فریڈ کے بارے میں تو میں مشکوک ہوں کیپٹن شکیل کیونکہ بتایا یہی گیا ہے کہ وہ اپنے آفس میں تھا کہ اچانک بغیر کسی کو بتائے وہ

چلا گیا ہے۔ گو بتایا یہی گیا ہے کہ وہ اکثر ایسا کرتا ہے اور ایسے لوگ واقعی ایسا کرتے بھی رہتے ہیں لیکن دو عورتوں کا اس سے ملنا اور پھر اس کا غائب ہو جانا یہ سب مشکوک ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ دونوں عورتیں تو مقامی تھیں اور ان کلبوں میں یہی کچھ ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اب تم کامبو کیوں جا رہے ہو۔ وہاں ہم کیا کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس لئے جا رہے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ یہ ٹوئن سسٹرز فریڈ سے معلومات حاصل کر کے وہاں نہ پہنچ گئی ہوں اور ہم انہیں دارالحکومت میں ہی تلاش کرتے پھریں اور وہ اپنا کام مکمل کر کے نکل بھی جائیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تو تم اس لئے اس نتیجے پر پہنچے ہو کہ یہ ٹوئن سسٹرز دونوں جگہوں پر یعنی نہ اپنی رہائش گاہ پر ملی ہیں اور نہ ہی فریڈ کے کلب میں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہم نے وہاں دو گھنٹے تو انتظار کیا ہے اور کیا کریں''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں جانے سے پہلے چیف یا کم از کم عمران صاحب سے رابطہ کر لینا چاہئے تھا''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے۔ ہم وہاں صرف یہ چیک کرنے جا رہے ہیں کہ وہاں حالات ٹھیک ہیں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں

لڑکیاں وہاں گئی ہوں اور وہاں گرفتار ہو کر یا ہلاک ہو کر ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں چلی گئی ہوں کیونکہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا کنٹرول ہے''۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب وہاں جا کر معلوم ہو گا کہ کون کس کی تحویل میں ہے''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

''تم نے یہ بات کس پیرائے میں کہی کیپٹن شکیل''۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس طرح تم اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ دونوں بے حد تیز رفتار ایجنٹس ہیں اس لئے تم انہیں چیک کرنے سرکل ہاؤس جا رہے ہو حالانکہ ان کے وہاں جانے کے بارے میں کوئی اطلاع تمہیں نہیں ملی۔ اسی طرح میرا ابھی یہی خیال ہے کہ یہ دونوں بے حد تجربہ کار، تیز اور فعال ایجنٹس ہیں۔ فرینک نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ بجائے ان دونوں کے میجر حسن کی تحویل میں ہونے کے خود میجر حسن اور اس کے کمانڈوز ان دونوں کی تحویل میں ہوں''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کیپٹن شکیل کے تجزیہ سے سو فیصد اتفاق رکھتا ہو۔ تھوڑی دیر بعد کار قصبہ کامبو میں داخل ہو گئی۔

''یہ سڑک آگے کہاں جا رہی ہے''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''یہ قصبہ کامبو کے عقب میں موجود پہاڑیوں میں چلی جاتی ہے''۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ بھی عام راستہ ہے۔ میں نے دور سے ایک کار واپس آتے ہوئے دیکھی ہے''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ظاہر ہے سڑک نکالی گئی ہے تو ٹریفک بھی ہو گی''۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار قصبے میں گھومتی ہوئی دور سے نظر آنے والے ایک خاصے وسیع احاطے کی طرف مڑ گئی اور پھر یہ احاطہ تیزی سے قریب آتا چلا گیا۔ اونچی فصیل نما چاردیواری، اس پر لگی ہوئی خاردار تاریں جن میں جگہ جگہ بلب جل رہے تھے اور دن کے وقت ان بلبوں کا جلنا بتا رہا تھا کہ ان خاردار تاروں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں غور سے اس احاطے کو دیکھ رہے تھے لیکن اس پورے احاطے کی دیواروں میں کہیں کوئی پھاٹک نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ ایک جگہ سڑک اچانک دیوار کے قریب جا کر ختم ہو رہی تھی اس لئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سمجھ گئے کہ یہاں سے دیوار ہٹ جاتی ہو گی اور راستہ بن جاتا ہو گا۔ صفدر نے کار وہیں قریب ہی روک لی۔

''اب کیا کریں۔ اسے کراس کرنے کا تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آ رہا''۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''یہاں کا فون نمبر انکوائری سے معلوم کرو اور پھر میجر حسن کو فون کرو۔ اپنا تعارف سپیشل پولیس والا کرا دینا''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے

کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کر کے انکوائری سے رابطہ کر کے اس نے نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ دارالحکومت کی انکوائری سے بول رہی ہیں یا کسی اور شہر کی انکوائری ہے"..... صفدر نے کہا۔

"دارالحکومت انکوائری ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے تو کامبو ٹاؤن کی انکوائری سے رابطہ کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ چھوٹا سا ٹاؤن ہے اس لئے اس کی انکوائری بھی دارالحکومت کے ساتھ منسلک ہے۔ فرمایئے کون سا نمبر چاہئے آپ کو"..... دوسری طرف سے انتہائی اخلاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کامبو ٹاؤن میں سرکل ہاؤس ہے۔ اس کے انچارج میجر [illegible] کا نمبر چاہئے"..... صفدر نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی اور پھر نمبر بتا دیا گیا۔

"تھینک یو"..... صفدر نے کہا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر سکرین سے ڈسپلے کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔ دوسری طرف سے بیل بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کال اٹنڈ نہ کی گئی اور آخرکار رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن

جب کال اٹنڈ نہ کی گئی تو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ صفدر نے سیل فون آف کر دیا۔

"اب کیا کریں۔ بلب جلنے کا مطلب ہے کہ سب اوکے ہے تو پھر یہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"..... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ سیل فون کی وجہ سے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی ہو۔ ہمیں یہاں کسی پبلک فون بوتھ سے ٹرائی کرنی چاہئے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی"..... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس والے عام سیل فون سے لنک نہیں ہونے دیتے۔ یہ میں نے اکثر دیکھا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹرائی کر لیتے ہیں"..... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر واپس قصبے کے اندرونی بازار کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے سامنے لے جا کر روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے پبلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس آیا اور کار میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"..... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہی جو پہلے ہوا ہے۔ کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"..... صفدر نے جواب دیا اور اس نے کار اسٹارٹ کی ہی تھی کہ اچانک دور سے

خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں کی نظریں اس طرف جم گئیں جدھر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر فضا میں دھواں اور شعلے اٹھتے نظر آنے لگے۔ خوفناک دھماکوں سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک بم یکے بعد دیگرے مسلسل پھٹتے چلے جا رہے ہوں۔ پورے قصبے میں افراتفری کا سا عالم نظر آنے لگا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو لیبارٹری اور سرکل ہاؤس کو تباہ کیا گیا ہے۔ وری بیڈ۔ اس لئے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس طرف پہنچ کر رک گئے جہاں سے دھواں اٹھتا نظر آ رہا تھا۔ لوگ وہاں امڈے پڑ رہے تھے۔ فصیل کے پتھروں نے جیسے بارش کر دی تھی اور وہاں زخمی اور لاشیں بھی سڑکوں پر بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

''اگر ہم پبلک فون بوتھ کال کرنے نہ چلے جاتے تو پھر ہماری بھی لاشیں یہاں پڑی نظر آتیں''...... صفدر نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں واپس دارالحکومت چلنا چاہئے۔ یہ ٹوئن سسٹرز اب وہاں پہنچیں گی۔ چلو صفدر۔ فوراً نکل چلو''...... کیپٹن شکیل نے چیخ کر کہا تو صفدر نے اضطراری طور پر کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر چند لمحوں بعد کار تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس قصبے میں شاید کوئی ملٹری یونٹ بھی موجود تھا

کیونکہ اب ملٹری کی گاڑیاں، ایمبولینس اور جیپیں تیزی سے جائے وقوعہ کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھیں اس لئے وہ دونوں مطمئن تھے کہ زخمیوں کو بروقت طبی امداد مل جائے گی۔

''دارالحکومت میں ہمیں ٹوئن سسٹرز کی رہائش گاہ پر جانا ہوگا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہارا خیال ہے کہ یہ کارروائی انہوں نے کی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر اور کس نے کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے ہی مقامی میک اپ میں جا کر فریڈ کو اس کے کلب سے اغوا کیا اور پھر اس سے خفیہ معلومات حاصل کر کے وہ اسے نجانے کہاں پھینک کر یا ساتھ لے جا کر کاہو پہنچ کر کسی خفیہ راستے سے سرکل ہاؤس میں داخل ہوئیں اور لیبارٹری میں پہنچ گئیں اور پھر یقیناً وہاں سے فارمولا اور گن دونوں میں سے کوئی ایک لے کر وہ نکل گئیں اور پھر انہوں نے لیبارٹری اور اس سرکل ہاؤس دونوں کو اڑا دیا تاکہ ان کے بارے میں شواہد کسی کو حاصل نہ ہو سکیں''...... کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ دھماکے وائرلیس بموں کے تھے۔ یہ تو یقیناً سرکل ہاؤس میں موجود ہوں گے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ وائرلیس بم زیادہ رینج کے نہیں ہوں گے اس لئے لامحالہ جب انہیں فائر کیا گیا تو ٹوئن سسٹرز

کامبو ٹاؤن کے قریب ہی موجود ہوں گی''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میرا خیال ہے کہ وہ واپس اپنی رہائش گاہ پہنچی ہوں گی اور پھر وہاں سے فوراً فرینک کی مدد سے یا کسی ر کے ذریعے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گی اور ہم نے انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔ فرینک سے وہ چونکہ پہلے ہی معلوم کر چکے تھے کہ ٹوئن سسٹرز کو کون سی کالونی میں رہائش گاہ دی گئی ہے اور کامبو ٹاؤن جانے سے پہلے یہاں کا چکر لگا گئے تھے اس لئے انہیں کسی سے مزید معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ سیدھے اس کالونی میں پہنچ گئے۔ دو سڑکوں پر چکر لگانے کے بعد وہ ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ صفدر نے کار روک دی اور تیزی سے نیچے اترا اور اس نے سائیڈ ستون پر نصب کال بیل کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ کوٹھی کے چھوٹے گیٹ کو باہر کی بجائے اندر سے بند کیا گیا تھا اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ ٹوئن سسٹرز یا کوئی اور اندر موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آ گیا۔ وہ اپنے لباس اور انداز سے ہی ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

''یس سر''...... اس شخص نے باہر آ کر صفدر اور اس کے ساتھ موجود کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مس جولین اور مس موگی کہاں ہیں''...... صفدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ تو آج صبح ہونے سے بہت پہلے چلی گئی تھیں جناب۔ آپ کون ہیں''...... اس آدمی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''کہاں چلی گئی ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس دوران کار سے نیچے اتر آیا تھا۔

''جناب۔ وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھیں کہ اب وہ واپس نہیں آئیں گی اور میں پچھلے ٹائم جا کر کار ایئر پورٹ کی پارکنگ سے واپس لے آؤں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا نام ہے اور تم کس کے ملازم ہو''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرا نام ٹموتھی ہے جناب اور یہ کوٹھی لائٹ کلب کے مالک جناب فرینک صاحب کی ہے اور میں یہاں ملازم ہوں''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور ہمیں چیک کراؤ کہ ٹوئن سسٹرز واقعی یہاں موجود نہیں ہیں''...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ بے شک چیک کر لیں سر۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا

ضرورت ہے۔ میں تو ایک چھوٹا سا ملازم ہوں''..... ٹموتھی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسے ساتھ لے کر اس نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن وہاں نہ کار تھی اور نہ ہی ٹوئن سسٹرز اور نہ ان کا کوئی سامان وغیرہ موجود تھا۔

''صبح سویرے ہم آئے تھے تو تم کوٹھی میں موجود نہ تھے''۔ صفدر نے کہا۔

''لیس سر۔ میں ناشتہ کرنے گیا ہوا تھا کیونکہ اب میں اکیلا اپنے لئے ناشتہ تو بنانے سے رہا۔ مہمان ہوتے ہیں تو میں ناشتہ اور کھانا بناتا ہوں ورنہ نہیں۔ باہر سے کھا لیتا ہوں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورتیں کہاں ہوں گی اس وقت''۔ صفدر نے پوچھا۔

''اس وقت تو دس گیارہ بج رہے ہیں۔ اس وقت کا تو مجھے علم نہیں البتہ انہوں نے مجھے تاکید کی تھی کہ میں شام کو ایئر پورٹ پارکنگ سے کار واپس لے آؤں اس لئے یقیناً ان کی فلائٹ شام کو ہی ہو گی۔ ویسے وہ یہاں سے جاتے ہوئے کاموقصبے کا نام بار بار لے رہی تھیں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کہہ رہی تھیں۔ تفصیل بتاؤ''..... صفدر نے کہا۔ کیپٹن شکیل بھی بہت قریب آ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

''کہا کیا ہے۔ دونوں لڑکیاں مرغوں کی طرح ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی تھیں۔ یہاں جب تک رہیں میں نے انہیں ہر وقت آپس میں لڑتے ہی دیکھا اور سنا ہے۔ ان کی لڑائی دیکھ کر تو یوں لگتا ہے جیسے دونوں ایک دوسرے کی جانی دشمن ہوں لیکن رہتی اکٹھی ہیں۔ وہ اس لڑائی میں بار بار کاموقصبے کا نام لے رہی تھیں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ جب یہاں سے گئی تھیں تو کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں تھیں''..... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ پہلے ٹیکسی پر گئیں اور جب واپس آئیں تو میک اپ بدلا ہوا تھا۔ پھر یہاں آ کر انہوں نے میک اپ بدل لیا اور پھر وہ چلی گئیں۔ پھر واپسی پر ان کا میک اپ بدلا ہوا تھا۔ آج صبح جب وہ گئیں تو میک اپ پھر بدلا ہوا تھا''..... ٹموتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آج ان کا حلیہ کیسا تھا''..... صفدر نے پوچھا تو ٹموتھی نے تفصیل سے دونوں کا حلیہ اور لباس کے بارے میں بتا دیا۔

''اب کار کی تفصیل بتا دو''..... صفدر نے کہا تو ٹموتھی نے تفصیل بتا دی۔

''تمہارے پاس ان کا فون نمبر ہے۔ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں فون کرنے کے لئے''..... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ان کے پاس میرے خیال میں سیل فون نہیں

ہیں اور اگر ہیں تو انہوں نے مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا''..... ٹموتھی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ شکریہ''..... صفدر نے کہا اور واپس کھلے ہوئے پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔

''اب کہاں جانا ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ظاہر ہے اب ایئر پورٹ جانا ہے۔ پہلے بھی ہم سے حماقت ہوگئی ہے کہ ہم ایئر پورٹ جانے کی بجائے یہاں آ گئے ہیں۔ وہ سپر ایجنٹس ہیں تو یہاں سے سارا پروگرام بنا کر گئی ہوں گی۔ انہوں نے یقیناً ٹموتھی کو ڈاج دینے کے لئے کہا ہے کہ شام کو ایئر پورٹ پارکنگ سے کار لے آئے''..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایئر پورٹ کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ اب سیدھے جنرل پارکنگ میں گئے۔ کار روک کر وہ نیچے اترے تو ان کی نظریں وہاں موجود کاروں کا اس طرح جائزہ لے رہی تھیں جیسے یہ کاروں کی خرید و فروخت کا مقام ہو اور وہ کار خریدنے کی نیت سے انہیں بغور چیک کر رہے ہوں۔

''یہاں تو ٹوئن سسٹرز کی کار موجود نہیں ہے۔ کیا مطلب''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''مطلب بظاہر تو یہی ہے کہ وہ ابھی تک یہاں پہنچی ہی نہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ ضرور کوئی خصوصی انداز کا ڈاج دیا جا رہا

ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ دونوں پارکنگ سے نکل کر ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ بھی چیک کر چکے تھے کہ آج کی تاریخ میں کوئی چارٹرڈ فلائٹ نہیں گئی اور نہ ہی ٹوئن سسٹرز کسی بھی میک اپ میں یہاں سے گئی ہیں۔

''اس کا مطلب ہے کہ اصل ڈاج ایئر پورٹ پارکنگ کا دیا گیا ہے۔ یہ دونوں فارمولا یا گن لے کر کسی اور راستے سے نکل گئی ہیں لیکن فلائٹ سے ہٹ کر دو راستے ہیں اور پھر کافرستان جانے کے لئے ایک تو سمندری راستہ ہے اور دوسرا ریل کے ذریعے۔ لیکن وہ کیوں ان راستوں کو اختیار کریں گی''..... صفدر نے کہا اور پھر یکلخت اس طرح چونک پڑا جیسے اسے اچانک کوئی بات یاد آ گئی ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ میں نے کوٹھی کو چیک کرتے ہوئے ایک میز پر تعارفی کارڈ پڑا دیکھا تھا جو میں نے اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور پھر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس پر کسی لارڈ جیکب کا نام اور نیچے سوشاگ کا نام لکھا ہوا تھا۔ کارڈ میری جیب میں ہو گا''..... صفدر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی اور بیرونی جیبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جیب سے ایک چھوٹا سا وزیٹنگ کارڈ نکال لیا۔

''یہ دیکھو''..... صفدر نے کارڈ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔ میں جانتا ہوں اسے۔ سوشاگ کوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ یہ ایک خفیہ کلب کا نام ہے اور یہ کلب راسقھان ایریا میں ہے اور یہ لارڈ جیکب کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان اسلحے کا بہت بڑا اسمگلر ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کارڈ کا اس کوٹھی میں موجودگی کا مطلب ہے کہ یہ دونوں اس لارڈ جیکب کی مدد سے کافرستان اسمگل ہونا چاہتی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ٹھہرو۔ میرے پاس اس کا نمبر موجود ہے۔ میں پہلے اس سے بات کر لوں"...... کیپٹن شکیل نے جیب سے ایک چھوٹی سی فون ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس اس کا نمبر کیسے پہنچ گیا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے ٹائیگر کی شاگردی اختیار کر لی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ہے نمبر۔ اس لارڈ سے تعارف ٹائیگر نے کرایا تھا کیونکہ میں آج کل فالتو وقت میں ٹائیگر کے ساتھ گھومتا پھرتا رہتا ہوں اور میں نے بھی ٹائیگر کی طرح اپنا علیحدہ نام رکھا ہوا ہے اور انڈر ورلڈ کے لئے میرا نام صرف کیپٹن ہے۔ کبھی کبھار کیپٹن ماسٹر بھی کہہ دیا جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ آج سے میں بھی تمہارے ساتھ ٹائیگر کی شاگردی کر لوں گا۔ کم از کم وقت تو اچھا گزرے گا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر ڈائری میں درج نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر جب اس نے کال سینڈ کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ماسٹر بول رہا ہوں۔ کہاں ہے لارڈ جیکب۔ اس سے بات کراؤ۔ بڑا سودا کرانا چاہتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں۔ شاید شام کو واپس آئیں۔ آپ شام کو ان سے بات کر لیں"...... مارٹن نے اس بار قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی۔ کہاں ہے لارڈ۔ دس لاکھ ڈالرز کا منافع میں اسے دلانا چاہتا ہوں اور تم اس کا نقصان کرانا چاہتے ہو۔ نانسنس"...... اگر ایسا ہوا تو تمہاری لاش پر مکھیاں بھی نہیں بھنبھنائیں گی"...... کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ٹوئن سسٹرز کو آران کے سرحدی شہر کافتان پہنچانے گئے ہیں۔ شام کو ان کی واپسی ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"ٹوئن سسٹرز۔ وہ کون ہیں اور کہاں چھوڑنے گئے ہیں وہ"۔ کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ مجھے تو صرف اتنا پتہ ہے کہ لائن کلب کے فرینک نے انہیں فون کر کے بلایا۔ وہ وہاں گئے اور پھر وہاں سے انہوں نے مجھے فون کر کے بتایا کہ وہ ٹوئن سسٹرز کو چھوڑنے کار پر آران کے سرحدی شہر کافتان جا رہے ہیں۔ شام تک واپس آ جائیں گے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"۔ مارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ شام کو بات ہو جائے گی"..... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔

"وہ بے حد ہوشیار عورتیں ہیں۔ وہ کافرستان جانے کی بجائے آران کے ذریعے نکل رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ تو نارمل سپیڈ سے جائیں گے جبکہ ہم فل سپیڈ پر چلیں تو انہیں آسانی سے پکڑ سکتے ہیں"..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس کے سامنے چائے سے بھری پیالی پڑی ہوئی تھی لیکن عمران سائنسی رسالے میں ایسا مصروف ہوا کہ اسے چائے کا خیال تک نہ رہا۔ چنانچہ جب اسے خیال آیا تو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر چائے کی پیالی اٹھائی اور پھر ایک گھونٹ لے کر اس انداز میں منہ بنایا جیسے چائے کی بجائے وہ کوئی زہر پی رہا ہو۔ اس نے پیالی کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"..... عمران نے بار بار اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ کیا آپ واقعی میری سابقہ تنخواہیں اور تمام الاؤنسز ادا کر رہے ہیں"..... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ ہوائی بلکہ آتش بازی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی اور اس وقت اڑائی ہوگی جب ایسی آتش بازی پر حکومت نے پابندی لگا رکھی تھی۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا دنیا میں انقلاب آ چکا ہے۔ کیا اب شربت کا نام چائے رکھ دیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسے سفید انقلاب کہتے ہیں جناب''...... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑا ہوا چائے کا لبالب بھرا ہوا کپ اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے یہ فقرہ کیوں کہا ہے۔

''سفید انقلاب۔ اس کا مطلب ہے کہ کالا انقلاب بھی ہوتا ہے اور نیلا، پیلا بھی''...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک تو آپ جیسے مالک بھی ایک مسلسل عذاب ہوتے ہیں۔ دن رات ڈگریوں کی گردان تو جاری رکھتے ہیں لیکن الف ب کا پتہ نہیں ہوتا۔ سفید رنگ میں تمام رنگ شامل ہوتے ہیں اس لئے تو سفید انقلاب کا مطلب ہوتا ہے مکمل انقلاب اور انقلاب کا مطلب ہوتا ہے بدل جانا جیسے چائے آپ نے اپنی سستی کی وجہ سے شربت میں بدل دی ہے۔ اسے سفید انقلاب کہتے ہیں''...... سلیمان نے جواب دیا اور چائے کی پیالی اٹھائے مڑ کر واپس چلا گیا۔

''واہ۔ اسی لئے ہمارے بزرگ نہ خود پڑھتے تھے اور نہ کسی کو پڑھنے دیتے تھے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی سلیمان

گرما گرم چائے کی پیالی لا کر رکھ دے گا۔ سلیمان سے ہونے والی یہ باتیں اس کے ذہن پر چھائی ہوئی بوریت کو دور کر دیتی تھیں اس لئے جب وہ خشک موضوعات پڑھ کر مکمل طور پر بور ہو جاتا تو پھر وہ سلیمان سے ایسی ہی باتیں کیا کرتا تھا اور سلیمان بھی اس کے آواز دینے پر سمجھ جاتا تھا کہ اس کا کیا موڈ ہے اور وہ کیا چاہتا ہے لیکن ابھی عمران نے رسالہ دوبارہ آنکھوں کے سامنے کیا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''حقیر فقیر پر تقصیر، بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میرے ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہے۔ کیا آپ کو اطلاع مل چکی ہے یا نہیں کہ یورپی ملک کاسا کی سپر ایجنسی ٹوئن سسٹرز اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی ہیں''۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''کامیاب ہو چکی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا انہیں ٹوئن برادرز شادی کے لئے دستیاب ہو گئے ہیں''...... عمران نہ چاہنے کے باوجود مزاحیہ بات کرنے سے اپنے آپ کو نہ روک سکا۔

''وہ ایم گن کا فارمولا یا پھر ایم گن یا دونوں ہی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا میو ٹاؤن سے اڑا کر لے گئی ہیں اور وہاں انہوں نے

پوری لیبارٹری کو دھماکوں سے اڑا دیا ہے اور خود وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ میں اور کیپٹن شکیل آپ کے پاس آ رہے ہیں''..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن عمران کے چہرے پر ابھر آنے والی سنجیدگی دیکھ کر اس نے بجائے کچھ کہنے کے خاموشی سے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور واپس مڑ گیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل آ رہے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''اور کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آ رہے''..... سلیمان نے مڑتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے فون کا ایکسٹینشن کچن میں لگوایا ہوا ہے''..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''جب وہ لوگ جن پر کام کرنے کی ذمہ داری ہو عملی کام کرنے کی بجائے بیٹھے صرف مطالعہ ہی کرتے رہیں تو پھر اچھی خبریں کہاں سے آ سکتی ہیں''..... سلیمان نے طنزیہ لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''بات تو تم نے درست کہی ہے لیکن کیا کیا جائے۔ جب تک مکمل حالات سامنے نہ آئیں عملی کام کیسے اور کہاں کیا جائے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن سلیمان واپس جا چکا تھا۔ عمران

نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''..... رابطہ ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ اپنے فلیٹ سے۔ تم نے ٹوئن سسٹرز کی تصاویر کی کاپیاں کرا کر تمام ممبران کو دی تھیں کہ انہیں تلاش کیا جائے۔ کوئی رپورٹ ملی تھی اس بارے میں''..... عمران نے کہا۔

''تمام رپورٹیں یہی ملی ہیں کہ ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا اور تلاش تو ابھی تک جاری ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''..... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی کوئی رپورٹ نہیں دی تھی''۔ عمران نے پوچھا۔

''انہوں نے بس یہی رپورٹ دی تھی کہ وہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی واضح کلیو سامنے نہیں آ سکا اور یہ رپورٹ بھی چار پانچ روز پہلے کی تھی۔ ہوا کیا ہے عمران صاحب''۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ابھی ابھی صفدر کا فون آیا ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے کامبو ٹاؤن میں واقع ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے ایم گن اور اس کا فارمولا اڑا کر لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے اور خود فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ سلیمان نے مجھ پر طنز کیا ہے کہ جو لوگ عملی کام نہیں کرتے

صرف مطالعہ کرتے رہتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب بتاؤ کہ میں کیا کرتا۔ میرے پاس کوئی گراؤنڈ ہی نہ تھا۔ ان دونوں کے بارے میں معلوم ہوتا تو میں پھر آگے بڑھتا''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ کو اس لئے غصہ آ رہا ہے کہ سلیمان نے آپ پر طنز کیا ہے۔ ویسے سلیمان کی بات تو درست ہے کہ آپ نے وہ تصویر مجھے بھجوا کر پھر ایک بار بھی مجھ سے نہیں پوچھا کہ ان ٹوئن سسٹرز کا کیا ہوا۔ اب اگر صفدر نے آپ کو ان کی کامیابی کی اطلاع دی ہے تو اب آپ کو غصہ آ رہا ہے حالانکہ اگر آپ سیریس ہوتے تو آپ ٹائیگر کو اس کام پر لگا دیتے اور خود بھی فلیٹ پر بیٹھ کر کتابیں پڑھنے کی بجائے انہیں تلاش کرتے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اور ٹائیگر دونوں بہت پہلے انہیں ٹریس کر چکے ہوتے''...... بلیک زیرو نے بھی سلیمان کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لو جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا۔ ٹھیک ہے سارے کاموں کے لئے بے چارہ عمران اور اس کا شاگرد ٹائیگر ہی رہ گیا ہے۔ یہ جو سروس کے ممبران کی فوج ظفر موج ہے یہ صرف دعوتیں کھانے کے لئے رہ گئی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فوج ظفر موج کام تو کر رہی ہے۔ اب بھی صفدر نے ہی آپ کو اطلاع دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل

درست راستے پر کام کر رہے ہیں لیکن وہ انہیں بروقت روک نہیں سکے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ اوکے۔ ایسے ہی سہی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل آئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان بیرونی دروازے کی طرف جاتا دکھائی دیا۔

''کیسے ہو سلیمان''...... صفدر کی آواز سنائی دی

''میں ٹھیک ہوں۔ آیئے''...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر کیپٹن شکیل سے بھی ایسے ہی فقرات کا تبادلہ ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

''واہ۔ آج تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کریم نے مجھ جیسے کرائے کے سپاہی کو اعزاز بخشا ہے''...... عمران نے اٹھ کر سلام دعا کے بعد کہا۔

''آپ نے ناشتہ کیا ہے یا آج ہمیں کریم کا نام دے کر کھانے کا پروگرام ہے''...... صفدر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''یہ تم نے فون کر کے مجھ پر اچھا طنز کیا کہ سلیمان نے بھی مجھے ڈانٹ پلا دی''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''ڈانٹ پلا دی سلیمان نے۔ کیا مطلب''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری کال سن کر میں سنجیدہ ہو گیا اور سلیمان سے میں نے کہا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل آ رہے ہیں تو سلیمان نے جواب دیا کہ دونوں کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آ رہے۔ پھر میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ اسے کیسے علم ہوا تو اس نے کہا کہ جو لوگ عملی کام کرنے کی بجائے صرف مطالعہ تک محدود رہتے ہیں انہیں ایسی ہی خبریں سننی پڑتی ہیں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''سلیمان کا اپنا انداز ہے بات کرنے کا۔ بہرحال یہ بات درست ہے کہ کوئی اچھی خبر نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ ہوا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے تو یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ پہلے میں نے سوچا کہ چیف کو فون کر کے تفصیل بتا دوں لیکن پھر ہمیں خوف محسوس ہوا کہ چیف نجانے کیا ردعمل ظاہر کرے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ پہلے آپ کو تفصیل بتائی جائے اور پھر چیف سے بات کی جائے اس لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... صفدر نے کہا اور اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر مختلف کوالٹی کے بسکٹس کی پلیٹیں، نمکو اور چائے کے برتن موجود تھے۔

''شکریہ سلیمان''...... صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک آواز میں کہا۔

''آپ کی خدمت کر کے مجھے حقیقتاً خوشی ہوتی ہے''...... سلیمان نے برتن اٹھا کر درمیانی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''اور میری''...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا جیسے صفدر اور کیپٹن شکیل سے بھی زیادہ اچھے ریمارکس اپنے بارے میں سننا چاہتا ہو۔

''آپ اپنی عزت کے خود قاتل ہیں''...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا مطلب''...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔ شاید سلیمان کی یہ بات اس کی سمجھ میں بھی نہیں آئی تھی۔

''آپ کو دن میں بیس بار چائے دیتا ہوں لیکن آپ نے کبھی شکریہ ادا نہیں کیا جس طرح صفدر صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب نے کہا ہے۔ اب خود بتائیں صفدر صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب کی طرح آپ کی عزت کی جائے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ٹرالی کو ایک طرف دھکیل کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں سبق سکھانا پڑے گا''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سبق سکھانا مستری ٹائپ لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ بے چارے سائیکل کی ٹیوب کو پنکچر لگانا بھی ایٹمی ٹیکنالوجی سے زیادہ اہم سمجھتے

ہیں۔ آپ اتنی ڈگریاں دوہرا کر بھی اگر سبق ہی سکھائیں گے تو پھر سبق پڑھانے کا کام مجھے کرنا پڑے گا“..... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

”آپ دونوں کی بنتی بھی نہیں اور آپ علیحدہ بھی نہیں ہو سکتے“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”بہت بنتی ہے۔ اصل میں دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر بڑے اداکار ہیں“..... صفدر نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم نے مجھے فون کر کے تو اسی طرح ڈرایا تھا جیسے کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو لیکن اب اطمینان سے بیٹھ کر بسکٹ کھا رہے ہو، چائے پی رہے ہو اور میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ تفصیل بتاؤ کہ فوری طور پر انہیں روکنے کا کوئی اقدام ہو سکتا ہو تو کر لیا جائے لیکن تم میری بات ہی نہیں سن رہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا اور چیف کا زور کافرستان پر چلتا ہے۔ وہاں ناٹران موجود ہے لیکن یقیناً آپ کا زور آران پر نہ چلتا ہو گا۔ خاص طور پر اس کے سرحدی شہر کافتان پر“..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تو ٹوئن سسٹرز کامیاب ہو کر آران گئی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ سرحدی شہر کافتان خاصا بڑا اور جدید آرانی شہر ہے۔ وہاں سے انٹرنیشنل فلائٹس بھی چلتی ہیں۔ چنانچہ جب ہم ان دونوں کا پیچھا کرتے ہوئے آران کی سرحد پر پہنچے اور پھر وہاں سے ہم نے ایک آدمی کو خاصی بڑی رقم دے کر اس کے ذریعے کافتان پہنچے تو ایئر پورٹ سے معلوم ہوا کہ ٹوئن سسٹرز نے ایک مقامی آدمی کے ذریعے پہلے سے ہی یہاں ایک طیارہ چارٹرڈ کرا رکھا تھا اور جب ہم ایئر پورٹ پر پہنچے تو اس وقت وہ طیارہ فضا میں ہی تھا اور ایک گھنٹے بعد یورپی ملک کاسا کے ایئر پورٹ پر اتر جاتا اور ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ کاسا جیسے غیر اہم ملک میں چیف کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اس لئے ہم ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ گئے“..... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تمہیں ان کے بارے میں کیسے معلوم ہوا“..... عمران نے پوچھا تو صفدر نے اسسٹنٹ منیجر مارٹن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد لائٹ کلب کے فریڈ کو اٹھا کر فورسٹارز کے ہیڈکوارٹر لے جانے اور وہاں اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد کراؤن کلب کے فریڈ کو چیک کرنے لیکن اس کی عدم موجودگی کے بعد ٹوئن سسٹرز کی رہائش گاہ بند ملنے اور پھر ان کے کامبو سرکل ہاؤس جانے کا معلوم کر کے ان کا وہاں جانا، وہاں کسی کا فون اٹنڈ نہ کرنا اور پھر سرکل ہاؤس اور لیبارٹری کی تباہی کے بعد ان کا واپس آنا

اور پھر وزیٹنگ کارڈ کے ذریعے لارڈ جیکب کے بارے میں معلوم ہونا اور کیپٹن شکیل کے ذریعے معلوم ہونا کہ فرینک کے ذریعے ٹوئن سسٹرز لارڈ جیکب کے ساتھ آران کے سرحدی شہر کافتان گئی ہیں تو ان کا وہاں جانے سے لے کر یہاں فلیٹ پر آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی جبکہ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"یہ لڑکیاں واقعی تیز ہیں کہ انہوں نے کافرستان کا آسان راستہ چھوڑ کر آران کا مشکل راستہ اپنایا۔ یقیناً اس کا مشورہ انہیں فرینک نے دیا ہو گا۔ وہ ان معاملات میں بے حد تیز ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا عمران صاحب۔ ہمیں آخری لمحوں تک معلوم نہ ہو سکا کہ یہ ٹوئن سسٹرز کیا کرتی پھر رہی ہیں۔ جب پتہ چلا تو اس وقت جب چڑیاں کھیت چگ کر اڑ چکی تھیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے پیچھے جائیں اور اپنا فارمولا اور گن کے پارٹس یا جو کچھ بھی وہ یہاں سے لے گئی ہیں وہ ان سے واپس لایا جائے بشرطیکہ تمہارا چیف اس کا حکم دے"۔ عمران نے کہا۔

"چیف کیوں حکم نہ دے گا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ساری گڑبڑ تمہارے اس نقاب پوش چیف کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں نے اسے اس مشن کے بارے میں بتایا اور تصاویر

بھجوائیں۔ اس نے مجھے کہا کہ میں سرداور سے اس بارے میں معلومات کر کے اسے بتاؤں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی تو اس نے مجھے کہا کہ اس کی سروس کے ممبران انہیں ٹریس کر لیں پھر آگے دیکھا جائے گا۔ فوری طور پر زیادہ حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن چیف نے ایسا کیوں کیا۔ اس گن کی کوئی اہمیت نہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف کا کہنا ہے کہ ایسی گنیں چھپ نہیں سکتیں اس لئے لامحالہ پوری دنیا میں اس کی ٹیکنالوجی تیزی سے پھیل جائے گی اس لئے اس کے لئے اتنی تگ و دو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ مجھے اور چیف دونوں کو ٹوئن سسٹرز سے اس قدر تیزی سے آگے بڑھنے اور کامیاب ہو جانے کا شاید خیال بھی نہ تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور میرے ساتھ جناب صفدر سعید صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب بھی موجود ہیں اور چائے پی کر ورائیٹیز کے بسکٹس اور نمکو کھا چکے

ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ اب سلیمان نے ایک ہفتے تک مجھے چائے کے ساتھ ایک بسکٹ بھی نہیں دینا"...... عمران کی زبان میرو کی قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

"فون کیوں کیا ہے"...... چیف نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کی سروس کے ممبران میرے سامنے بیٹھے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ وہ ٹوئن سسٹرز کو تلاش کرتے رہ گئے اور ٹوئن سسٹرز ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا یا گن بھی دونوں لے اڑی ہیں اور اس کے ساتھ بنے ہوئے سرکل ہاؤس جسے سیکورٹی ہاؤس کہنا چاہئے جہاں فوجی کمانڈوز موجود تھے سب کو بموں سے تباہ کر کے نکل گئیں اور اس بار انہوں نے نیا کام کیا ہے کہ پاکیشیا سے فوری طور پر نکلنے کے لئے انہوں نے کافرستان جانے کی بجائے آران کا رخ کیا اور آران کے سرحدی شہر کافقان سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر وہ یورپی ملک کاسبا روانہ ہو گئیں اور اب تک تو وہ وہاں پہنچ بھی چکی ہوں گی۔ اب کیا حکم ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹوئن سسٹرز نے لیبارٹری تباہ کر کے اور پاکیشیا کے اہم ترین سائنس دانوں اور پاکیشیا فوج کے کمانڈوز کو ہلاک کر کے انتہائی سنگین جرم کیا ہے۔ اے ایم گن یا اس کی ٹیکنالوجی تو آج نہیں تو کل پوری دنیا میں اوپن ہو جاتی تھی کیونکہ ایسے ہتھیار ہمیشہ اوپن

ہو جایا کرتے ہیں جیسے روسیاہی گن کلاشنکوف، ایکریمین روزی گن اسی طرح پاکیشیا کی یہ ایجاد ایم گن ہے۔ گو یہ میزائل نظام کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے لیکن بہرحال اسے کسی نہ کسی انداز میں کسی روز اوپن ہونا تھا اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں کی لیکن ٹوئن سسٹرز نے جو کیا ہے اس کے انہیں اور ان کے ملک کو انتہائی سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے"...... چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ یکسر غیر جذباتی تھا۔

"لیکن چیف۔ ہم بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ جہاں سے فارمولا حاصل کرتے ہیں اس لیبارٹری کو ہی اڑا دیتے ہیں۔ اپنے تحفظ کے لئے ایجنٹوں کو ایسا کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے چہرے حیرت اور خوف کی وجہ سے زرد ہو گئے۔

"یہ معاملہ مختلف زاویوں سے دیکھا جائے گا۔ اگر ایجنٹ اپنے بے گناہ سائنس دانوں اور ان کے اسسٹنٹس کو ہلاک نہ کر کے آسانی سے نکل سکتا ہے مگر اس کے باوجود وہ سب کو ہلاک کر دیتا ہے تو پھر یہ جرم ہے۔ اگر وہ ایسا کئے بغیر کامیاب اور زندہ نہیں رہ سکتا تو پھر مجبوری ہے اور وہ قابل معافی ہو سکتا ہے"...... چیف نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوتا رہے گا لیکن اب فوری طور پر کیا حکم ہے"...... عمران نے

کہا۔

''تم پوری ٹیم لے جاؤ اور سب سے پہلے ان ٹوئن سسٹرز کو ٹریس کرو۔ اس دوران یہاں لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے مل جائے گی۔ پھر فیصلہ کیا جائے گا کہ ان ٹوئن سسٹرز کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ ان کے ساتھ ساتھ فارمولا یا گن یا دونوں جو وہ ساتھ لے گئی ہیں وہ بھی واپس لانا ہے''۔۔۔۔ چیف نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ لیکن کیا اتنا کافی نہیں ہوگا کہ ہم فارمولا اور گن یا دونوں واپس لے آئیں۔ کیا ٹوئن سسٹرز کو واپس لانا ضروری ہے''۔۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں واپس لے آنا ضروری ہے۔ اس دوران یہ چیک ہو جائے گا کہ کیا انہوں نے کسی مجبوری کے تحت لیبارٹری تباہ کی ہے اور سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے یا یہ کام صرف شوقیہ کیا ہے۔ اس تحقیق کا جو بھی نتیجہ ہوگا وہی نتیجہ ان پر مرتب ہوگا''۔۔۔۔ دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کیوں ان دونوں لڑکیوں کو بچانا چاہتے ہیں''۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح تم دونوں ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگے ہو اور جس طرح تم نے انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے اس سے ظاہر ہے

ہے کہ چلو ٹوئن برادرز نہ سہی ٹوئن سپر ایجنٹس تو بہرحال تم ہو اور میرا خیال ہے کہ اب بہت برہمچاری ہو چکی ہے۔ اب تم لوگوں کی شادیاں ہو جانی چاہئیں''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ اب شادی کرنے کے درپے ہو رہے ہیں اور بندوق ہمارے کاندھے پر رکھی جا رہی ہے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''میری شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آغا سلیمان پاشا کی شادی نہ ہو جائے کیونکہ یہ اماں بی کا مجھ سے زیادہ لاڈلا ہے اور اس کی شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اماں بی کو اس کے لئے کوئی لڑکی پسند نہ آ جائے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں شاہ صاحب کی بات اب اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ درمیانی رکاوٹیں اب دور ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اماں بی کا کیا ہے۔ شاہ صاحب نے حکم دے دیا تو ایک منٹ میں لڑکی بھی پسند آ جائے گی اور سب کچھ ہو جائے گا''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''میں پہلے تمہیں گھر والا بنانا چاہتا ہوں۔ تم الٹی گیم کر رہے ہو۔ بہرحال اب چیف نے حکم دے دیا ہے اس لئے اب ہمیں فوری طور پر کاسبا جانا ہوگا تاکہ ان ٹوئن سسٹرز کو گھیرا جا سکے''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی کیونکہ رابطہ ہوتے ہی عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ بول رہا ہوں۔ ظاہر ہے تم بول تو رہے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس طرح آنکھیں حلقوں میں گھمائیں جیسے سرچ لائٹس ایک مخصوص حلقے میں گھومتی ہیں اور وہ دونوں مسکرا دیئے۔

"کہنے کو تو میرے پاس ہمیشہ بہت کچھ ہوتا ہے لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ سچ بولنے سے آگ کا الاؤ بھڑک اٹھتا ہے اور یہ ایسا الاؤ ہے جسے فائر بریگیڈ بھی بجھانے پر قادر نہیں ہے اس لئے بزرگ کہتے ہیں کہ سچ بولو ضرور لیکن رک رک کر، آہستہ آہستہ تاکہ ساتھ ساتھ ہضم ہوتا رہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کاش۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی بریکیں بھی بنا دیتا"۔ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بنا دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت بریکیں رکھی ہیں۔ بس لگانے کے لئے نکاح اور پھر شوہر کی زبان کی ٹائٹ بریکیں پوری

قوت سے لگ جاتی ہیں اور بیگم کی زبان بریکوں سے آزاد ہو جاتی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے فون کیوں کیا ہے"..... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ پوچھنے کے لئے کہ تمہیں چیف نے ٹوئن سسٹرز کی جو تصویر بھجوائی تھی اس بارے میں تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی کیا رپورٹ ہے"..... عمران نے کہا۔

"تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ میں چیف کو اس بارے میں رپورٹ دے چکی ہوں"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا تم نے چیف کو یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹوئن سپر ایجنٹس پوری رفتار سے ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگتے رہے ہیں لیکن یہ ٹوئن سسٹرز ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے پاکیشیا سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور دونوں سپر ایجنٹس اب منہ لٹکائے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ خاص طور پر صالحہ کو اب تمہیں سمجھانا پڑے گا کہ مرد ذات بڑی بے وفا ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کن دو سپر ایجنٹوں کی بات کر رہے ہو"..... جولیا نے حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صالحہ کے حوالے سے ایک کو تو تم سمجھ ہی گئی ہو گی۔ بگ ایس یعنی صفدر اور اب کیا کیا جائے شکیل صاحب کا نام بھی ایس ہی سے شروع ہوتا ہے اس لئے اب یوں سمجھو کہ دو ایس پہلے ایس کو چھوڑ کر غیر ملکی ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ سب تمہاری اپنی بکواس ہے۔ تمہارے گندے ذہن کی پیداوار۔ نہ صفدر اور نہ ہی کیپٹن شکیل ایسے ہیں جیسے تم انہیں ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ سچ بولنے سے الاؤ بھڑک اٹھتا ہے۔ لو تم خود صفدر سے بات کر لو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور سامنے بیٹھے صفدر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

''ہیلو۔ صفدر سعید بول رہا ہوں مس جولیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران کیا کہہ رہا ہے۔ کیا تم اسے روک نہیں سکتے فضول باتیں کرنے سے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب فضول باتیں نہیں کر رہے۔ وہ درست کہہ رہے ہیں۔ میں اور کیپٹن شکیل ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مشن مکمل کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور اب چیف نے حکم دیا ہے کہ پوری ٹیم اس مشن پر کام

کرے''...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو انہوں نے مشن مکمل کر لیا۔ کون سا مشن اور کیسے مکمل ہوا''...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے اسے تفصیل بتا دی۔

''وری بیڈ۔ لیکن یہ تو سیدھی بات تھی۔ عمران تو اس طرح بات کر رہا تھا جیسے یہ سب کچھ کسی افسانے کا حصہ ہو۔ حقیقت نہ ہو۔ میرے خیال میں عمران ان لڑکیوں کے پیچھے نہیں جانا چاہتا''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ایسی بات نہیں ہے مس جولیا۔ البتہ یہ درست ہے کہ عمران صاحب نے چیف سے باقاعدہ بحث کی ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں ایجنٹس ہیں اور ایجنٹس کو رعایت ملنی چاہئے جیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن کے دوران کارروائیاں کرتی رہتی ہے اسی طرح دوسرے ایجنٹس کو بھی کام کرنے کا حق ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں کہہ رہی تھی۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ ہم خود یہ کام کر لیں گے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ اچانک ختم ہو گیا تو صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ اس کیس میں دانستہ دلچسپی نہیں لے رہے اس لئے یہ بہتر ہے کہ مس جولیا چیف سے خود ہی بات کر لیں گی۔ پھر جیسے چیف چاہیں گے ویسے ہی ہو گا''۔

صفدر نے کہا۔

''یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''آپ کا ان ٹوئن سسٹرز کے حق میں بولنا بتا رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہ ٹھیک ہے کہ آپ ایسے ایجنٹس پر عام طور پر رحم کھا کر انہیں تحفظ دے دیتے ہیں لیکن اس بار آپ نے باقاعدہ چیف سے اس معاملے پر بحث کی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ کے دل میں ان ٹوئن سسٹرز کے لئے نرم گوشہ موجود ہے''۔۔۔ صفدر نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل۔ تم خاموش بیٹھے ہو۔ تمہارا کیا تجزیہ ہے''۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا خیال ہے کہ صفدر صاحب خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم تھوڑا سا لیٹ ہو گئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کے مقابل شکست کھا گئے ہیں۔ ایسا پہلے بھی اکثر کیسز میں ہوتا رہا ہے لیکن اس بار چونکہ ہمارے مقابل عورتیں تھیں اس لئے ہم مرد ہو کر ان کی کامیابی پر زیادہ پریشان ہو رہے ہیں''۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ ملکیہ سوپر فیاض سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو اور مقبوضہ خود بول رہا

ہوں''۔۔۔ عمران نے اس بار نئے انداز کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو سپیکنگ۔ جولیا نے مجھے فون کر کے درخواست کی ہے کہ اے ایم گن مشن میں تمہیں سربراہ نہ بنایا جائے کیونکہ تم مخالف ایجنٹوں کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہو لیکن میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ تم سوائے اس کے اور کسی کے لئے بھی کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے اور اب تم فوری حرکت میں آ جاؤ ورنہ''۔۔۔ چیف کا لہجہ آخر میں نہ صرف سخت ہو گیا بلکہ اس کے بعد اس نے رسیور بھی اچانک رکھ دیا تھا۔

''حیرت ہے۔ چیف بھی جانتا ہے کہ آپ مس جولیا کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں''۔۔۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو وہ ابھی تک چیف کی سیٹ پر برقرار ہے ورنہ اگر ملکوں کے وزیراعظموں اور صدور کے خلاف سازشیں ہو سکتی ہیں تو اس بے چارے نقاب پوش کو کون جانتا ہو''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ چیف کے بارے میں ایسے کمنٹس نہ دیا کریں''۔۔۔ صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بھی اسی انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی صفدر کی مکمل تائید کر رہا ہو۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ موگی واش روم میں تھی اس لئے جولین اکیلی ہی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کاسبا کے دارالحکومت گائٹ کی ایک کالونی تھی جس کا نام کراؤن کالونی تھا۔ کراؤن کالونی کی تقریباً تمام کوٹھیاں ہی جدید اور خوبصورت انداز میں تعمیر کی گئی تھیں لیکن ٹوئن سسٹرز کی کوٹھی اس پوری کالونی کی سب سے شاندار اور خوبصورت کوٹھی تھی۔ اسی لئے اس کا نام بھی ٹوئن پیلس رکھا گیا تھا۔ جولین اور موگی دونوں کے شوق مشترکہ تھے۔ دونوں جدید انداز اور جدید ماڈل کی سپورٹس کاروں جن کے کلر گہرے سرخ ہوں بے حد پسند کرتی تھیں اس لئے ان دونوں کے پاس جدید ترین ماڈل اور گہرے سرخ رنگ کی سپورٹس کاریں تھیں۔ البتہ دونوں کے ڈیزائنوں میں اس لئے زمین آسمان کا فرق تھا کہ جولین نے اپنے لئے کار یورپ سے ہی خریدی تھی جبکہ موگی کی کار ایکریمیا کی بنی ہوئی تھی۔ اس وقت ناشتے کے بعد موگی واش روم میں چلی گئی تھی جبکہ جولین بیٹھی آج کا اخبار پڑھ رہی تھی۔ ان کی ہاؤس کیپر ایک ادھیڑ عمر عورت تھی جسے کوئین کہا جاتا تھا۔ یہ کوئین گو ویسے تو ان کی ملازمہ تھی لیکن یہ دونوں اس کی اس قدر عزت کرتی تھیں جیسے وہ ملازمہ کی بجائے ان کی کوئی انتہائی قابل احترام بزرگ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں اسے میڈم کوئین کہا کرتی تھیں۔

میڈم کوئین ناشتے کے برتن میز سے اٹھا کر لے جا چکی تھی۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی جولین نے رسیور اٹھا لیا اور اس کی نظریں فون کے اوپر والے حصے پر موجود سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر رسیور اس کے کان تک پہنچ گیا تھا کہ فون کی سکرین پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ ابھر آیا۔ یہ کرنل ماریو تھا۔ کاسبا کی سرکاری ایجنسی فارٹون کا سربراہ جس کے ایک سیکشن کی سربراہ یہ ٹوئن سسٹرز تھیں۔

"ہیلو"...... بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"جولین بول رہی ہوں"...... جولین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دونوں فوراً آفس آ جاؤ۔ تمہارے بارے میں ایک اہم رپورٹ ہے میرے پاس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین چونک پڑی۔

"کس قسم کی رپورٹ باس"...... جولین نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں تم نے جو مشن مکمل کیا ہے اس بارے میں۔ جلدی"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلا اور موگی باہر آ گئی۔

"ارے کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔ کیا کسی نے کوئی دھمکی دے دی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں اسے زندہ زمین میں دفن کر دوں گی"..... موگی نے قریب آ کر بڑے جارحانہ لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس۔ اس سے زیادہ بات احمقانہ دائرے میں داخل ہو جائے گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کتنی بہادر ہو۔ بہرحال جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ باس نے آفس کال کیا ہے اور وہ بھی فوراً"..... جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی نیا مشن ہے۔ ویری گڈ"..... موگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پرانے مشن کے بارے میں کوئی اہم رپورٹ ہے باس کے پاس"..... جولین نے کہا تو موگی دوسرے کمرے کی طرف جاتی جاتی رک گئی۔

"پرانا مشن۔ کس مشن کی بات کر رہی ہو"..... موگی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پاکیشیا مشن۔ اے ایم گن مشن"..... جولین نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ وہاں سے کس نے رپورٹ دی ہے باس کو۔ وہ مشن تو مکمل ہو گیا ہے۔ فارمولا پہنچا دیا گیا ہے اور وہاں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کس نے لیبارٹری تباہ کی۔ کیسے کی اور وہاں سے کیا حاصل کیا گیا اور کہاں لے جایا گیا۔ پھر کیسی رپورٹ"..... موگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں کھڑے کھڑے تو رپورٹ سامنے نہیں آ جائے گی۔ جلدی تیار ہو جاؤ۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ باس کو انتظار سے کتنی کوفت ہوتی ہے"..... جولین نے کہا اور تیزی سے اپنے لئے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کار میں موجود فرازون ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جولین تھی کیونکہ کار جولین کی تھی۔ اس معاملے پر بھی دونوں کے درمیان ہر وقت اختلاف رہتا تھا۔ جولین کو کار چلانے کا بے حد شوق تھا اور آتے جاتے ہوئے اپنی کار استعمال کرنے کو ترجیح دیتی تھی۔ لیکن موگی اس معاملے میں اس سے الٹ خیالات کی مالک تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی کار کم استعمال ہو تاکہ اس کے نئے پن کی تازگی تادیر قائم رہے اس لئے وہ اس پر خوش تھی کہ اس کی کار گیراج میں بند کھڑی ہے جبکہ جولین کی کار چل چل کر پرانی ہوتی جا رہی تھی۔ کار دارالحکومت کی سڑکوں پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ موگی ہاتھ میں ایک رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ رسالہ کار کی سائیڈ سیٹ پر ہی پڑا ہوا

اسے ملا تھا اور وہ اسے جستہ جستہ دیکھ رہی تھی۔

"اس رسالے میں ایک عورت کی تصویر شائع ہوئی ہے جس نے آگ کا لباس پہنا ہوا ہے اور دیکھنے میں تو یہ لباس بے حد خوبصورت دکھائی دے رہا ہے"..... جولین نے گردن موڑتے ہوئے کہا۔

"ہر عورت جو غلط کام کرتی ہے وہ آگ کا لباس ہی پہنتی ہے"..... موگی نے بڑے مذہبی انداز میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم پر پھر مذہب کا دورہ پڑنے لگا ہے۔ میں نے کئی بار تمہیں کہا ہے کہ میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو لیکن تم باز نہیں آتی۔ اب اگر تم نے کچھ کہا تو میں تمہیں چلتی کار سے نیچے پھینک دوں گی"..... جولین نے باقاعدہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"خود ہی کہہ رہی ہو کہ آگ کا لباس خوبصورت دکھائی دے رہا ہے۔ لیکن میں نے بات کی تو تمہیں غصہ آ گیا۔ تم چاہے جو مرضی آئے کہو یا سمجھو عورتیں اپنی خوشی سے آگ کا لباس پہننا فخر سمجھتی ہیں"..... موگی نے کہا۔

"تم آگ کا لباس کس کو کہہ رہی ہو اور کیا سمجھ رہی ہو"۔ جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چرچ میں ایک دن فادر کہہ رہے تھے کہ گناہگاروں کو جہنم میں آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور میں نے سوچا کہ اگر میں نے جو لباس پہن رکھا ہے یہ مجھے کتنا سکون اور آرام مہیا کر رہا ہے

لیکن اگر یہ لباس جلتے ہوئے انگاروں، آگ کے شعلوں سے تیار ہوا ہو تو پھر یہی سکون اور آرام کی بجائے کیا مہیا کرے گا"۔ موگی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"میں لباس کے ڈیزائن اور کلر کی بات کر رہی تھی۔ تم نجانے کیا سمجھ کر کدھر نکل گئی ہو۔ لباس ڈیزائن اس انداز میں کیا گیا ہے کہ جیسے شعلے اٹھ رہے ہوں۔ پھیل رہے ہوں اور پورا جسم شعلوں کی لپیٹ میں ہو"..... جولین نے کہا۔

"اور تم اس پر خوش ہو رہی تھی۔ حیرت ہے"..... موگی نے کہا۔

"بڑا شاندار آئیڈیا ہے۔ بالکل نیا آئیڈیا۔ واہ۔ کیا خوبصورت اور جدید آئیڈیا ہے۔ آگ کا لباس۔ واہ"..... جولین نے چٹخارے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

"اچھا جب واپسی ہو گی تو میں تمہیں آگ کا لباس پہناؤں گی۔ پھر دیکھوں گی کہ تم چیختی ہو یا لطف اندوز ہوتی ہو"..... موگی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ بند کرو اپنی یہ پریچنگ۔ ہیڈکوارٹر آ گیا ہے۔ اب باس کے سامنے نہ شروع ہو جانا"..... جولین نے کار ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑتے ہوئے کہا۔ فارٹون کا ہیڈکوارٹر مشہور کنگ ہوٹل کے ایک مخصوص حصے میں بنا ہوا تھا۔ بظاہر وہ ایک آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس آفس جہاں اور بھی بے شمار دفاتر تھے جو ہوٹل کے مخصوص حصوں

میں بنے ہوئے تھے۔ یہ ہوٹل اٹھائیس منزلہ تھا جس میں سے آخری چار منزلیں آفسز کے لئے مخصوص تھیں اور ان کے لفٹیں بھی علیحدہ تھیں۔

فارٹون امپورٹر کے نام سے ہیڈکوارٹر چھبیسویں منزل پر تھا اور اس کا نمبر بھی چھبیس ہی تھا اس لئے اسے ڈبل لک نمبر کہا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جولین اور موگی دونوں ایک لفٹ کے ذریعے اوپر چھبیسویں منزل پر پہنچیں اور پھر ایک آفس میں داخل ہو گئیں۔ انہیں معلوم تھا کہ اس آفس میں ان کے داخل ہوتے ہی ان کی سکریننگ شروع ہو گئی ہو گی اور چند لمحوں بعد ان کی تفصیلی سکریننگ ہو کر رزلٹ نکل آئے گا اور رزلٹ اوکے ہوتے ہی باس آفس میں آ جائے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد دیوار میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر باس باہر آ گیا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چہرہ جسامت کے لحاظ سے خاصا چوڑا نظر آ رہا تھا۔ سر پر بالوں کا ایک بڑا سا ٹوکرہ رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

''بیٹھو۔ بیٹھو''..... کرنل ماریو نے اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر وہ دونوں کرنل ماریو کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

''تم دونوں نے اے ایم گن مشن کے سلسلے میں جو رپورٹ دی ہے اس سے میں نہ صرف تمہاری بہترین کارکردگی سے بے حد متاثر ہوا ہوں بلکہ اعلیٰ حکام بھی اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں اور اب جو فارمولا تم دونوں پاکیشیا سے لائی ہو اس پر ہماری ایک اہم لیبارٹری میں کام کا آغاز جلد ہی کر دیا جائے گا''..... کرنل ماریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو باس۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور قدر شناسی کی وجہ سے ہم کامیابیاں حاصل کرتی ہیں''..... جولین نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''باس کا چہرہ دیکھے بغیر بات نہ کیا کرو۔ باس کے چہرے پر غصہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ باس نے جو کچھ کہا ہے وہ طنزیہ کہا ہے اور تم اس پر خوش ہو کر خوشامد پر اتر آئی ہو''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں کیوں کروں گی خوشامد۔ یہ فطرت تمہاری ہے اور باس ہماری تعریف کر رہے ہیں اور اصل میں یہ ساری تعریف میری ہے کیونکہ مشن میں نے مکمل کیا ہے۔ تم تو بس ساتھ ساتھ لدی پھرتی رہی ہو اس لئے تمہیں حسد تو ہونا ہی ہے''..... جولین نے بھی کھا جانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ لڑو نہیں۔ اصل بات بے حد سیریس ہے۔ ایک رپورٹ مجھے پاکیشیا سے ملی ہے۔ یہ رپورٹ لائٹ کلب کے فرینک نے بھیجی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں کام نہیں کر رہی اور نہ ہی وہ لوگ تم دونوں کو ٹریس کرنے کے

بارے میں کوئی کام کر رہے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس تمہاری تصویریں ہیں جس پر فرینک نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کام کیا تو عجیب انکشاف ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خطرناک ایجنٹ علی عمران کاروشا کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ انہیں ایئر پورٹ پر دیکھا گیا ہے''..... کرنل ماریو نے کہا۔

''یہ کیسی رپورٹ ہے باس۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی''..... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس نے جو کچھ کہا ہے وہ تو سورج کی طرح روشن ہے۔ ہم نے اے ایم گن اپنے ہمسایہ ملک کاروشا کے میزائل نظام کے خلاف حاصل کی ہے تاکہ اس گن کو تیار کر کے کاروشا کے میزائل سسٹم کو تباہ کیا جا سکے۔ کاروشا کو اس کی اطلاع مل گئی۔ وہ خود تو سامنے نہیں آئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس طرح دونوں ملکوں میں جنگ بھی شروع ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی حمایت میں کال کر لیا اس لئے یہ لوگ کاروشا گئے ہیں اور اب کاروشا سے یہ لازماً کاسبا میں داخل ہوں گے اور یہاں سے فارمولا واپس لے جانے کی کوشش کریں گے''..... موگی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے تجزیہ تو اچھا کیا ہے موگی، لیکن تم چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی اس لئے اصل بات تک

نہیں پہنچ سکی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم دونوں نے پاکیشیا کا انتہائی اہم فارمولا وہاں سے حاصل کیا ہے جسے وہ ہر صورت میں واپس لے جانا چاہیں گے۔ دوسری بات یہ کہ تم ان کی انتہائی اہم اور قیمتی لیبارٹری تباہ کر آئی ہو۔ وہاں تمام سائنس دانوں اور ان کے معاونین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس طرح ملحقہ سیکورٹی زون میں موجود تمام فوجی کمانڈوز کو بھی تم نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے لامحالہ وہ لوگ اس کا انتقام بھی لینا چاہیں گے اور جہاں تک کاروشا جانے کی بات ہے تو ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ لوگ یہاں آنے سے پہلے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ میں نے اس رپورٹ کے ملنے کے بعد کاروشا میں اپنے مخصوص ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ کاروشا کے دارالحکومت راڈکر میں ایک آدمی جینڈس ہے جو راڈکر کے ایک کلب فائیو سٹار کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس کے تعلقات پاکیشیا کے انڈر ورلڈ سے ہیں اس لئے لازماً یہ لوگ جینڈس سے ہی اس معاملے میں رابطہ کریں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم دونوں اگر اس جینڈس کو کور کر لو تو اس طوفان کا خاتمہ کاروشا میں ہی کیا جا سکتا ہے''..... کرنل ماریو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''جبکہ میرا خیال دوسرا ہے باس''..... جولین نے کہا۔

''اور میرا خیال تیسرا ہے''..... موگی نے کہا تو کرنل ماریو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ دوسرا خیال سننے کے بعد میں تیسرا خیال بھی سنوں گا"..... کرنل ماریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ میں تم سے سینئر ہوں پہلے میرا خیال سنا جائے گا"۔ جولین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بعد کا خیال جدید ہوتا ہے۔ تم تو دور جہالت کے خیالات رکھتی ہو۔ میرے پاس جدید خیالات ہیں اس لئے باس پہلے میرا خیال سنیں گے"..... موگی نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں کسی وقت ایک دوسرے سے راضی بھی رہتی ہو"۔ کرنل ماریو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلے میرا خیال سن لیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں"۔ جولین نے کہا۔

"بھولنے کا مرض تو بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ بہرحال تم عمر کے لحاظ سے تو بوڑھی نہیں ہو البتہ عقل کے لحاظ سے بوڑھی ہو سکتی ہو"۔ موگی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ مزید لڑائی بند۔ سنجیدگی سے بات کرو"..... کرنل ماریو نے یکلخت میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کاروشا جا کر ان سے لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ انتہائی برق رفتاری سے کام کرتے ہیں اور ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے سیدھے اپنے ٹارگٹ کا رخ کرتے ہیں اور ان کا

ٹارگٹ وہ لیبارٹری ہوگی جہاں فارمولا موجود ہے۔ کاروشا میں رہ کر معلومات حاصل کریں گے اور جب تک ہم وہاں پہنچیں گے وہ یہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے اس لئے جو کچھ ہو گا یہاں کاسبا میں ہی ہو گا"..... جولین نے کہا۔

"تم کیا کہتی ہو موگی"..... کرنل ماریو نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کاروشا سے کاسبا کے دو راستے ہیں۔ ایک ہوائی اور دوسرا زمینی اس لئے یہ لوگ ان میں سے کسی راستے کے ذریعے ہی کاسبا میں داخل ہوں گے۔ زیادہ امکان فضائی راستے کا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے ہٹ کر سوچتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زمینی راستے سے آئیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ایئر پورٹ سے باہر موجود چیک پوسٹ اور کاروشا سے کاسبا میں داخل ہونے کے لئے بنائی گئی چیک پوسٹ پر کام کیا جائے تو ان لوگوں کو آسانی سے ٹریس کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے"..... موگی نے کہا۔

"دونوں چیک پوسٹس پر میک اپ چیک کرنے والے جدید ڈیجیٹل کیمرے پہلے سے ہی نصب ہیں اس لئے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"..... کرنل ماریو نے کہا۔

"تھینکس باس۔ آپ نے جولین کے مقابلے میں میرے رائے کو اہمیت دی ہے"..... موگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا جبکہ جولین

کا منہ اس طرح بن گیا جیسے اس کی انتہائی توہین کر دی گئی ہو۔

"یہ بات نہیں ہے موگی۔ تم دونوں نے اپنے اپنے طور پر اپنے خیالات پیش کئے ہیں لیکن تم دونوں کے مقابلے میں ایک آئیڈیا میرا بھی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے پاس تمہارے علاوہ اور بھی سیکشن ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ تمہاری تصویر ان کے پاس تھی اور وہ تصویر دکھا کر تمہیں وہاں پاکیشیا میں ٹریس کرتے رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ تم زیادہ خوش قسمت ثابت ہوئیں کہ کامیاب ہو کر یہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں اور وہ تم تک نہیں پہنچ سکے لیکن یہ تصویر خصوصی طور پر ان تک پہنچائی گئی تھی اور یقیناً یہ کام ہمارے دشمنوں کا ہے اور ہمارے دشمن کاروشا کے ایجنٹس ہی ہو سکتے ہیں۔ اب بھی یہ لوگ کاروشا گئے ہیں تو یقیناً یہ لوگ پہلے تمہیں تلاش کریں گے تا کہ تم سے معلوم کر سکیں کہ تم نے فارمولا کہاں پہنچایا ہے۔ پھر وہاں سے آگے بڑھیں اس لئے میرا خیال ہے کہ تم دونوں انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں فارٹون سے دوسرے سیکشن مقابلے پر لے آتا ہوں"...... کرنل ماریو نے کہا۔

"باس۔ اس طرح تو آپ انہیں اپنے پر حملے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہ ہمیں نہ پا کر لامحالہ آپ پر حملہ کر دیں گے۔ وہ آپ سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کریں اور یقیناً ان کے خیال کے مطابق آپ کو اس لیبارٹری کا بھی علم ہو گا جہاں فارمولا بھجوایا گیا ہے"...... جولین نے کہا۔

"ہاں۔ کاروشا والے انہیں آپ کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ہمیں اس لیبارٹری میں بھجوا دیں۔ ہم وہاں کی سیکورٹی کریں گی۔ بہرحال انہوں نے وہیں پہنچنا ہے"...... موگی نے کہا۔

"سوری۔ مجھے خود معلوم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں واقع ہے۔ یہ مکمل ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اسے مجھ سے بھی خفیہ رکھا گیا ہے۔ شاید ملک کے صدر یا پرائم منسٹر کو اس کا علم ہو گا"...... کرنل ماریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں ہی سامنے آ کر ان کا خاتمہ کرنا ہو گا لیکن ہم اپنے ملک میں ان کا مقابلہ کریں گی۔ کاروشا میں نہیں"...... جولین نے حتمی لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں تمہیں فری ہینڈ دے رہا ہوں۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں چاہئیں۔ بس"...... کرنل ماریو نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ شاید یہ اس کا مخصوص انداز تھا۔

"بے فکر رہیں۔ آپ کو لاشیں چاہئیں وہ مل جائیں گی"۔ جولین نے کہا۔

"ان کی نہیں ملیں گی تو ہماری تو بہرحال مل ہی جائیں گی"۔ موگی نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو نانسنس۔ منہ سے اچھے الفاظ نکالنے چاہئیں"۔ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے خود یہ بات کی ہے۔ میں نے صرف وضاحت کر دی ہے اس کی''..... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہاری نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں چاہئیں۔ سمجھیں''..... کرنل ماریو نے ایک بار پھر میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

''بالکل سمجھ گئی ہیں ہم۔ اب اجازت دیں''..... جولین نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''اگر ہم مزید بیٹھی رہیں باس تو آپ مکے مار مار کر نہ صرف اپنا ہاتھ خراب کر لیں گے بلکہ میز بھی نئی منگوانی پڑے گی''..... موگی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم بے حد شرارتی ہوتی جا رہی ہو موگی''..... کرنل ماریو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سچ کہہ دیتی ہوں باس اس لئے جولین بھی مجھ سے ناراض رہتی ہے''..... موگی نے کہا۔

''یہ سچ نہیں بولتی۔ اگر سچ بولتی تو پھر لڑائی کس بات کی''۔ جولین نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر آ گئی۔ اس کے پیچھے موگی بھی باہر آ گئی۔

''جلدی کرو۔ ہمیں آفس جا کر کوئی پلاننگ کرنا ہو گی ورنہ ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح ماری جائیں گی''..... جولین نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''چوہوں نہیں بلکہ چوہیوں کہو۔ یہ بتا دوں کہ عمران کے بارے میں مجھے تم سے زیادہ معلومات ہیں اس لئے تمہیں میری منت کرنا ہو گی پھر ہی میں اس بارے میں تمہیں بتاؤں گی ورنہ عمران کے ہاتھوں تم واقعی بھیگی ہوئی چوہیا کی طرح ماری جاؤ گی''..... موگی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

''تمہیں عمران کے بارے میں کس نے بتایا ہے۔ صرف سنی سنائی باتیں ہوں گی تمہارے پاس''..... جولین نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ اس خیال میں نہ رہنا۔ میں نے پوری دنیا کے بہترین ایجنٹس کا باقاعدہ البم بنایا ہے۔ اس البم میں عمران کا نمبر دوسرا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات بھی درج ہیں اور اس کی مختلف تصاویر بھی ہیں۔ ایک سو پندرہ ایجنٹس کا البم ہے میرے پاس''..... موگی نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ ویری گڈ۔ اس البم میں پہلا نمبر یقیناً میرا ہو گا۔ گڈ۔ تم واقعی حقیقت پسند ہو''..... جولین نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا تو اس البم میں آخری نمبر ہے اور اس لئے ہے کہ تم بہرحال میری سسٹر ہو ورنہ تمہاری کارکردگی اس قابل کہاں کہ اس البم میں تمہارا ذکر آ سکے۔ پہلا نمبر میرا ہے۔ موگی کا۔ سنا تم نے''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو یہ خوشامدانہ البم ہے۔ اپنی ستائش خود کرنے والے بھی نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔ ہونہہ"...... جولین نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے تم نے جلنا ہی ہے۔ تمہاری مجبوری ہے۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہ عمران ہے اور یہ بھی تمہارے لئے مسئلہ ہے میرے لئے نہیں"...... موگی نے کہا۔

"کیوں۔ تمہارے لئے کیوں مسئلہ نہیں۔ کیا یہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے"...... جولین نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ اس قدر وجیہہ آدمی ہے کہ اس کی تصویر دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ بس اس کے تصور میں باقی زندگی گزار دی جائے"...... موگی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم اس مسخرے کو وجیہہ کہہ رہی ہو۔ سر پر کلاؤنز والی ٹوپی پہننے کی کمی ہے اس میں ورنہ بنا بنایا کلاؤن یعنی مسخرہ ہے"...... جولین نے مزے لے لے کر کہا۔

"اچھا۔ اب وہ آ رہا ہے۔ مل لینا اس سے پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ وہ کلاؤن ہے یا پرنس"...... موگی نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔

"او کے۔ دیکھ لوں گی اسے"...... جولین نے چیلنج قبول کرنے والے لہجے میں کہا اور موگی نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے جولین نے بچوں جیسی بات کی ہو۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت یورپی ملک کاروشا کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے ہوئے تھے۔ پاکیشیا سے براہ راست وہ کاروشا ہی آئے تھے۔ البتہ راستے میں انہیں ایک جگہ فلائٹ تبدیل کرنا پڑی تھی۔ اس ہوٹل میں کمرے شاید عمران نے پہلے ہی بک کرائے ہوئے تھے اس لئے جب وہ یہاں پہنچے تو کمرے ان کے ناموں سے بک تھے۔ عمران سمیت سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ عمران کے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ تھیں اور وہ سب اپنے اپنے کمروں میں تھوڑی دیر گزار کر حسب روایت عمران کے کمرے میں اکٹھے ہوتے جا رہے تھے۔ عمران نے روم سروس والوں کو بلیک کافی کا آرڈر دے دیا تھا اس لئے جیسے ہی سب اکٹھے ہوئے چند لمحوں بعد ویٹرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور اس نے بلیک کافی

کے برتن درمیانی میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ برتن میز پر رکھ کر اس نے ٹرالی کو ایک سائیڈ پر کر کے روکا اور پھر خود کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ جولیا اور صالحہ نے مل کر کافی تیار کرنا شروع کر دی۔

''اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ خواتین خودکار انداز میں اپنے مخصوص کام میں مصروف ہو جاتی ہیں''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیسا مخصوص کام''..... جولیا نے چونک کر کہا۔

''یہی چائے یا بلیک کافی بنانے کا۔ اب دیکھو یہاں تنویر بھی موجود ہے۔ گو وہ مرد دکھائی دیتا ہے لیکن نام تو بہرحال نسوانی ہے جیسے تنویر فاطمہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کی جبکہ صالحہ اور جولیا ازخود حرکت میں آ گئی ہیں''..... عمران نے کہا۔

''میں نے ہزار بار تمہیں کہا ہے کہ میرے بارے میں کوئی فضول بات نہ کیا کرو لیکن تم باز نہیں آتے۔ کسی روز میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے''..... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تنویر۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ عمران کی تو عادت ہے مذاق کرنے کی''..... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم اس کی حمایت نہ کیا کرو۔ یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ تم نے''..... تنویر نے الٹا جولیا پر غصہ نکالنا شروع کر دیا۔

''تنویر پلیز۔ مشن کے آغاز میں ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں''۔ صفدر نے شاید جھگڑے کے خوف سے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

''اسے بھی منع کر دو۔ اب اگر اس نے بات کی تو میں واقعی گولی مار دوں گا''..... تنویر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب تو مذاق کرتے ہیں۔ آپ خواہ مخواہ غصے میں آ جاتے ہیں۔ آپ ان کے مذاق کو انجوائے کیا کریں''..... صالحہ نے بھی تنویر کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب نے چونک کر اس طرح فون کو دیکھا جیسے فون کی گھنٹی بجنا کوئی انوکھا کام ہو۔

''یہاں کس نے فون کیا ہو گا''..... سب نے تقریباً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عمران نے نہ صرف ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا بلکہ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ریونڈ بول رہا ہوں''..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا ہوا تمہاری ان ٹوئن سسٹرز کا''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پرنس۔ میں نے تو اس خیال سے ہی پاکیشیا جا کر آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ کو ان کی تصویر بھی دی تھی کہ آپ انہیں اے ایم گن حاصل کرنے سے روک دیں گے لیکن وہ تو کامیابی کے جھنڈے لہراتی ہوئی واپس آ گئی ہیں۔ اب ہماری حکومت کو وقت

پڑا ہوا ہے''...... ریونڈ نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تم سے تمہارے گھر میں ملاقات کرنے کے لئے تو یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے اور الٹا تم ہو کہ ناراض ہو رہے ہو''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے ملاقات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... ریونڈ نے واقعی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر میں انہیں کامیاب ہونے سے روک دیتا تو پھر میری حکومت مجھے یہاں کیوں بھجواتی اور یہاں آئے بغیر تم سے ملاقات کیسے ہوتی۔ باقی رہے کامیابی کے جھنڈے۔ تو یہ جھنڈے دنیا میں سب سے بے وفا ہیں۔ کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور کبھی کسی کے ہاتھ میں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ انہیں ان کے گھر میں شکست دینا چاہتے ہیں۔ اب مجھے بتائیں کہ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میں ابھی آفس آیا ہوں تو مجھے آپ کا پیغام دیا گیا ہے''...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اس لیبارٹری کا کھوج نکال سکتے ہو جہاں یہ فارمولا بھجوایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس بارے میں انہوں نے معاملے کو بے حد سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ ہم نے اپنے طور پر کام کرنے کے لئے اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہمیں ناکامی ہوئی ہے''...... ریونڈ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز سے پوچھ گچھ کی تم نے''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹوئن سسٹرز سے پوچھ گچھ۔ وہ کیسے۔ وہ تو کاسبا میں ہیں اور اس قدر مصروف اور تیز ایجنٹس ہیں کہ ہمارا کوئی ایجنٹ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے تو یہ اطلاع ملتے ہی کہ ٹوئن سسٹرز پاکیشیا گئی ہیں، میں ان کی تصویر لے کر پاکیشیا آپ کے پاس پہنچا تھا کیونکہ ہمیں یقین تھا کہ آپ ان کا مقابلہ کر سکیں گے لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بے حد مایوسی اور افسوس ہوا کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا مقابلہ نہیں کر سکے اور یہ دونوں فارمولا لے کر اور آپ کی لیبارٹری تباہ کر کے واپس آ گئی ہیں۔ جب آپ جیسی سروس ان کا مقابلہ نہیں کر سکی تو ہم کیسے کر سکتے ہیں''...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مقابلہ تو اب شروع ہوا ہے ریونڈ۔ ختم کہاں سے ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے پاکیشیا میں کامیابی حاصل کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے دنیا فتح کر لی ہے۔ ابھی امتحان اور بھی ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں''...... ریونڈ نے کہا۔

''کیا تم ہوٹل زالوش آ سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ میرے آفس سے قریب ہے یہ ہوٹل''۔

ریونڈ نے کہا۔

"تو پھر آ جاؤ۔ کمرہ نمبر چھ سو چھبیس"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ریونڈ کاروشا سیکرٹ سروس کا فعال ایجنٹ ہے لیکن تم نے دیکھا کہ یہ ٹوئن سسٹرز سے کس طرح خوفزدہ اور مرعوب ہے۔ اب ہمارا براہ راست مقابلہ ٹوئن سسٹرز سے ہوگا اس لئے میں ریونڈ سے کاسا میں سہولیات حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم تیز رفتاری سے کام کر سکیں اس لئے تم سب اپنے اپنے کمروں میں چلے جاؤ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ریونڈ تم سے میرے حوالے سے واقف ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔ کچھ سیر ہی کر لیں گے"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سوائے عمران کے باقی سب ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب نے کرسیوں کو اس طرح ایڈجسٹ کیا کہ دیکھنے والا یہ نہ سمجھے کہ یہاں باقاعدہ میٹنگ ہوتی رہی ہے۔ چونکہ آنے والا کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تھا اس لئے وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھ رہے تھے۔ کرسیوں کو ایڈجسٹ کر کے وہ سب ایک ایک کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ جولیا اور صالحہ نے کافی کے برتن اٹھائے اور کچن میں رکھ دیئے۔ عمران نے اٹھ کر میز کو بھی اس انداز میں ایڈجسٹ کیا کہ صورت حال ریونڈ کے سامنے واضح نہ ہو

سکے۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ریونڈ دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آؤ۔ خوش آمدید"...... عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے یاد رکھا"...... مصافحہ کرنے کے بعد ریونڈ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام اور پتہ اس قدر آسان ہے کہ جلد ہی زبان پر چڑھ جاتا ہے اس لئے تمہیں یاد رکھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے اسے کرسی پر بٹھانے کے بعد روم سروس کو دو کپ بلیک کافی لانے کا آرڈر دے کر رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ آپ کی وہاں موجودگی کے باوجود ٹوئن سسٹرز نے وہاں سے فارمولا اڑا لیا"...... ریونڈ نے کہا۔

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ مشن مکمل کرنے گئی تھیں۔ انہوں نے محنت کی اور کامیاب ہو گئیں۔ محنت کا صلہ ہمیشہ کامیابی ہی نکلتا ہے۔ اب ہم تمہارے سامنے موجود ہیں۔ یہ ہماری محنت ہے اور تم دیکھ لینا کہ اس بار کامیابی ہماری ہو گی"...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ میں آپ کی کیا اور کس طرح مدد کر سکتا ہوں"...... ریونڈ نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹرس ٹرے میں بلیک کافی کے برتن رکھے اندر داخل ہوئی۔ اس نے درمیانی میز پر برتن رکھے اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔

"تمہارے پاس ٹوئن سسٹرز کے بارے میں کوئی البم، ان کے کام کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں کوئی سی ڈی ضرور ہو گی۔ وہ مجھے دے دو۔ دوسری بات یہ کہ کاسبا کے دارالحکومت گائٹ میں ہمیں رہائش، کاریں اور اسلحہ مہیا کرنے والی کوئی بااعتماد پارٹی چاہئے اور تیسری اور آخری بات یہ کہ فارٹون کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں محل وقوع اور اس کے باس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ فارٹون کے باس پر براہ راست ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ تو بے حد مشکل ہو گا کیونکہ ہیڈکوارٹر تو بہرحال ہیڈکوارٹر ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے ہر ملک انتہائی فول پروف انتظامات کرتا ہے"...... ریونڈ نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہیڈکوارٹر پر حملے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف اپنی یادداشت کے لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ٹوئن سسٹرز کو ختم کرنا چاہتے ہیں"...... ریونڈ نے کہا۔

"اس سے ہمیں کیا ملے گا۔ اب ان کے پاس فارمولا تو نہیں

ہے۔ ہاں۔ وہ اگر پاکیشیا میں ہم سے ٹکرا جاتیں تو دوسری بات تھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا پلاننگ سوچ رکھی ہے"...... ریونڈ نے کہا۔

"پہلے یہ معلومات حاصل کروں گا کہ فارمولا کس لیبارٹری میں ہے۔ پھر اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کروں گا اور پھر واپسی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹوئن سسٹرز کے خلاف آپ کوئی کارروائی نہیں کریں گے"۔ ریونڈ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ٹوئن سسٹرز مقابلے پر آئیں تو پھر ان سے بھی نمٹ لیا جائے گا ورنہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہم مشن مکمل کرنے سے پہلے انتقامی کارروائیاں کرتے پھریں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو البم ابھی میرا ایک آدمی دے جائے گا۔ گائٹ کا نقشہ بھی اس کے ساتھ ہو گا۔ اس نقشے میں جہاں ہیڈکوارٹر ہے وہاں سرخ دائرہ موجود ہو گا۔ باقی رہی تیسری بات تو گائٹ میں ایک کلب ہے جس کا نام پرائم روز کلب ہے اس کی مالکہ اور جنرل مینجر ایک عورت مادام روز میری ہے۔ وہ بے حد بااعتماد عورت ہے۔ البتہ معاوضہ اپنی مرضی کا لے گی۔ آپ کہیں تو میں یہیں آپ کے سامنے اسے فون کر کے اس سے آپ کی بات کرا دوں"...... ریونڈ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پرنس کے نام سے بات کرنا"...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے آخر میں خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہوتے ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پرائم روز کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاروشا کے دارالحکومت راڈکر سے ریونڈ بول رہا ہوں۔ مادام روز میری سے بات کراؤ"...... ریونڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روز میری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن آواز اور لہجے میں ہلکی سی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ خاصی عمر کی عورت ہے۔

"ریونڈ بول رہا ہوں میڈم"...... ریونڈ نے کہا۔

"ارے ریونڈ تم۔ بڑے عرصے بعد کال کی ہے۔ کیا تمہاری بیوی تمہیں منع کرتی ہے ہم سے بات کرنے سے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری بیوی تو آپ کی بہت بڑی فین ہے۔ وہ کیوں منع کرے گی۔ بس مصروفیات ہی ایسی ہوتی ہیں کہ رابطہ نہیں ہو سکتا"۔ ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ چلو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔ اب بتاؤ کہ کیسے

فون کیا ہے"...... میڈم روز میری نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں میرے ایک دوست ہیں پرنس۔ ان کا تعلق پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ وہ گائٹ پہنچ رہے ہیں جہاں انہوں نے کوئی مشن مکمل کرنا ہے۔ میں نے انہیں آپ کی ٹپ دی ہے۔ انہیں رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ چاہئے"...... ریونڈ نے کہا۔

"پاکیشیا سے پرنس اور سرکاری ایجنسی سے رابطہ۔ کہیں تم پرنس آف ڈھمپ کی بات تو نہیں کر رہے جس کا اصل نام علی عمران ہے اور جو اپنی ڈگریاں بار بار دوہراتا رہتا ہے۔ انتہائی مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے والا ہے لیکن اس کا تو کسی سرکاری ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"...... روز میری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ عورت اس کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی جبکہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کی آواز پہچان سکا تھا۔

"یہ لیں۔ آپ خود ان سے بات کر لیں"...... ریونڈ نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے رسیور عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا اصل نام بھی لے دیا۔ ظاہر ہے جب مادام روز میری نے صرف پرنس

اور پاکیشیا کا سن کر عمران کے بارے میں اس قدر تفصیل بتا دی تھی تو اس کا مطلب تھا کہ وہ عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔

''ارے ناٹی بوائے۔ تم اپنی آنٹی جینز کو بھول گئے ہو۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''آنٹی جینز یا آنٹی اولڈ گرل''...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ پھر تو تم جان بوجھ کر نظرانداز کر رہے تھے مجھے۔ اپنی آنٹی کو''...... میڈم روز میری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن میری آنٹی اولڈ گرل تو ایکریمیا کی ریاست سلوکون میں پائی جاتی تھی اور اس کی آواز تو اس قدر پرکشش تھی کہ جو سنتا تھا وہ اولڈ کو نظرانداز کر کے گرل پر فریفتہ ہو جایا کرتا تھا۔ پھر یہ سب کیا ہوا کہ سب کچھ ہی بدل گیا''...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ ایک غمگین کہانی ہے۔ تمہارے انکل سوبرز کو سلوکون کے طاقتور گینگ ریڈبال نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ہماری ساری جائیداد کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ ہمارے کلب پر قبضہ کر لیا اور مجھے سلوکون سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ چونکہ میرا آبائی تعلق کاروشا سے تھا اس لئے میں نے وہاں ایک اچھے خاصے آدمی

درمیان میں ڈال کر اس گینگ سے کچھ رقم لی اور یہاں آ کر میں نے پرائم روز کے نام سے کلب کھول لیا۔ یہاں کا پانی مجھے راس نہ آیا اور میرا گلا بے حد خراب ہو گیا۔ اس کا آپریشن ہوا۔ اب گلا تو ٹھیک ہے لیکن آواز اور لہجہ بدل گیا ہے اس لئے تم مجھے آواز سے بھی نہیں پہچان سکے لیکن تم میرے شیطان بھتیجے ہو۔ میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں اس لئے جب ریونڈ نے پرنس اور پاکیشیا اور سرکاری ایجنسی کا نام لیا تو تمہارا نام بے اختیار میری زبان پر آ گیا''...... میڈم روز میری نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ریونڈ بڑے حیرت بھرے انداز میں نہ صرف یہ سب کچھ سن رہا تھا بلکہ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اس سارے ماحول پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''آنٹی۔ تم نے مجھے فون کیوں نہیں کیا حالانکہ تم اس پوری دنیا میں میری واحد آنٹی ہو جس کے پاس میرا فون نمبر ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میں تمہیں کسی امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ اب تم بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ بلاتکلف اور بلاجھجک بتا دو''...... میڈم روز میری نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

''ایک بات میں بتا دوں۔ میں ہوں تو پرنس لیکن ہوں مفلس و قلاش پرنس اس لئے رقم کی امید مجھ سے نہ رکھنا''...... عمران نے کہا

تو دوسری طرف میڈم روز میری نہ صرف کھلکھلا کر ہنس پڑی بلکہ کافی دیر تک ہنستی رہی۔

"تمہاری یہی باتیں تو لوگوں کے غم مٹا دیتی ہیں۔ تم جس قدر مفلس اور قلاش ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ تم سے معاوضہ نہیں لوں گی البتہ صرف ٹوکن معاوضہ ضرور لوں گی"۔ میڈم روز میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹوکن معاوضہ۔ اوہ۔ پھر تو تم نے واقعی میری قدر کی ہے۔ وہی ٹوکن معاوضہ جو پارکنگ میں کار کھڑی کرنے پر پارکنگ بوائے ٹوکن کے عوض لیتا ہے۔ واہ"...... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میڈم روز میری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"چلو وہی سہی۔ تم بتاؤ تو سہی کہ تمہارا مسئلہ کیا ہے"...... میڈم روز میری نے کہا۔

"ایک شرط پر بتاتا ہوں کہ تم اسے کسی صورت اوپن نہیں کرو گی کیونکہ انکل بھی اسی بات پر پریشان رہتے تھے کہ تم کوئی بات اپنے تک روک نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ وہ دور اور تھا۔ اس وقت بزنس کی دنیا سے میرا نہیں تمہارے انکل کا واسطہ رہتا تھا۔ اب جب میں خود بزنس ہولڈر ہوں تو مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ رازداری کی کیا اہمیت ہوتی ہے اس لئے بے فکر رہو"...... میڈم روز میری نے کہا۔

"پاکیشیا ایک میزائل گن پر کام کر رہا تھا کہ کاسا کی سرکاری

ایجنسی فارٹون کی سپر ایجنٹس ٹوئن سسٹرز پاکیشیا گئیں تاکہ اس میزائل گن کا فارمولا اڑا لائیں۔ ریونڈ نے پاکیشیا آ کر مجھے اس کی نہ صرف اطلاع دی بلکہ ٹوئن سسٹرز کی تصویر بھی دی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس میں زیادہ دلچسپی نہ لی کہ وہ جانتا تھا کہ ایسی گنیں چھپائی نہیں جا سکتیں۔ ان کی ٹیکنالوجی بہرحال اوپن ہو جاتی ہے جیسے روسیاہی گن کلاشنکوف، ایکریمیا کی روزی گن۔ اسی طرح دیگر ممالک کی ایجاد کردہ گنیں ہیں۔ چنانچہ چیف کا خیال تھا کہ چونکہ اس گن نے بھی اوپن ہو جانا ہے اس لئے اس میں ہمیں زیادہ دلچسپی لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ٹوئن سسٹرز نے نہ صرف فارمولا اڑا لیا بلکہ بلاوجہ پوری لیبارٹری تباہ کر دی۔ ہمارے اعلیٰ دماغ سائنس دان اور ان کے معاونین کو بھی ہلاک کر دیا۔ سیکورٹی ونگ میں فوجی کمانڈوز کو بلاوجہ ہلاک کر دیا اس لئے چیف نے اب فیصلہ کیا ہے کہ یہ فارمولا واپس لایا جائے اس لئے میں کاسا پہنچ رہا ہوں۔ مجھے کاسا میں اہم ٹپس کی ضرورت تھی اس لئے میں کاردشا میں ریونڈ کے پاس پہنچا اور اس نے اب تمہارا تعارف کرا دیا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم ٹوئن سسٹرز کے خلاف کام کر رہے ہو"...... میڈم روز میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان سے کیا لینا دینا ہے۔ میں نے تو فارمولا واپس لینا

ہے اور بس۔ ہاں البتہ اگر انہوں نے اس مشن میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہاری فطرت سمجھتی ہوں لیکن مجھے ٹوئن سسٹرز کی فطرت کا بھی بخوبی علم ہے۔ انہیں لازماً تمہارے کاروشا پہنچنے کی اطلاعات مل چکی ہوں گی اور انہوں نے تمہارے کاسا آنے کے راستوں میں تمام انتظامات کر لئے ہوں گے لیکن میں ان معاملات میں نہیں پڑنا چاہتی۔ میں پروفیشنل انداز میں یہاں کام کرتی ہوں اس لئے تمہیں یہاں رہائش بھی ملے گی، کاریں اور اسلحہ بھی۔ رہائش گاہ کے بارے میں ابھی بتا دیتی ہوں۔ کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے تمہارے لئے بہترین انتخاب ہے۔ وہاں میرا خاص آدمی رونالڈ موجود ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس لئے بلاجھجک تم اس پر اعتماد کر سکتے ہو۔ تم نے اسے اپنا نام پرنس بتانا ہے۔ میں فون پر اسے کہہ دوں گی۔ اس کے باوجود اگر تم اسے اپنے پاس نہ رکھنا چاہو تو بلاتکلف اسے میرے آفس بھجوا دینا۔ اس کوٹھی میں دو نئے ماڈل کی کاریں موجود ہیں اور چابیاں رونالڈ کے پاس ہیں۔ کوٹھی کے تہہ خانے میں اسلحہ خانہ بھی ہے جس میں تمام ضروری اسلحہ موجود ہے۔ اس کے باوجود تمہیں اگر مزید کچھ چاہئے تو تم صرف رونالڈ کو بتا دینا وہ تمہیں مہیا کر دے گا۔ او کے۔ اس سے زیادہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی“...... میڈم روز میری نے بڑے پروفیشنل انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹوئن سسٹرز سے میری سفارش بھی کر دینا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نانی بوائے۔ تم طنز کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ تم شاید اندازہ لگا رہے ہو کہ میں ٹوئن سسٹرز کو پسند کرتی ہوں۔ یہ دونوں میری بیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ یہ دونوں رہتی بھی اکٹھی ہیں اور ایک دوسرے سے ہمہ وقت لڑتی بھی رہتی ہیں۔ مجھے وہ بے حد پسند ہیں لیکن تم بھی ان سے کم نہیں ہو اس لئے یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے جس طرح چاہو ایک دوسرے سے نمٹو۔ گو نقصان بہرحال میرا ہی ہوگا لیکن میں نے بڑے بڑے نقصانات برداشت کئے ہیں۔ یہ بھی کر لوں گی۔ او کے گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

”مجھے معلوم نہیں تھا عمران صاحب کہ میڈم روز میری سے آپ کے اس قدر گہرے اور دیرینہ تعلقات تھے لیکن یہ بتا دوں کہ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ وہ پروفیشنل انداز میں کام کرتی ہیں اس لئے آپ بے فکر ہو کر ان کی دی ہوئی مراعات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں“۔ ریوٹا نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ البتہ مجھے یہ بتاؤ کہ کاروشا سے کاسا جانے کے لئے کتنے ذرائع ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو ہیں۔ بائی روڈ اور بائی ایئر اور یہ بھی بتا دوں کہ دونوں راستوں پر انتہائی سخت چیک پوسٹیں بھی موجود ہیں"..... ریونڈ نے کہا۔

"چیک پوسٹیں۔ کیا مطلب"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"بائی روڈ جب آپ کاسبا کی حدود میں داخل ہوں گے تو وہاں موجود چیک پوسٹ سے آپ کو انتہائی تفصیل سے چیک کیا جائے گا۔ اسلحہ اور منشیات کے علاوہ آپ کا میک اپ وغیرہ بھی آٹومیٹک مشینری سے چیک ہو گا۔ آپ کے کاغذات بھی جدید ترین مشینری کے ذریعے چیک ہوں گے۔ اس سارے عمل میں صرف چند منٹ لگتے ہیں کیونکہ یہ سارا کام جدید ترین مشینری سے خودبخود ہوتا چلا جاتا ہے لیکن جیسے ہی کسی کو مشکوک قرار دیا جاتا ہے تو اسے گھیر کر علیحدہ لے جایا جاتا ہے اور پھر اگر اس پر شک ثابت ہو جائے تو آپ جانتے ہیں کہ پھر کیا ہوتا ہے۔ جہاں تک ایئر پورٹ سے باہر چیک پوسٹ ہے تو یہاں بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسے روڈ چیک پوسٹ پر ہوتا ہے۔ ان چیک پوسٹوں سے گزرنے کے بعد ہی آدمی کاسبا میں داخل ہو سکتا ہے ورنہ نہیں"..... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی چیک پوسٹیں اب بنائی گئی ہیں یا پہلے سے کام کر رہی ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب نہیں۔ یہ کافی عرصے سے قائم ہیں۔ اصل میں یہ چیک پوسٹیں کاروشائیوں کے لئے بنائی گئی ہیں کیونکہ کاروشا اور کاسبا کے

درمیان ایسی ہی نفرت ہے جیسے آپ کے ملک پاکیشیا اور آپ کے ہمسایہ ملک کافرستان کے درمیان ہے۔ آپ نے بھی میزائل گن کافرستانی میزائل سسٹم کو تباہ کرنے کے لئے بنائی ہے اور کاسبا نے بھی یہ فارمولا اس لئے حاصل کیا ہے کہ اس سے وہ کاروشا کا میزائل سسٹم تباہ کر سکے"..... ریونڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کاروشا کی سرکاری ایجنسی سے ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ کاروشا میں ایسے لوگ بہرحال موجود ہوں گے جو ان دونوں راستوں سے ہٹ کر کاروشا میں داخل ہونے کے دیگر راستوں کے بارے میں جانتے ہوں گے"..... عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ہیں تو سہی لیکن وہ انتہائی دشوار گزار راستے ہیں۔ کاروشا اور کاسبا کے درمیان اسلحہ اور ڈرگ اسمگلنگ کے لئے ان انتہائی خطرناک راستوں کو استعمال کیا جاتا ہے"..... ریونڈ نے جواب دیا۔

"ان میں سے جو سب سے دشوار گزار راستہ ہے وہ بتا دو کیونکہ ایسے راستوں پر اس لئے چیکنگ نہیں کی جاتی کہ ایسے راستوں سے سفر کرنا ناممکن سمجھا جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ایک راستہ واقعی ایسا ہے جسے اس لئے ترک کر دیا گیا ہے کہ آج تک وہاں سے کوئی گروپ صحیح سلامت نہیں گزر سکا۔ لازماً چند افراد ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے اسے ترک کر دیا گیا ہے"......

ریونڈ نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس کاروشا اور کاسبا کے سرحدی علاقوں کا تفصیلی نقشہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرے پاس ہے اور اسی لئے ساتھ لے آیا ہوں کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے راستوں کے بارے میں بات کرنی ہے کیونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ ایسے راستوں کا انتخاب کرتے ہیں جنہیں دوسرے استعمال نہیں کرتے اور آپ کی کامیابی کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے"...... ریونڈ نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نقشہ کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔ پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ عمران بھی جھک کر غور سے نقشے کو دیکھنے لگا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ سرحدی پہاڑی علاقہ دونوں ملکوں میں مشترک ہے۔ اسے گریٹاس پہاڑی علاقہ کہا جاتا ہے لیکن یہ مکمل طور پر بنجر، ویران اور انتہائی خطرناک علاقہ ہے۔ کاروشا اور کاسبا نے طویل عرصہ پہلے یہاں ایک سڑک بنانے کی کوشش کی تھی کیونکہ اس سڑک سے فاصلہ بے حد کم ہو جاتا ہے اور تجارت میں آسانیاں اور سہولتیں بھی مل سکتی ہیں لیکن باوجود جدید مشینری اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے سڑک تعمیر نہ ہو سکی اور آخرکار یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا گیا کیونکہ گریٹاس پہاڑوں میں قدرتی طور پر لینڈ سلائیڈنگ

بہت ہوتی ہے اس لئے بعض اوقات پوری پوری پہاڑیاں اچانک نیچے آ گرتی ہیں۔ اس طرح وہاں دن رات شکست و ریخت کا عمل جاری رہتا ہے۔ اسمگلروں نے اسے محفوظ راستہ کے طور پر استعمال کیا لیکن کوئی بھی ٹرپ صحیح سلامت گریٹاس کو کراس نہ کر سکا۔ آدھے سے زیادہ لوگ کسی نہ کسی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے آخرکار اسے ترک کر دیا گیا"...... ریونڈ نے بال پوائنٹ سے نقشے پر دائرے لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ لینڈ سلائیڈنگ دن کو زیادہ ہوتی ہے یا رات کو"...... عمران نے پوچھا۔

"دونوں اوقات میں۔ ویسے رات کو یہاں سے گزرنا ممکن اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ لائٹس بند کر کے گزرا جائے کیونکہ کاروشا اور کاسبا دونوں اطراف سب سے اونچی چوٹیوں پر باقاعدہ نگرانی کا انتظام ہے۔ چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے نیچے پہاڑیوں کی دن رات نگرانی کی جاتی ہے"...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس گریٹاس میں بہت سے راستے ہوں گے۔ تمہاری نظر میں سب سے محفوظ راستہ کون سا ہے۔ نقشے پر دکھاؤ"...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے باقاعدہ نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"یہ راستہ جیپ کا ہے یا پیدل چلنے کا"...... عمران نے پوچھا۔

"دن کو تو آپ نگرانی کی زد میں ہوں گے۔ رات کو اگر آپ

نے لائٹس آن کر دیں تو جیپ دو قدم بھی نہ چلا سکیں گے۔ ویسے یہ راستہ جیپ کا ہے لیکن دن کے وقت بھی انتہائی دشوار گزار راستہ ہے''..... ریونڈ نے جواب دیا۔

''اس علاقے کے بارے میں کوئی گائیڈ مل سکتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مل تو سکتا ہے لیکن وہ پیدل تو جائے گا لیکن جیپ پر بیٹھ کر نہیں جائے گا''..... ریونڈ نے جواب دیا۔

''دن کے وقت بھی''..... عمران نے کہا تو ریونڈ چونک پڑا۔

''دن کے وقت تو ظاہر ہے وہ جیپ پر سوار ہو جائے گا یا جیپ چلا سکے گا لیکن اچانک ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ سے اگر بچ بھی گئے تب بھی نگرانی کی زد میں رہیں گے اور جیسے ہی آپ کاسبا کی حدود میں داخل ہوں گے آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا یا پھر آپ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ اس کا فیصلہ نگرانی کرنے والے چیک پوسٹ کا کمانڈر کرے گا''..... ریونڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں کسی آدمی کو ساتھ لے جانا زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن راستہ یہی ٹھیک رہے گا۔ اوکے۔ تم نے ہمارے لئے ایک بڑی اور طاقتور انجن والی جیپ اپنے لئے بھی جیپ کا بندوبست کرنا ہے اور ہمارے ساتھ خود بھی جیپ میں وہاں تک جانا ہے جہاں سے اس راستے کا آغاز ہوتا

ہے تاکہ ہم بھٹک نہ جائیں۔ آگے ہماری قسمت''..... عمران نے نقشہ اٹھا کر اسے تہہ کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کب جائیں گے اور کس وقت''..... ریونڈ نے پوچھا۔

''دن کے وقت کل صبح سویرے سورج طلوع ہونے سے پہلے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں جیپ آج رات کو ہی بھجوا دوں گا اور خود کل صبح چار بجے آ جاؤں گا۔ یہاں سورج پانچ بجے طلوع ہوتا ہے''۔ ریونڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے گریتاس کا فاصلہ کتنا ہو گا''..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''دو سو کلو میٹر ہے''..... ریونڈ نے جواب دیا۔

''تو پھر رات کو دو بجے آ جاؤ۔ ہم چار بجے گریتاس میں موجود رہنا چاہتے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''وہ چیک پوسٹ کا کیا کریں گے''..... ریونڈ نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو۔ یہ ہمارا کام ہے اور ہاں۔ رات کو آؤ تو علاقے کا ایک تفصیلی نقشہ بھی ساتھ لے آنا''..... عمران نے کہا۔

''اوکے''..... ریونڈ نے کہا اور پھر عمران سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھرن سسٹرز جولین اور موگی دونوں اپنے سیکشن آفس میں ایک میز کے گرد بیٹھی ہوئی تھیں۔ جولین کے سامنے فون رکھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں۔

''ایک تو تم میں نجانے عقل کیوں نہیں رکھی گئی۔ ہر بات الٹ سوچتی ہو''...... خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

''چلو مجھ میں تو گنجائش موجود ہے عقل رکھنے کی لیکن تم میں سرے سے گنجائش ہی نہیں ہے اس لئے خاموش بیٹھی رہو''۔ جولین نے بھی پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان یہ لڑائی مزید تیز ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے اگر ایک منٹ بھی دیر ہوگئی تو شاید کال ہی ڈراپ ہو جائے۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''فرینک بول رہا ہوں میڈم۔ کاروشا دارالحکومت راڈکر سے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کہاں ہو اس لئے فضول باتیں نہ کرو اور رپورٹ دو۔ نانسنس۔ یہاں ہماری جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں اپنا تعارف سوجھ رہا ہے۔ نانسنس''...... جولین نے اس بار پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''تین پاکیشیائی مرد اور دو عورتیں گائٹ کی سیر کرتی پھر رہی ہیں۔ وہ سب آپس میں پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں اس لئے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ہم سمجھ نہیں سکے۔ البتہ ان کا ایک ساتھی جس کا نام عمران ہے وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود ہے۔ پہلے یہ سارے لوگ اسی کمرے میں موجود تھے پھر سوائے عمران کے باقی سب اٹھ کر ہوٹل سے باہر آ گئے''...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس عمران کی بات کرو۔ میں نے سن لیا ہے اس کے ساتھیوں کے بارے میں''...... جولین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''عمران سے ملنے کے لئے کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ریونڈ آیا اور وہ ایک گھنٹے تک اس کے ساتھ کمرے میں رہا۔ ہم نے ان

کے درمیان ہونے والی بات چیت کالاسپ مشین کے ذریعے باہر سے ٹیپ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ ٹیپ نہیں ہو سکی۔ شاید ریونڈ اپنے ساتھ کوئی ایسا جدید ترین جیمر لے آیا تھا جس نے ہماری مشینری کے سگنل جام کر دیئے تھے لیکن آخری دو منٹ کی گفتگو اچانک ٹیپ ہو گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ عمران گریٹاس پہاڑی علاقے کے کسی راستے سے کاروشا سے کاسبا آنے کا پروگرام بنا رہا ہے اور اس نے ریونڈ کو کہا ہے کہ وہ رات کو دو بجے ہوٹل آ جائے اور ان کے ساتھ گریٹاس تک چلے۔ پھر وہ خود آگے چلے جائیں گے اور ریونڈ واپس آ جائے اور ایک بڑی اور طاقتور انجن والی جیپ بھی انہوں نے ریونڈ سے ڈیمانڈ کی ہے۔ اس کے بعد ریونڈ واپس چلا گیا ہے''...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس یہ ٹیپ موجود ہے''...... جولین نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا آپ سنیں گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو اور کیا میں نے ٹیپ کا اچار ڈالنا ہے۔ سناؤ تاکہ میں خود ان کی باتیں سن سکوں''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یہ ریونڈ کی آواز ہے''...... جولین نے کہا اور پھر دوسری آواز ابھری۔

''یہ عمران ہو گا''...... جولین نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ موگی خاموش بیٹھی رہی تھی۔ اس نے نہ مداخلت کی تھی اور نہ ہی کسی بات پر تبصرہ کیا تھا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو فرینک کی آواز سنائی دی۔

''میڈم۔ آپ نے گفتگو سن لی ہے''...... فرینک نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن کالاسپ تو جدید ترین مشینری ہے جو وسیع رینج کی حامل ہے۔ اسے کیسے جام کر دیا گیا۔ کاش ایسا نہ ہوتا تو ان کی اب تک ہونے والی مکمل گفتگو سے ہم انہیں روکنے اور ہلاک کرنے میں سو فیصد کامیاب ہو جاتیں۔ بہرحال تم ان کی نگرانی کرتے رہو اور جب یہ واقعی گریٹاس میں داخل ہوں تو تم نے ہمیں اطلاع دینی ہے''...... جولین نے کہا۔

''لیکن میڈم۔ اس وقت وہاں جانا جب اور کوئی بھی وہاں نہ ہو تو ہمیں مارک کر لیا جائے گا''...... فرینک نے کہا۔

''نانسنس۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم ان کی جیپ میں بیٹھ کر ساتھ جاؤ۔ نانسنس۔ سرکل راؤنڈ تک تو دوسرے شہروں کی کافی ٹریفک جاتی ہے۔ سرکل راؤنڈ سے گریٹاس جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ تم اس سرکل راؤنڈ تک بغیر کسی شک کے جا سکتے ہو۔ وہاں سے جب یہ لوگ گریٹاس کی طرف مڑ جائیں گے تو آگے نصف گھنٹے کا سفر ہو گا۔ تم وہیں رک جانا اور ہمیں کال کر کے بتا دینا''...... جولین نے فرینک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے رسیور رکھ دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ عمران واقعی گریٹاس کے راستے کاسبا پہنچے گا"...... جولین کے رسیور رکھتے ہی موگی نے کہا۔

"ہاں۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تو یہی بتا رہی ہے"۔ جولین نے کہا۔

"یہ تو ڈاج ہے۔ عمران دنیا کا سب سے بڑا شاطر ہے۔ وہ ہر پہلو کا خیال رکھتا ہے۔ یہ سب کچھ یقیناً ڈاج کے لئے ظاہر کیا گیا ہے"...... موگی نے کہا۔

"کاروشا سے کاسبا میں داخل ہونے کے دو راستے ہیں اور دونوں پر انتہائی سخت چیک پوسٹیں موجود ہیں اس لئے ان دونوں راستوں سے آنے سے انہیں چیک کر کے گرفتار کر لیا جائے گا اور تیسرا راستہ یہی گریٹاس کا ہے لیکن یہ ناقابل عبور راستہ ہے اور عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ ایسے ہی راستے کا انتخاب کرتا ہے جو عام راستوں سے ہٹ کر ہوتا ہے اس لئے میرا خیال یہی ہے کہ وہ گریٹاس کا راستہ ہی اختیار کرے گا اور ہم صبح ہوتے ہی کاسبا ایئر چیک پوسٹ پر پہنچ جائیں گی جو بلندی پر ہے۔ وہاں سے نگرانی ہوتی رہے گی۔ یہ لوگ یا تو خود ہی کسی ڈھلان سے سلپ ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا اگر پہنچ جائیں گے تو پکے ہوئے پھلوں کی طرح سیدھے ہماری جھولی میں آ گریں گے"۔

جولین نے کہا۔

"یہ سب تمہاری خام خیالی ہے۔ تم احمق ہو جو عمران کو عام ایجنٹ کے طور پر ٹریٹ کر رہی ہو"...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم عمران کی اتنی فین کیوں بن گئی ہو۔ کیا پسند آ گیا ہے تمہیں"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پسند آنے یا نہ آنے کی بات تو تب ہو جب شادی کرنی ہو۔ ہم دونوں نے تو حلف لیا ہوا ہے کہ ساری عمر شادی نہیں کرنی۔ پھر کیوں پوچھ رہی ہو"...... موگی نے کہا۔

"تمہیں حلف یاد ہے۔ یہ اچھی بات ہے"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور گاور کلب میں تم جو حرکتیں کرتی رہتی ہو اس وقت تمہیں حلف کیوں یاد نہیں رہتا"...... موگی نے کہا۔

"حلف تو شادی نہ کرنے کا ہے اور میں گاور کلب میں کسی سے شادی تو نہیں کر رہی ہوتی کسی کے ساتھ شراب پینا، ناچنا، رومانی باتیں کرنا تو شادی نہیں کہلاتی۔ آخر کچھ ہماری عمر کے بھی تقاضے ہیں۔ تمہاری طرح راہبہ تو بننے سے رہی"...... جولین نے کہا۔

"میں تمہیں راہبہ نظر آتی ہوں جو سارے کام تم کرتی ہو۔ وہ میں بھی کرتی ہوں لیکن تمہارا انداز مجھ سے مختلف ہے۔ میں صرف تفریح اور وقت گزارنے کے لئے یہ سب کرتی ہوں لیکن تمہارا

انداز ایسا ہوتا ہے جیسے تم مردوں کے پیچھے پاگل ہو رہی ہو"۔ موگی نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ زیادہ فضول باتیں مت کرو"...... جولین نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"سچی بات کا ردعمل ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال مجھے کیا۔ تم جو کرتی ہو شوق سے کرو لیکن مجھ پر کوئی کمنٹ نہ کیا کرو۔ یہ بات گرہ سے باندھ لو ورنہ"...... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولین نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس میڈم"...... دوسری طرف سے اس کے سیکشن سپرنٹنڈنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹاس پہاڑی علاقے میں ایئر چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ اس کا کمانڈر کون ہے اور پھر اس سے بات کراؤ"...... جولین نے کہا۔

"لیس میڈم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور جولین نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"...... جولین نے کہا۔

"میڈم۔ گریٹاس ایئر چیک پوسٹ کا کمانڈر نزدیکی ملٹری چھاؤنی کا میجر جوزف ہے۔ چیک پوسٹ پر ڈیوٹی کیپٹن کی ہوتی

ہے۔ دن کا کیپٹن اور ہوتا ہے اور رات کا اور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میجر جوزف سے بات کراؤ"...... جولین نے کہا۔

"لیس۔ بات کریں۔ وہ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں"...... جولین نے کہا۔

"لیس میڈم۔ میں میجر جوزف بول رہا ہوں۔ فرمایئے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹاس پہاڑیوں پر جو ایئر چیک پوسٹ ہے۔ مطلب ہے وہ چیک پوسٹ جو پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور جس سے ایئر اور زمین دونوں کی نگرانی کی جاتی ہے اس کے انچارج آپ ہیں"...... جولین نے کہا۔

"لیس میڈم۔ لیکن میں وہاں ہفتے میں ایک روز راؤنڈ پر جایا کرتا ہوں۔ وہاں کے انچارج دن کے وقت کیپٹن جیگر اور رات کے وقت کیپٹن فریڈ ہیں۔ آپ فرمائیں۔ آپ کیا جاننا چاہتی ہیں"۔ میجر جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے جولین سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹ تھی اس لئے میجر جوزف کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"چند غیر ملکی ایجنٹ کاروشا سے گریٹاس کے ذریعے کاساہا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ شاید سورج طلوع ہونے سے پہلے کاروشا

سے گریٹاس میں داخل ہوں گے اور روشنی میں جیپ کے ذریعے کاسبا میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم نے ان کی نگرانی بھی کرنی ہے اور انہیں چیک کر کے گرفتار بھی کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں آپ کی اس چیک پوسٹ کی مدد چاہئے''...... جولین نے کہا۔

''جیسے آپ حکم کریں۔ چیکنگ اور نگرانی تو ان کی ویسے بھی ہوتی رہے گی۔ آپ وہاں جانا چاہتی ہیں تو میں کیپٹن جیگر کو حکم دے دیتا ہوں۔ وہ آپ کے کنٹرول میں کام کرے گا۔ دن کے وقت وہی چیک پوسٹ پر ہوتا ہے''...... میجر جوزف نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ انہیں ہمارے بارے میں بتا دیں۔ ہم ٹوئن سسٹرز کل سورج نکلنے کے بعد وہاں پہنچ جائیں گی اور انہیں ہمارے تحت کام کرنا ہو گا''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم۔ ایسے ہی ہو گا جیسے آپ حکم دیں گی''...... میجر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں آپ کے کتنے افراد ہوتے ہیں''...... جولین نے پوچھا۔

''کیپٹن سمیت چھ افراد''...... میجر جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اپنے سیکشن کے دس افراد کو وہاں لے جاؤں گی۔ وہ ان لوگوں کو روکنے اور گرفتار کرنے کے لئے کافی رہیں گے''...... جولین نے کہا۔

''اگر آپ حکم دیں تو ملٹری کے کمانڈوز بھجوا دوں۔ وہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں''...... میجر جوزف نے کہا۔

''جن ایجنٹوں کے خلاف ہم کام کر رہے ہیں وہ پوری دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ کمانڈوز تربیت یافتہ ضرور ہوتے ہیں لیکن سیکرٹ سروس کے ایجنٹس کے طور پر نہیں اس لئے ہمیں اپنے آدمی سامنے لانے پڑیں گے جو سیکرٹ ایجنٹس کے طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ جیسے آپ حکم دیں''...... میجر جوزف نے کہا۔

''اوکے۔ ہم سورج طلوع ہوتے ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ کیپٹن جیگر کو احکامات دے دیں۔ ٹوئن سسٹرز جولین اور موگی''۔ جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے موگی کمرے میں داخل ہوئی۔

''تم نے کوئی پلان بھی بنایا ہے یا اندھیرے میں لاٹھیاں چلانے کا ارادہ ہے''...... موگی نے میز کے گرد موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جب بھی بولو گی کفن پھاڑ کر بولو گی۔ بغیر پلاننگ کے ہم نے ان کے ہاتھوں مرنا ہے۔ وہ لوگ جیپ پر آ رہے ہیں۔ اول تو وہ اس راستے میں خود ہی ہلاک ہو جائیں گے اگر بفرض محال کسی طرح پہنچ بھی گئے تو جیپ ہماری دوربینوں سے چیک ہوتی رہے گی۔

وہاں ہمارے سیکشن کے آدمی ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہوں گے اور پھر جیسے ہی میں حکم دوں گی ان کی جیپ پر میزائل فائر کر دیئے جائیں گے اور ان سب کا اکٹھے ہی خاتمہ ہو جائے گا''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری اس چیک پوسٹ کے بارے میں ان لوگوں کو علم نہ ہوگا''...... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو اور شاید اپنی پوری زندگی میں پہلی بار تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہئے''...... جولین نے کہا تو موگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''چلو شکر ہے آج تمہارے اندر بھی شعور کی کوئی رمق نظر آ ہی گئی جو تمہیں میری بات زندگی میں پہلی بار سمجھ آئی ہے۔ میں تمہیں بتا دوں کہ جس طرح کا ایکشن پلان تم نے بنایا ہے اس سے تم خود بھی ماری جاؤ گی اور سیکشن کے آدمی بھی مارے جائیں گے اس لئے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے دانستہ دن کا وقت اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ ایک خاص حد تک جیپ میں آئیں گے اور پھر جہاں سے انہیں خدشہ ہو گا کہ جیپ کو چیک پوسٹ سے چیک کیا جا سکتا ہے وہاں سے وہ پیدل اور چٹانوں کی اوٹ لے کر آئیں گے اور اچانک تمہارے آدمیوں اور چیک پوسٹ پر بیک وقت حملہ کر دیں گے۔ پھر بتاؤ کہ کیا نتیجہ نکلے گا''...... موگی نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ زیادہ پیر پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری ایک فضول بات کی میں نے اگر تعریف کر دی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اچھل کر میرے سر پر چڑھ جاؤ۔ اگر ہم دوربینوں سے جیپ کو چیک کر سکتے ہیں تو پیدل آتے ہوئے افراد کو بھی چیک کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں تو معمولی سے معمولی نقل و حرکت بھی چیک ہو جاتی ہے''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے راستہ بدل لیا اور چکر کاٹ کر وہ ہمارے عقب میں پہنچ گئے تو پھر''...... موگی نے کہا۔

''یہ فضول خدشات ہیں۔ ایسے تو وہ اڑ کر بھی کاسا پہنچ سکتے ہیں''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری مانو تو ان کے راستے میں مت آنا ورنہ انہیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ ہمیں بہت بڑا فرق پڑ جائے گا۔ ہم ان کے ہاتھوں ماری جائیں گی یا پھر ہمارے سیکشن کے آدمی ہلاک ہو سکتے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ ہم لیبارٹری کا محاصرہ کر کے بیٹھ جائیں۔ وہ لوگ لامحالہ کسی نہ کسی انداز میں وہاں پہنچیں گے تو وہاں آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے''...... موگی نے کہا۔

''لیبارٹری کا تو باس کو بھی علم نہیں ہے تو ہمیں کون بتائے گا''...... جولین نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کو کون بتائے گا''...... موگی نے

کہا۔

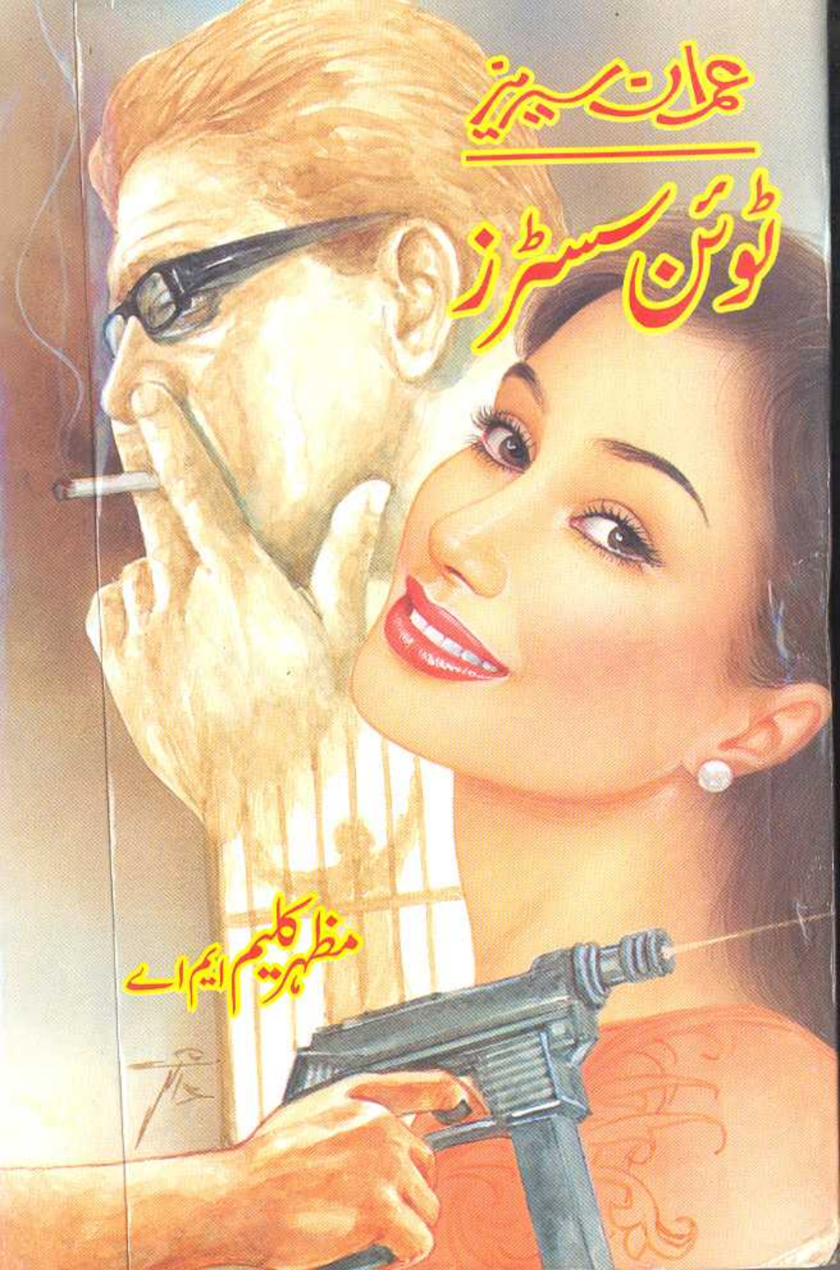
"انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ صرف صدر اور پرائم منسٹر کو اس کا علم ہے اور وہاں تک ان کی اپروچ ہی نہیں ہو سکتی"...... جولین نے کہا۔

"اب میں مزید کیا کہہ سکتی ہوں"...... موگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کچھ کہنا بھی نہیں چاہئے۔ صرف کام کرتی رہا کرو۔ میں اب سونے جا رہی ہوں۔ ہم نے صبح ہوتے ہی وہاں پہنچنا ہے۔ تم بھی تیار رہنا"...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"ہونہہ۔ یہ خود بھی مرے گی اور مجھے بھی مروائے گی لیکن کیا کیا جائے۔ باس بھی اس کی بات زیادہ مانتا ہے"...... موگی نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

حصہ اوّل ختم شد


عمران سیریز
ٹوئن سسٹرز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ٹوئن سسٹرز

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ناشر ------ مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ------ محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

بڑے سائز اور طاقتور انجن کی حامل مضبوط جیپ خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران، سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے جولیا کے باقی سب نے یورپی میک اپ کر رکھا تھا۔

''عمران صاحب۔ یورپ میں انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرنے کا بے حد رواج ہے۔ ہم سیر کر رہے تھے تو ہمیں بار بار احساس ہوا تھا کہ ہماری گفتگو کہیں سنی جا رہی ہے اس لئے ہم پاکیشیائی زبان میں بات کرتے رہے۔ اب بھی گریٹاس پہاڑی علاقے کو چیک کرنے کے لئے انہوں نے جدید ترین مشینری استعمال کر رکھی ہوگی''...... صفدر نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ وہ بات کرو''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان ایئر چیک پوسٹوں کو عام چیک پوسٹیں نہ سمجھیں کہ وہاں عام سی دوربینیں اور عام سی گنیں ہوں گی۔ وہ لوگ ہمیں جدید ترین مشینری سے اس انداز میں چیک کر سکتے ہیں کہ ہمارا میک اپ بھی غائب ہو جائے اور ہمارے اصل چہرے بھی سامنے آ جائیں اور ہمارے خلاف میزائل بھی استعمال ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم خوفزدہ ہو کر منہ چھپا کر بیٹھ جائیں۔ کیوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ ہم منہ چھپا کر بیٹھ جائیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہئے۔ مزید الرٹ رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔ عمران جس شخص کا نام ہے یہ سو سال آگے کی سوچتا ہے۔ جو بات تم آج سوچ رہے ہو یہ بات برسوں پہلے ہی سوچ چکا ہو گا"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سو سالوں کی بات کر کے جولیا کو بتا رہے ہو کہ میں اصل میں بوڑھا ہوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اندر سے تم واقعی بوڑھے ہو۔ بوڑھے ہی اس طرح سوچتے ہیں اور اسے تجربہ کہتے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ویسے صفدر کی بات درست ہے۔ ہمیں زیادہ محتاط رہنا چاہئے"۔ صالحہ نے کہا تو سب اس طرح چونک کر صالحہ کو دیکھنے لگے جیسے صالحہ نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔ صفدر بے اختیار مسکرا دیا جبکہ صالحہ کا چہرہ ساتھیوں کا ردعمل دیکھ کر گلنار ہو گیا۔

"صالحہ۔ یہ سب لوگ عمران کی وجہ سے صفدر کے ساتھ تمہیں اپنے ذہنوں میں منسلک کر چکے ہیں اس لئے تم جب بھی صفدر کی تعریف کرتی ہو تو یہ سب اسی وجہ سے معنی خیز انداز میں مسکرا دیتے ہیں"...... جولیا نے صالحہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات کی ہے اور مجھے صفدر کے ساتھ کیوں جوڑا گیا ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتی ہوں"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کس کے ساتھ جڑنا چاہتی ہو۔ اس کا نام بتا دو"...... عمران نے ایک موڑ سے بائیں طرف کو جیپ موڑتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں کسی کے ساتھ جڑنا چاہوں گی۔ کیا یہ زبردستی ہے"...... صالحہ نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جولیا کی تعریف کیا کرو تاکہ کم از کم تنویر خوش رہے گا"...... عمران نے جواب دیا تو جیپ میں موجود سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں جو اصل پلاننگ ہے اس سے ہمارا واقف ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ کاسا پہنچنے تک ہم میں سے کئی ساتھی ہلاک ہو سکتے ہیں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں نے اصل پلاننگ تم سے چھپا رکھی ہے تاکہ تم میں سے کئی ہلاک۔ اوہ سوری۔ شہید ہو جائیں۔ ویسے شہادت تو اعلیٰ و ارفع رتبہ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے اصل بات نہ بتانے کی وجہ سے ہی صفدر نے یہ بات کی ہے جس کو آپ نے مذاق میں ٹال دیا ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس جیپ میں بھی جدید آلات نصب ہیں جن کے ذریعے آپ کی اصل پلاننگ دشمنوں تک پہنچ جائے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت سنجیدگی سی ابھر آئی۔

''بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ ہماری کاروشا میں نگرانی ہوتی رہی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کاسا اور کاروشا دونوں اطراف میں اونچی چوکیوں سے باقاعدہ فضائی نگرانی کی جاتی ہے اور نہ صرف ہماری جیپ چیک ہو جائے گی بلکہ اگر ہم پیدل اسے کراس کرنے کی کوشش کریں تو بھی ان سنسان اور بنجر پہاڑیوں پر معمولی سی حرکت بھی مارک ہو جایا کرتی ہے جبکہ ہم نے اسے کراس کرنے کے لئے دن کے وقت کا انتخاب کیا ہے اس لئے ساتھیوں کا یہ

درست ہے کہ تم اصل پلاننگ نہیں بتا رہے کیونکہ ایسے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اس بارے میں ہم سوچ لیں اور تم نہ سوچو اس لئے اصل بات بتاؤ ورنہ جیپ روک دو۔ ہم خود کاسا پہنچنے کی پلاننگ کر لیں گے''...... جولیا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''یہ تم سب نے مل کر مجھے سازشی کیوں سمجھ لیا ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اصل پلاننگ نہ بتا کر تمہارے خلاف سازش کر رہا ہوں۔ اصل پلاننگ یہی ہے کہ ہم جب تک جیپ میں آگے بڑھ سکیں گے بڑھیں گے اور پھر پیدل آگے بڑھیں گے۔ ہم نے بہرحال کاسا پہنچنا ہے اور ہمیں اس وقت فارمولے سے دلچسپی ہے ڈن سرز سے نہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ہم زندہ نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں کوئی اور روٹ اختیار کرنا چاہئے تھا''...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''بس جولیا۔ عمران صاحب نے واقعی اصل پلاننگ بتا دی ہے یہ بہترین پلاننگ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ایسی نظروں سے کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے جیسے کیپٹن شکیل نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

''کون سی پلاننگ۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی۔ تم بتا دو''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کے پاس ڈبل زیرو فون نمبر نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے ہم سب کو کیوں امتحان میں ڈال رکھا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ ڈبل زیرو فون آن ہوتے ہی ہمارے بارے میں سگنل بنانا ہی کرنا شروع کر دیں گے۔ ابھی ہمارے آگے ایک اور جیپ جا رہی ہے۔ جب وہ واپس چلی جائے گی تو پھر بات ہو گی"..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم انتظار کر لیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا تو باقی ساتھیوں نے اس انداز میں ہونٹ بھینچ لئے جیسے انہیں کسی بات کی سمجھ نہ آئی ہو لیکن وہ کوئی بات بھی نہ کرنا چاہتے ہوں۔ اب دور سے پہاڑی علاقہ نظر آنے لگ گیا تھا حالانکہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا لیکن صبح صادق کی ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ گئے تو عمران نے جیپ ایک طرف کر کے روک دی اور نیچے اتر آیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ اوپر ایک چھوٹی چٹان کی اوٹ میں ایک کار موجود تھی۔ سامنے ایک پہاڑی پر کاسبا کا جھنڈا لہراتا اب صاف دکھائی دینے لگا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے نیچے اترتے ہی چٹان کی اوٹ سے ریونڈ باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ایک فوجی تھا جو کیپٹن کی یونیفارم میں تھا۔

"پرنس۔ یہ اس چوکی کے انچارج ہیں کیپٹن جافر، اور کیپٹن

جافر یہ پرنس ہیں اور یہ ان کے ساتھی اور جیسا میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ یہ کاروشا کے مفاد میں کاسبا میں اس انداز میں داخل ہونا چاہتے ہیں کہ وہاں کی کسی سرکاری ایجنسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں آپ کیا مدد کر سکتے ہیں"..... ریونڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پرنس اور ان کے ساتھیوں کی وجہ سے اس وقت کاسبا چیک پوسٹ پر ٹوئن سسٹرز موجود ہیں اور ان کے ساتھی چیک پوسٹ سے نیچے مختلف چٹانوں کی آڑ میں میزائل گنیں لئے موجود ہیں"..... کیپٹن جافر نے کہا۔

"آپ کو کیسے ان کی وہاں اس انداز میں موجودگی کی اطلاع ملی ہے"..... عمران نے کہا۔

"وہاں چیک پوسٹ پر ہمارا ایک مخبر موجود ہے جو بھاری رقم کے عوض ایسی باتیں ہمیں ایک خاص ٹرانسمیٹر پر منتقل کرتا رہتا ہے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس آدمی نے ہمیں تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع دی ہے"..... کیپٹن جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں تو آپ کی چیک پوسٹ پر ان کا بھی مخبر ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اسی لئے تو میں ریونڈ صاحب کے ساتھ یہاں علیحدہ آیا ہوں"..... کیپٹن جافر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ ہم کس طرح ٹوئن سسٹرز اور اس کے

آدمیوں کی نظروں میں آئے بغیر کاسبا میں داخل ہو سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''انتہائی مشکل اور پیچیدہ راستہ ہے۔ میں ایک بار وہاں سے گزرا ہوں۔ بس مرنے سے بال بال بچ گیا تھا لیکن ہماری خصوصی ٹریننگ کا یہ حصہ تھا اس لئے مجبوری تھی۔ راستے کی تفصیل تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں لیکن رسک آپ کا ہو گا''...... کیپٹن جافر نے کہا۔

''آپ تفصیل بتائیں باقی سب کچھ ہم پر چھوڑ دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن جافر نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا۔ یہ بڑا کاغذ نہ تھا۔ اس نے اسے چٹان پر رکھ کر کھولا۔

''یہ گریٹائی علاقے کا تفصیلی نقشہ ہے۔ یہ یہاں ہماری چیک پوسٹ ہے اور یہ یہاں کاسبا کی چیک پوسٹ ہے اور جیپ کا راستہ ہے لیکن اس راستے پر سفر کرتے ہوئے آپ کاسبا چیک پوسٹ والوں کی نظروں سے مسلسل اوجھل اس لئے رہیں گے کہ درمیان میں پہاڑیاں آ جاتی ہیں لیکن جب آپ یہاں پہنچیں گے تو دوسری طرف کاسبا کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے لیکن یہاں ایک بڑا قدرتی کریک ہے۔ کریک خاصا بڑا ہے لیکن اس میں جیپ سفر نہیں کر سکتی اس لئے آپ کو پیدل اس کریک کو کراس کرنا ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے چٹانوں کی اوٹ میں آگے بڑھنا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو چیک اس لئے نہیں کیا جا سکے گا کہ وہ آگے دیکھ رہے ہوں

گے جبکہ آپ ان کے عقب میں ہوں گے''...... کیپٹن جافر نے نقشے کی مدد سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جہاں سے ہم کریک سے باہر جائیں گے وہاں سے کاسبا چیک پوسٹ کتنے فاصلے پر ہے اور وہاں سے آگے سڑک کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہاں سے کاسبا چیک پوسٹ تقریباً چند سو میٹر ہو گی لیکن سڑک وہاں سے تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سڑک پر پہنچ کر آپ دائیں طرف کو بڑھ جائیں گے۔ وہاں ایک چھوٹا سا تجارتی ٹاؤن ہے جہاں ماربل کی کانیں اور فیکٹریاں ہیں۔ اس کا نام بھی ماربل ٹاؤن ہے۔ وہاں سے آپ کو گائٹ کے لئے ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے''...... کیپٹن جافر نے کہا تو عمران نے نقشے میں مختلف راستوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے کیپٹن جافر اور ریونڈ دونوں کا شکریہ ادا کیا۔

''آپ نے خیال رکھنا ہے۔ واپس جا کر آپ نے اس راستے کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کرنا''...... عمران نے جیپ کی طرف مڑتے ہوئے کیپٹن جافر سے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں''...... کیپٹن جافر نے جواب دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی واپس آ کر جیپ میں سوار ہو گئے۔ عمران پہلے کی طرح ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ عقبی طرف سیاہ رنگ کے دو

بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جن میں ضروری اسلحہ تھا۔ عمران نے کیپٹن جافر کا دیا ہوا نقشہ اسٹیئرنگ پر رکھا اور کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نقشے کو تہہ کر کے جیب میں رکھا اور جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد جیپ پہاڑی سڑک پر چڑھ گئی۔ گو سڑک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی لیکن چونکہ اسٹیئرنگ عمران کے ہاتھوں میں تھا اس لئے سب مطمئن بیٹھے تھے۔ اونچے نیچے راستوں پر دوڑتی ہوئی جیپ اونچی پہاڑیوں میں بچوں کا کھلونا دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے کئی جگہوں پر جیپ روک کر نقشہ نکال کر اسے چیک کیا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ ایک دو جگہوں پر تو صرف چند لمحوں کا فرق پڑا اور جیپ چند لمحے پہلے جہاں سے گزری تھی وہاں اس قدر خوفناک لینڈ سلائیڈنگ ہوئی کہ جیسے پوری کی پوری پہاڑی نیچے گری ہو۔ چند پتھر اڑتے ہوئے جیپ سے بھی ٹکرائے اور جیپ اپنی جگہ سے اس طرح کھسکی کہ عمران کی بجائے کوئی عام سا ڈرائیور ہوتا تو وہ اسے کسی صورت نہ سنبھال سکتا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک علاقہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں لینڈ سلائیڈنگ ہی سب سے بڑا خطرہ ہے اس لئے یہاں سڑکیں کامیاب نہیں ہو پاتیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد عمران کو جیپ روکنا پڑی کیونکہ سامنے لینڈ سلائیڈنگ جاری تھی جو جیپ سے

تقریباً پچیس تیس فٹ کے فاصلے پر ہو رہی تھی۔ یہ تو شکر ہے کہ وہاں ایسی جگہ موجود تھی کہ جیپ کو روک کر پارک کر لیا گیا تھا۔

"اب اس لینڈ سلائیڈنگ والی جگہ سے جیپ کیسے گزرے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں سے تو جیپ کسی صورت نہیں گزر سکتی۔ اب کوئی اور راستہ دیکھنا ہوگا"...... عمران نے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتر کر وہ دائیں بائیں گھوم کر راستے دیکھتا رہا۔

"اوہ۔ ادھر لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے ہی نیا راستہ بنا ہے جو میرے خیال میں شارٹ کٹ ہوگا اور ہم اس کریک تک جلد پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے اسے دائیں طرف گھمایا اور پھر آگے بڑھا لے گیا۔ دو پہاڑیوں کے درمیان یہ ایک پتلا راستہ تھا جہاں سے شاید لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے راستہ بن گیا تھا۔ عمران نے سانس روکا ہوا تھا اور جیپ چیونٹی کی رفتار سے چل رہی تھی۔ باقی سب ساتھیوں کو بھی راستے کی نوعیت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اس وقت وہ ایک طرح سے پل صراط جیسے راستے سے گزر رہے ہیں اور اگر انہوں نے حرکت کی تو جیپ الٹ کر سینکڑوں فٹ نیچے گہرائی میں جا گرے گی۔ راستہ بھی صاف نہ تھا۔ جگہ جگہ پتھر پڑے ہوئے تھے لیکن ان کی خوش قسمتی تھی کہ یہ پتھر سائز میں بڑے نہ تھے اس لئے جیپ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی

آگے بڑھتی رہی اور کبھی کبھی اسے جھٹکے بھی لگتے تھے۔ شاید ٹائروں کے نیچے پتھر آ جاتے تھے لیکن مضبوط کنٹرول کی وجہ سے جیپ نیچے نہ گری۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بڑے سے کریک کے دہانے پر پہنچ گئی۔

''ہمیں پیدل آگے جانا ہوگا۔ اس کریک میں تو جیپ نہیں چل سکے گی۔ وہ کیپٹن جافر بھی ایسا ہی کہہ رہا تھا''..... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کریک کے ختم ہونے پر ہم کاسبا میں داخل ہو جائیں گے اور ہمیں وہاں سے تیزی سے نکلنا ہے۔ کریک کا دہانہ بتا رہا ہے کہ کریک خاصا چوڑا ہے اس لئے اگر یہ پتلی سی پٹی پر جیپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صحیح سلامت سفر کرتی آ رہی ہے تو اس کریک کو بھی کراس کر جائے گی''..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ کریک کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے جیپ کی ہیڈ لائٹس آن کر دیں اور کریک میں تیز روشنی پھیل گئی۔ کریک میں پتھروں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ڈھانچے پڑے نظر آ رہے تھے۔ گو کریک کا فرش خاصا اونچا نیچا بھی تھا لیکن طاقتور اور مضبوط جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کریک خاصا طویل تھا لیکن پھر دوسری طرف سے روشنی نظر آنے لگ گئی اور جیپ آہستہ آہستہ دوسرے دہانے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر دہانے کے قریب پہنچ کر عمران نے جیپ کو کریک کے اندر ہی روک لیا۔

''اب ہم نے نکل کر اس چیک پوسٹ کو مارک کرنا ہے کہ اس کی کیا پوزیشن ہے اور آگے سڑک تک راستہ کس انداز کا ہے''۔ عمران نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔

''میرا تو خیال ہے کہ رکنے کی بجائے تیزی سے جیپ نکالو اور جس قدر تیزی سے اسے سڑک کی طرف لے جاؤ اتنا ہی ہم بچ جائیں گے ورنہ جیپ کی حرکت کے ساتھ ساتھ اس کی آواز ان پہاڑیوں میں گونج اٹھے گی اور پھر ہم پر میزائلوں کی فائرنگ بھی ہو سکتی ہے''..... تنویر نے کہا۔

''تمہاری تجویز اچھی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں بہرحال چیکنگ کرنا ہو گی اور اندھا دھند اقدام سے ہم ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ پہاڑی علاقہ واقعی دنیا کا خطرناک ترین علاقہ ہے''۔ عمران نے کہا اور دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔

''آپ اکیلے باہر جائیں گے''..... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ جیپ میں نے ڈرائیو کی ہے اس لئے صورت حال کو میں بہتر انداز میں چیک کر سکتا ہوں اور ویسے بھی اکیلا آدمی آسانی سے چھپ سکتا ہے''..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اور دہانے کے پاس جھک کر وہ ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا۔ عمران کے ساتھی جیپ سے اتر کر اب دہانے کے اندر کی طرف کھڑے تھے اور عمران چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ وہ سب خاموش کھڑے تھے۔ دہانے کے سامنے پہاڑی

ڈھلانیں تھیں لیکن یہ ڈھلانیں ہموار نہیں تھیں۔ ان میں کریک، نالے اور شگاف جگہ جگہ نظر آ رہے تھے جن کی وجہ سے جیپ الٹ سکتی تھی۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد عمران سائیڈ سے اچھل کر دوڑتا ہوا دہانے میں داخل ہوا۔

"کیا نظر آیا"..... صفدر نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"خدا کی قدرت"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہم کمنٹری سننے کے لئے بے چین ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صورت حال بہت خراب ہے۔ جیپ کو یہاں سے اندھا دھند انداز میں نہیں دوڑایا جا سکتا اور جیپ کی نقل و حرکت اور آواز بہرحال ان تک پہنچ جائے گی۔ چیک پوسٹ یہاں سے دو سو میٹر کے فاصلے پر ہے لیکن چیک پوسٹ خاصی بلندی پر بنائی گئی ہے اور چیک پوسٹ تک جانے کے لئے پہاڑیوں کو کاٹ کر باقاعدہ سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ چیک پوسٹ پر میزائل لانچر بھی موجود ہیں اور انتہائی طاقتور دوربینیں بھی۔ تقریباً چھ افراد بھی وہاں نظر آئے ہیں۔ ان میں میرا خیال ہے کہ ایک عورت ہے۔ ہوسکتا ہے یہ ٹوئن سسٹرز میں سے کوئی ایک ہو یا پھر ویسے ہی کسی عورت کی یہاں ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور چیک پوسٹ سے نیچے ایک چٹان کی اوٹ میں بھی مجھے کوئی چھپا ہوا نظر آیا ہے جس کے پاس میزائل گن ہے

اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا چاہئے۔ وہاں موجود افراد کو ہلاک کیا جائے اور پھر اطمینان سے ہم اس جیپ کے ذریعے کاسبا کے دارالحکومت گائٹ پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نا اس چیک پوسٹ کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ پھر نیچے موجود افراد سے باقاعدہ لڑائی لڑنا پڑے گی۔ وہ یہاں کے لوگ ہیں اس لئے انہیں یہاں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے جبکہ ہم اجنبی ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم پہلے چیک پوسٹ پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر اس چیک پوسٹ کے چاروں طرف گیس فائر کر دیں۔ اس طرح جو بے ہوش نہیں ہوگا وہ لازماً اپنی اوٹ سے باہر آئے گا اور اسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح معاملات کو آسانی سے ڈیل کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا ایسی گیس موجود ہے جو کھلے علاقے میں اثر کر سکے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے خصوصی طور پر ایسے ہی حالات کے پیش نظر ریونڈ کے ذریعے منگوالی تھی"..... عمران نے کہا۔

"جس عورت کے بارے میں تم کہہ رہے ہو اگر وہ ٹوئن سسٹرز میں سے ایک ہوئی تو اس سے مزید معلومات بھی حاصل کی جا سکتی

ہیں''۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں دیکھو۔ فی الحال تو ہمیں اپنا مشن مکمل کرنا ہے''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر جیپ کی طرف مڑ گیا۔ جیپ کے عقب میں جا کر اس نے جیپ کا عقبی دروازہ کھولا اور چھوٹے بیگ کو اپنی طرف گھسیٹ کر اس نے اسے کھولا اور اس میں موجود دو گیس پسٹل نکال کر اپنی جیب میں ڈال لئے اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

''تم سب مشین پسٹلز لے لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی خوفناک جنگ لڑنی پڑے''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر آگے بڑھ کر انہوں نے مشین پسٹلز نکالے اور ان کے میگزین چیک کئے اور پھر انہیں جیبوں میں ڈال لیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے گیس پسٹلز لئے ہیں۔ کیا آپ اکیلے ان پر گیس فائر کریں گے''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم سب یہاں رکو گے۔ میں چیک پوسٹ پر اور پھر نیچے گیس فائر کروں گا۔ اس کے بعد تم نے آنا ہے تاکہ سب جگہوں کو اچھی طرح چیک کیا جا سکے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم دو افراد گیس فائر کریں تاکہ بیک وقت یہ کام ہو سکے ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اوپر یا نیچے سے آپ کو ہٹ کر دیا جائے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اصل مسئلہ نقل و حرکت کا ہے۔ معمولی سی نقل و حرکت

محسوس ہو جاتی ہے اس لئے جس قدر کم آدمی ہوں گے اتنے ہی معاملات سیف رہیں گے''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا اور پھر وہ پہلے کی طرح کریک کی اوٹ سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا لیکن چند منٹ بعد یکلخت میزائلوں کی فائرنگ کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور ساتھ ہی انتہائی کربناک چیخ سنائی دی اور یہ چیخ سنتے ہی سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سب پہچان گئے تھے کہ یہ چیخ عمران کی ہے اور چیخ سنتے ہی جولیا پاگلوں کی طرح دوڑتی ہوئی باہر کو لپکی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سب پہاڑیوں کو ایک ہی دھماکے سے اڑا دے گی۔ اسی لمحے عمران کی دوبارہ چیخ سنائی دی لیکن اس چیخ کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کسی کنوئیں کی گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہو اور یہ دوسری چیخ سنتے ہی جولیا کے پیچھے سب ساتھی اسی کے انداز میں دوڑتے ہوئے بھاگ پڑے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ عمران ہٹ ہو گیا ہے۔

یورپی ملک کاسبا اپنی صنعتی ترقی کے لئے تمام یورپ میں بے حد مشہور تھا۔ گزشتہ ایک سو سالوں میں کاسبا کے حکمرانوں نے کاسبا میں صنعتی ترقی میں پوری دنیا میں اپنی صنعتوں کی مارکیٹیں تلاش کرنے پر بے حد محنت کی تھی اور یہ اسی محنت کا نتیجہ تھا کہ اس وقت یورپ کے تمام ممالک میں صنعتی ترقی کے لحاظ سے کاسبا دنیا کے صف اول کے ملکوں میں شمار ہوتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ دفاعی لحاظ سے کاسبا باقی ملکوں خصوصاً اپنے ہمسایہ ملک کاروشا سے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ البتہ گزشتہ دس بارہ سالوں سے کاسبا کو دفاعی لحاظ سے ترقی دینے کے لئے بڑی سنجیدگی سے کام کیا جا رہا تھا اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے کاسبا کے سائنس دانوں کو کاسبا واپس بلانے کے لئے کاسبا میں انتہائی جدید لیبارٹریاں قائم کی جا رہی تھیں۔

اسی پالیسی کی وجہ سے اب کاسبا دفاعی طور پر خاصی تیز رفتاری

سے آگے بڑھ رہا تھا اور یہاں بیس کے قریب انتہائی جدید اور وسیع لیبارٹریاں قائم ہو چکی تھیں جہاں دفاعی ہتھیار بنانے اور دفاع کے لئے نت نئی ایجادات میں سائنس دان مصروف رہتے تھے۔ کاروشا چونکہ میزائل ٹیکنالوجی میں کافی ایڈوانس جا رہا تھا اس لئے کاسبا کے حکمرانوں کی ساری توجہ بھی میزائل ٹیکنالوجی کو جدید سے جدید بنانے اور کاروشا میزائلوں کے سسٹم کو ختم کرنے پر مرکوز تھی اور میزائل ٹیکنالوجی پر جدید ترین ریسرچ کے لئے کاسبا کے علاقے بیکس میں ایک جدید ترین لیبارٹری قائم کی گئی تھی۔ بیکس کا علاقہ کاسبا کی صنعتی ترقی کا مرکز تھا۔ یہاں اس قدر صنعتیں تھیں کہ کہا جاتا تھا کہ اگر بیکس کو کاسبا سے نکال دیا جائے تو کاسبا صنعتی ترقی کے میدان میں یورپ کے تمام ممالک سے پیچھے رہ جائے گا۔

بیکس علاقے کا مشہور ترین اور بڑا شہر بھی بیکس ہی تھا۔ یہ شہر وسیع ایریے میں پھیلا ہوا تھا۔ چونکہ اس شہر پر حکومت کی مسلسل اور بھرپور توجہ رہتی تھی اس لئے یہ شہر ہر لحاظ سے صاف ستھرا تھا۔ سڑکیں کشادہ اور جدید ترین انداز میں بنائی گئی تھیں اور ان کی مسلسل دیکھ بھال بھی پوری ذمہ داری سے کی جاتی تھی۔ بیکس کے ایسٹ وڈ ایریا میں انرجی سیور بلب بنانے والی بہت بڑی فیکٹری تھی جس کے نیچے ایک خفیہ لیبارٹری بنائی گئی تھی لیکن اس لیبارٹری کا راستہ فیکٹری کے اندر سے نہ تھا بلکہ فیکٹری کی عقبی سڑک کے دوسری طرف ہیڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ سے ملحقہ ایک کافی بڑے چرچ کی

بلڈنگ تھی اور یہ راستہ اس چرچ سے نکلتا تھا اور چرچ کے گیٹ سے ہی کاروں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ یہ کاریں چرچ میں ہی پارک کی جاتی تھیں اور وہاں سے آنے جانے والے پیدل خفیہ زیر زمین راستے سے گزر کر لیبارٹری کے اندر آتے جاتے رہتے تھے لیکن اس پورے راستے میں انتہائی جدید ترین آلات نصب تھے اور لیبارٹری میں آنے جانے والے صرف وہ لوگ تھے جو وہاں کام کرتے تھے۔ ان سب لوگوں کے جسموں میں خصوصی آلات جنہیں چپس کہا جاتا تھا، لگا دی جاتی تھیں جن کی وجہ سے یہ آلات ان کی چیکنگ نہ کرتے تھے۔ البتہ جو لوگ اس لیبارٹری میں کام نہ کرتے تھے وہ چرچ میں بنے ہوئے ایک خصوصی شعبے تک ہی محدود رہتے تھے۔

اس لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر شیفر تھے جو ادھیڑ عمر آدمی تھے لیکن میزائل ٹیکنالوجی میں پوری دنیا کے معروف سائنس دانوں میں سے ایک سمجھے جاتے تھے۔ ڈاکٹر شیفر کاسا میں آنے سے پہلے کارمن کی میزائل لیبارٹری میں کام کرتے تھے لیکن جب کاسا میں میزائل ٹیکنالوجی پر کام کا آغاز کیا گیا تو ڈاکٹر شیفر کو خصوصی طور پر درخواست کی گئی اور ڈاکٹر شیفر نے اس درخواست کو تسلیم کرتے ہوئے وہاں سب کچھ چھوڑ کر کاسا شفٹ ہو گئے۔ تب سے وہ بیکس لیبارٹری کے انچارج تھے اور یہ لیبارٹری ان کی نگرانی میں بنائی گئی تھی۔ ڈاکٹر شیفر نے اس کی بناوٹ اور اس کے حفاظتی

انتظامات بالکل ویسے ہی کرائے تھے جیسے کارمن لیبارٹری کے تھے جس میں وہ کام کرتے رہے تھے اور جسے کارمن کی سب سے محفوظ لیبارٹری سمجھا اور کہا جاتا تھا۔

پاکیشیا سے میزائل گن کا فارمولا اسی لیبارٹری میں بھجوایا گیا تھا اور اس کو خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات اس انداز میں کئے گئے تھے کہ فارمولا ٹوئن سسٹرز نے پاکیشیا سے لاکر اپنے باس کرنل ماریو کو دیا تھا اور کرنل ماریو نے یہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری سر نیلسن کے حوالے کیا۔ سر نیلسن نے اسے پرائم منسٹر صاحب کے حوالے کر دیا اور پرائم منسٹر نے ڈاکٹر شیفر کو اپنے آفس بلا کر فارمولا انہیں دے دیا۔ اس طرح صرف پرائم منسٹر کو ہی یہ معلوم تھا کہ یہ فارمولا کاسا میں کس لیبارٹری میں موجود ہے۔ ڈاکٹر شیفر اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ فون بھی خصوصی سیارے سے منسلک تھا اور حکومت کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز افراد کو ہی اس خصوصی سیارے سے فون کنکشن دیئے گئے تھے اس لئے اس فون کو کہیں بھی چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی معلوم کیا جا سکتا کہ یہ فون کہاں نصب ہے اس لئے اس فون کو کوڈ میں ہاٹ لائن فون کہا جاتا تھا۔ ہاٹ لائن فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر شیفر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں بیکس لیبارٹری سے"۔ ڈاکٹر شیفر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شیفر۔ جو فارمولا آپ کو دیا گیا ہے اسے واپس حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ چکی ہے۔ مجھے اس سلسلے میں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا بھر میں خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے۔ گو یہاں ہمارے سپر ایجنٹس ان کے خاتمے کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بھی الرٹ کر دیا جائے۔ آپ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دیں۔ جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے تو آپ کو مطلع کر دیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے ہمارے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں ہوا بھی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر شیفر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن پھر بھی آپ ہوشیار رہیں۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے

یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر رچرڈ کو میرے پاس بھیجو"...... ڈاکٹر شیفر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈاکٹر شیفر کو سلام کیا۔

"ویل کم ڈاکٹر رچرڈ۔ بیٹھیں"...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر رچرڈ۔ آپ لیبارٹری کے سیفٹی اور دیگر تمام معاملات کے انچارج ہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے ابھی فون کر کے حکم دیا ہے کہ ہم لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرا دیں کیونکہ پاکیشیا جہاں سے میزائل گن کا فارمولا لایا گیا ہے، کی سیکرٹ سروس جسے دنیا کی انتہائی خطرناک سروس سمجھا جاتا ہے، حرکت میں آ چکی ہے اور وہ اس لیبارٹری پر کسی بھی انداز میں حملہ کر سکتی ہے۔ گو ہماری ایجنسیاں ان لوگوں کے خاتمے کے لئے کام کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی سختی سے لیبارٹری کی حفاظت کا حکم دیا ہے"...... ڈاکٹر شیفر نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ لیکن۔ ریڈ الرٹ کے بعد لیبارٹری کو کلوز کرنا پڑے گا۔ نہ کوئی باہر جائے گا اور نہ ہی باہر سے اندر آ سکے گا۔ خوراک کا بھی ذخیرہ کرنا پڑے گا اور دیگر تمام

سائنسی ضروریات ذخیرہ کرنا ہوں گی اور جناب آپ کی ہاٹ لائن کے علاوہ باقی سب رابطے بھی ختم کرنا ہوں گے“...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے ڈاکٹر رچرڈ۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لیبارٹری تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ پاکیشیائی فارمولا یہاں پہنچایا گیا ہے اس لئے اس طرف کسی کا خیال ہی نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی تعمیل ہمارے فرائض میں شامل ہے اور حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے“...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”یس سر۔ ریڈ الرٹ کم از کم تین ماہ کے لئے ہوتا ہے اور آپ جیسے حکم دیں“...... ڈاکٹر رچرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ کر دو۔ پھر بعد میں دیکھیں گے“...... ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر۔ سائنسی ضروریات کے لئے مجھے خود بیکس جانا ہو گا“۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جو کام جس انداز میں ہوتا ہے اسی انداز میں کریں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے ریڈ الرٹ کر دیں تاکہ اگر پرائم منسٹر صاحب کا دوبارہ فون آئے تو انہیں بتایا جا سکے کہ ان کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے“...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”یس سر۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں تمام معاملات سیٹ ہو جائیں گے“...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”اوکے۔ جب ریڈ الرٹ ہو جائے تو مجھے اطلاع دیں۔ اب آپ جا سکتے ہیں“...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

”تھینک یو سر“...... ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھ کر سلام کیا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈاکٹر شیفر ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔

جدید ماڈل کی سپورٹس کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ اس کے پیچھے دو بڑی جیپیں تھیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین اور سائیڈ سیٹ پر موگی موجود تھی جبکہ عقبی دونوں جیپوں میں ان کے سیکشن کے دس افراد موجود تھے۔ کار اور جیپیں گریٹاس پہاڑی سلسلے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"تم پہلے یہاں کا چکر لگا چکی ہو"...... موگی نے جولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... جولین نے چونک کر کہا۔

"تم ایسے ڈرائیو کر رہی ہو جیسے رہنے والی یہیں کی ہو"۔ موگی نے کہا تو جولین بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سوچے سمجھے بغیر بات کیوں کر دیتی ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی مینوفیکچرنگ ڈیفیکٹ ہے۔ تمہیں معلوم ہے

کہ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں اور جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم اکٹھی ہی رہی ہیں۔ ہم نے تربیت بھی اکٹھے لی ہے اور فارٹون میں بھی اکٹھی ہی رہی ہیں۔ پھر تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں یہیں کی رہنے والی ہوں"...... جولین نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تم ساری ساری رات کلبوں میں گھوم کر واپس آتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تم نے یہ رات کسی کلب میں گزاری ہے یا کسی پہاڑی پر"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میرے کردار پر شک کر رہی ہو۔ کیوں"...... جولین نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"کردار انسان کی روح کا عکاس ہوتا ہے۔ تم جیسے سوچتی ہو ویسا ہی تمہارا کردار ہے۔ تم جانتی ہو کہ میں ہمیشہ مثبت سوچتی ہوں اس لئے میرا کردار مثبت ہے اور تم منفی سوچتی ہو اس لئے تمہارا کردار منفی ہے"...... موگی نے اور زیادہ آگ لگانے والی باتیں کرتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔ کبھی نہیں۔ ہمیشہ الٹا ہی بولو گی۔ بہرحال چپ رہو۔ ہم انتہائی اہم مشن پر جا رہی ہیں اور تمہاری زبان کالی ہے"...... جولین نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اہم مشن کیسے ہو گیا۔ یہ ایک مسخرے سے آدمی کو پکڑنا ہے اور ہلاک کر دینا ہے اس کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ فوج

تو نہیں ہے اس کے ساتھ اس لئے ان کا خاتمہ بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پھر کیسا اہم مشن"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جب عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ ہو گا تب پتہ چلے گا"...... جولین نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہیں تم عمران پر دل تو نہیں وار بیٹھی۔ سنا ہے کہ وہ بے حد وجیہہ مرد ہے اور تمہارا کیا ہے۔ تم ویسے ہی دل پھینک مشہور ہو"...... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار ہنس پڑی۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ عمران کسی سوئس لڑکی جولیانا کے لئے اپنے دل میں بڑا نرم گوشہ رکھتا ہے اور میرا نام بھی جولین ہے اور سوئٹزر لینڈ بھی یورپ میں ہے اور کاسا بھی یورپ میں ہے"۔ جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ پھر تو مجھے ہر حالت میں اسے گولی مارنی ہو گی تاکہ میں اپنی ٹوئن سسٹر کو اس کے چنگل سے بچا سکوں"...... موگی نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ مار کر اس نے باقاعدہ حلف لیا ہو۔

"جبکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس مشن میں موگی کہیں مجھ سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ نہ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو موگی، میں تمہیں بہت مس کروں گی"...... جولین نے بڑے غمگین لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ تم دن رات میرے خلاف دعائیں مانگتی رہتی ہو تاکہ تم اکیلی ہو کر کھل کھیلو، لیکن دانشوروں کا قول ہے کہ کسی کی دعائیں مانگنے سے کوئی مرا نہیں کرتا"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کہتی ہو کہ میری سوچ منفی ہے جبکہ اصل میں تمہاری سوچ منفی ہے۔ بہرحال اب ہم ماربل ٹاؤن پہنچنے والی ہیں۔ اس کے بعد گریٹاس کے خوفناک پہاڑی سلسلے کا آغاز ہو جائے گا اور پھر وہ ایئر چیک پوسٹ ہے جہاں سے ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کرنی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میرے ساتھ چیک پوسٹ پر رہو گی یا نیچے کارروائی کرو گی"...... جولین نے کہا۔

"اصل کارروائی تو نیچے والوں نے ہی کرنی ہے۔ اوپر والے تو صرف چیک کر کے رپورٹ ہی دے سکتے ہیں اس لئے میں نیچے ہی رہوں گی"...... موگی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر خیال رکھنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا براہ راست تم سے ٹکراؤ ہو گا"...... جولین نے کہا۔

"یہی تو میں چاہتی ہوں کہ ایسا ہو تاکہ میں اپنی ٹوئن سسٹر کو اس کے چنگل سے نکال سکوں"...... موگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہ میں نے اسے دیکھا ہے اور نہ ہی تم نے۔ جب دیکھیں گے تو پھر دیکھا جائے گا۔ فی الحال خاموش رہو"...... جولین نے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی۔ لیکن ایک بات یہ بتا دوں کہ ایسے لوگوں پر رحم کھانا اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرنا ہے اس لئے ہم نے انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے''..... موگی نے کہا۔

''ایسے ہی ہو گا''..... جولین نے جواب دیا اور پھر ان کی کار کے پیچھے آنے والی دونوں جیپیں ماربل ٹاؤن سے گزر کر پہاڑی سلسلے میں داخل ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی گاڑیوں کی رفتار اس قدر سست کر دی گئی جیسے وہ سرے سے چل ہی نہ رہی ہوں کیونکہ راستہ بے حد خراب اور خطرناک تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اس پہاڑی تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے جہاں چوٹی پر کاسبا کا جھنڈا لہراتا دکھائی دے رہا تھا اور وہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جہاں پہنچنے کے لئے باقاعدہ پہاڑی کو کاٹ کر سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ کار اور جیپیں رکتے ہی ٹوئن سسٹرز اور ان کے ساتھی سب کار اور جیپوں سے باہر آ گئے۔

''ان لوگوں نے کدھر سے آنا ہے''..... موگی نے آگے بڑھ کر جولین سے پوچھا۔

''ادھر سامنے کے رخ سے۔ ان پہاڑیوں کے درمیان سے''۔ جولین نے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پھر میں اور ہمارے آدمی ان راستوں پر پہرہ دیں گے۔ تم اوپر چیک پوسٹ پر رہو گی۔ ہم سب کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہیں اس لئے جیسے ہی وہ لوگ نظر آئیں تم نے مجھے

ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے اور میں اسی لحاظ سے اپنے آدمیوں کو فوری ایڈجسٹ کر دوں گی''..... موگی نے سپہ سالار کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ یہ اس کی فطرت تھی کہ جب کوئی ایکشن سامنے آتا تو وہ بے حد الرٹ اور پھرتیلی بن جایا کرتی تھی۔ جولین اپنے ساتھیوں اور موگی کو وہیں وادی میں ہی چھوڑ کر خود پہاڑی پر بنی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر چیک پوسٹ پر پہنچ گئی جبکہ موگی نے باقاعدہ ایک ایک کو علیحدہ بلا کر انہیں ہدایات دیں اور پھر ان کے چھپنے کی جگہوں کی بھی خود ہی نشاندہی کر دی۔ جب اس کے سب ساتھی اس راستے کی سائیڈوں میں موگی کی بتائی ہوئی جگہوں پر چھپ گئے تو موگی خود ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر اس کے پیچھے اس انداز میں بیٹھ گئی کہ اس سارے راستے پر بیک وقت نظر رکھ سکے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا بتایا گیا تھا۔ چٹان کے پیچھے بیٹھتے ہی اس کے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو اس نے جیکٹ کی جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا تو سکرین پر جولین کی فریکونسی ڈسپلے ہو گئی۔ موگی سمجھ گئی کہ جولین کی کال ہے اور اسے معلوم تھا کہ جولین اکیلی بے چین ہو گی کیونکہ جولین کی یہ عادت تھی کہ وہ موگی کے ساتھ لڑتی تو رہتی تھی لیکن اس سے علیحدہ ہوتے ہی وہ بری طرح سے بے چین ہو جاتی تھی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور''..... موگی کے بٹن

پریس کرتے ہی جولین کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ موگی بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اتنی جلدی دشمن نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اوور''...... موگی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں نے پوچھنا تھا کہ تم نے اپنے افراد کی ڈیوٹیاں کہاں کہاں لگائی ہیں اور خود کہاں ہو۔ اوور''...... جولین نے کہا تو موگی نے اسے تفصیل بتا دی۔

''چلو ٹھیک ہے۔ میں نے تو اس سے بھی زیادہ بہتر سکیم سوچی تھی لیکن چلو ٹھیک ہے۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ اوور اینڈ آل''۔ جولین نے کہا۔

''نانسنس۔ اپنے سے زیادہ عقل مند کسی کو سمجھتی ہی نہیں حالانکہ قطعی نانسنس ہے یہ جولین۔ ایک دم نانسنس''...... موگی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''نانسنس۔ ہونہہ۔ نانسنس''...... موگی نے بار بار غصیلے لہجے میں کہا۔ جولین نے چونکہ اچانک ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا اس لئے اسے اپنا غصہ پوری طرح نکالنے کا موقع نہ مل سکا تھا اس لئے وہ مسلسل غصے کا اظہار کر رہی تھی۔ پھر تقریباً پانچ چھ گھنٹے مزید گزر گئے لیکن نہ پاکیشیائی ایجنٹ نظر آئے اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول ہوئی تو موگی بھی بیزار ہو گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس پر جولین کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر

دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ موگی کالنگ۔ اوور''...... موگی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولین کی آواز سنائی دی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ چھ گھنٹے گزر گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی تو کیا، کوئی چڑیا کا بچہ بھی سامنے نہیں آیا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اسی راستے سے آ رہے ہیں۔ اوور''...... موگی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہمیں کاروشا سے اطلاع مل چکی ہے کہ کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ریونڈ علیحدہ کار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جو جیپ میں ہیں گریٹاس تک گیا ہے اور پھر وہاں سے واپس آ گیا ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں جیپ پر سوار ہو کر ریڈ وے پر سفر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اوور''...... جولین نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ آگے کی طرف سفر کر رہے ہیں یا پیچھے کی طرف کہ چھ گھنٹے گزر گئے اور وہ ابھی تک کہیں بھی نمودار نہیں ہوئے۔ اوور''۔ موگی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ بے حد تیز اور شاطر لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سوچ کر کہیں رک گئے ہوں کہ ہم تنگ آ کر واپس چلے جائیں تو وہ

آگے بڑھیں اس لئے صبر سے کام لو۔ ایسے کاموں میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''کہتی تو ٹھیک ہے لیکن کب تک کوئی صبر کرے''..... موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی پھر سنائی دی تو موگی نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس کا بٹن آن کر کے جب اس نے سکرین پر فریکونسی دیکھی جہاں سے کال کی جا رہی تھی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ کال جولین کی طرف سے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھی رابرٹ کی طرف سے تھی۔ اسے معلوم تھا کہ رابرٹ اس پہاڑی کی سائیڈ پر موجود ہے جس پر ایک بہت بڑا اور طویل قدرتی کریک موجود ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''یس۔ کوئی خاص بات۔ اوور''..... موگی نے کہا۔

''ایک آدمی کریک میں داخل ہوتا نظر آیا ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو موگی بے اختیار اچھل پڑی۔

''کس کریک کی بات کر رہے ہو۔ اوور''..... موگی نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہی میڈم۔ جو بڑا اور طویل کریک ہے اور جس کا ایک دہانہ ہمارے عقب میں ہے۔ میں ویسے ہی ادھر ادھر کا منظر دیکھ رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک آدمی کو ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر

اس کریک کے دہانے میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چھپنے کے لئے اس کریک کو استعمال کر رہا ہو۔ اوور''۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری آنکھیں تو ٹھیک ہیں نا۔ دور کی نظر ٹھیک ہے نا۔ اوور''۔ موگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ میں نے درست کہا ہے۔ اوور''..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم نے اچھی خبر دی ہے ورنہ میں تو انتظار کر کر کے تنگ آ چکی تھی۔ تم اس سے کتنے فاصلے پر ہو۔ اوور''..... موگی نے اس بار خاصے پرجوش لہجے میں کہا۔

''میرا اس کریک سے فاصلہ بائیں طرف ڈیڑھ سو میٹر کے قریب ہے۔ مجھے یہ خیال ہی نہ تھا کہ ہمارے عقب میں بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ میں نے ویسے ہی گھوم کر عقبی منظر دیکھنے کے لئے گردن گھمائی تو مجھے اس آدمی کی حرکت نظر آ گئی اور پھر میں پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے واضح طور پر اسے کریک میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ اوور''..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے ساتھ جیمز کو لے کر کریک کی طرف جاؤ لیکن خیال رکھنا۔ تم نے ان کی نظروں میں نہیں آنا۔ پھر کریک سے جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں تم نے ان پر میزائل فائر کر دینا ہے۔ اوور''..... موگی

نے کہا۔

"میڈم۔ پہلے انہیں چیک کر لیں۔ پھر ہی ان پر میزائل فائر کیا جائے ورنہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ چند افراد تو ہلاک ہو جائیں اور چند چھپ جائیں۔ پھر انہیں پکڑنا بے حد مشکل ہو جائے گا۔ اوور"۔ رابرٹ نے کہا۔

"سنو۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اب دیکھو ہم گزشتہ چھ گھنٹوں سے ان کی راہ دیکھ رہے ہیں لیکن وہ نجانے کہاں سے ہمارے عقب میں پہنچ گئے۔ ایسے افراد کو ایک لمحے کی بھی مہلت دینا اپنے ساتھ ظلم ہے اس لئے جو بھی مر سکتا ہے اسے تو مار دیا جائے۔ باقی اب کہاں بھاگ سکیں گے۔ ہم انہیں چن چن کر ماریں گے۔ یہاں ہمارا ہولڈ ہے اور یہاں ہمارا ہی ہولڈ رہے گا۔ اوور"..... موگی نے بڑے پرجوش لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے میڈم۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو موگی نے کال ختم کر کے جنرل فریکونسی آن کر دی تا کہ سب ساتھیوں کو اس بارے میں ہدایات دے سکے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ موگی کالنگ۔ اوور"..... موگی نے کہا اور پھر باری باری اس کے سب ساتھیوں نے اس کی کال کا جواب دیا تو موگی نے سب کو بتایا کہ ایک آدمی کو بڑے کریک میں عقبی طرف سے

داخل ہوتے دیکھا گیا ہے اور اس نے رابرٹ کو حکم دے دیا ہے کہ جیسے ہی یہ آدمی واپس آئے تو اسے میزائل سے ہٹ کر دیا جائے اور دوسرے تمام ساتھی بھی الرٹ رہیں کیونکہ اگر یہ آدمی یا اس کے ساتھی کریک کی دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کریں تو وہاں انہیں ہٹ کر دیا جائے۔ اوور"..... موگی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ سیٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اس نے سکرین پر دیکھا تو اس بار کال جولین کی تھی حالانکہ اس نے جنرل کال سن لی ہو گی لیکن شاید اس نے جان بوجھ کر جنرل کال پر بات نہیں کی اور اب خصوصی طور پر کال کر کے بات کر رہی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جولین کی آواز سنائی دی۔

"میں تمہاری آواز پہچانتی ہوں۔ پھر بار بار اپنا نام لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اوور"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جنرل کال تم نے کی ہے۔ کون سے آدمی کی بات کر رہی ہو تم۔ کہاں ہے وہ آدمی۔ ایک ہے یا بہت سے ہیں۔ اوور"۔ جولین نے اس کی بات کو شاید دانستہ نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے عقب میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم آگے کی طرف نظریں جمائے بیٹھے ہیں جبکہ وہ کسی پراسرار راستے سے ہمارے عقب میں پہنچ چکے ہیں۔ رابرٹ نے ویسے ہی عقبی منظر دیکھنے کی کوشش کی تو اسے ایک آدمی بڑے پہاڑی کریک میں گھستا نظر آیا۔ رابرٹ نے

مجھے کال کر کے بتایا اور میں نے جنرل کال کر کے سب کو الرٹ کر دیا ہے۔ اوور''...... موگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایک آدمی ہی تھا یا زیادہ تھے۔ اوور''...... جولین نے کہا۔

''کان کھول کر سنا کرو۔ میں ایک کہہ رہی ہوں تو مطلب ہے ایک۔ اب تم خود بتاؤ کہ ایک دو یا زیادہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اوور''۔ موگی نے کہا۔

''تم نے یقیناً کوئی نشہ آور گولی کھا لی ہے نانسنس۔ جب وہ چھ سات ہیں تو ایک آدمی کیا وہاں تفریح کرتا پھر رہا ہے۔ سب کو کہو کہ اس کریک کو گھیر لیں اور میں خود آ رہی ہوں۔ اب مجھے اپنے آدمیوں کو کمانڈ کرنا ہو گا۔ تم سے کچھ نہیں ہو سکے گا اور نہ ہو سکتا ہے سوائے جھلاہٹ کے۔ نانسنس۔ اس لئے میں خود آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... اس بار جولین کا شاید صبر جواب دے گیا تھا اس لئے اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ہونہہ۔ عقل اپنی ماری گئی ہے لیکن لیتی میرا نام ہے''...... موگی نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا ہی تھا کہ یکلخت خوفناک دھماکے کے ساتھ ایک لرزا دینے والی چیخ گونج اٹھی۔ یہ دھماکہ میزائل کا تھا اور اس کا شعلہ دیکھ کر ایک لمحے میں موگی سمجھ گئی کہ یہ میزائل رابرٹ کی طرف سے فائر کیا گیا ہے اور ابھی اس انسانی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ رابرٹ کے

دائیں طرف سے یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر ہوئے اور اس بار انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ اس انداز میں سنائی دی جیسے کوئی آدمی چیختا ہوا کسی کنوئیں کی اتھاہ گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جیسے موگی کو ہوش آ گیا اور اسی لمحے اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر اس طرف دوڑتے دیکھا جس طرف سے انسانی چیخ گہرائی میں ڈوبتی سنائی دی تھی اور جس طرف پہلے اور یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر ہوئے تھے۔ موگی بھی چٹان کے پیچھے سے نکل کر اس طرف کو دوڑ پڑی کیونکہ گہرائی میں گرتے ہوئے آدمی کی چیخ سنتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ آدمی ہٹ ہو گیا ہے اور ظاہر ہے پہلا میزائل رابرٹ کی طرف سے فائر ہوا تھا اس لئے لازماً یہ وہی آدمی ہو گا جسے رابرٹ نے کریک میں جاتے دیکھا تھا اور چیخ بھی ایک ہی آدمی کی تھی اس لئے وہ فوراً سمجھ گئی تھی کہ رابرٹ نے اس آدمی کو باہر نکلتے ہی ہٹ کیا ہو گا اور شاید وہ صرف زخمی ہوا ہو گا اس لئے دوسرے ساتھیوں نے اسے دیکھ کر دو میزائل فائر کئے اور وہ فائرنگ کے دھماکوں کے زور پر کسی گہرے کریک میں جا گرا لیکن وہ ابھی اس طرف کو دوڑنے ہی لگی تھی کہ یکلخت فضا میں اسے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول اڑتے دکھائی دیئے۔ یہ کیپسول ایک اونچی چٹان سے نکل کر فضا میں اڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی یکلخت چیخ چیخ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی

اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں کسی بھاری پتھر کی طرح جم گیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن پر گہری تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی آیا تھا کہ وہ بھی اس آدمی کی طرح ہٹ ہو چکا ہے۔

عمران دونوں ہاتھوں میں گیس پسٹل اٹھائے بڑے ماہرانہ انداز میں چٹانوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو بڑھ رہا تھا جہاں سے وہ چیک پوسٹ پر فائرنگ کر سکے لیکن اسے سب سے زیادہ فکر چیک پوسٹ کے نیچے ادھر ادھر چھپے ہوئے افراد کی تھی جن میں سے صرف ایک آدمی کو وہ چیک کر سکا تھا۔ وہ بھی اسے اس وقت نظر آیا تھا جب وہ کریک سے نکل کر چٹان کی اوٹ لے رہا تھا لیکن عمران کو اس لئے ان افراد کی فکر نہ تھی کہ گیس فائر کرتے ہی وہ سب پلک جھپکنے میں بے ہوش ہو جائیں گے اور اسی لئے اس کے دونوں ہاتھوں میں گیس پسٹلز پکڑے ہوئے تھے کہ وہ بیک وقت بلندی پر موجود چیک پوسٹ اور نیچے گیس فائر کر سکے کہ اچانک اس نے دور ایک چٹان سے شعلہ سا لپکتے دیکھا تو وہ اچھل کر سائیڈ چٹان کے پیچھے جا پڑا۔ اس چھلانگ نے اسے بال بال بچا لیا تھا

کیونکہ میزائل پلک جھپکنے میں اسی چٹان سے ٹکرایا تھا جس کے پیچھے پہلے عمران تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے ایک انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت مزید آگے ایک اور اونچی چٹان کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور میزائل عین اس بہت بڑی چٹان سے آ ٹکرائے جہاں عمران نے پہلے کربناک چیخ ماری تھی اور پھر لمبی چھلانگ لگا دی تھی۔

دونوں میزائلوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے ایک بار پھر چیخ بلند ہوئی لیکن اس بار اس نے وہاں سے چھلانگ نہیں لگائی کیونکہ اس نے اپنی اس چیخ سے دشمنوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ وہ کسی گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہے تاکہ وہ ارد گرد کی چٹانوں پر مزید میزائل فائرنگ نہ کریں۔ چیخ کی بازگشت ختم ہوتے ہی اس کی چیخوں کے رزلٹ سامنے آنے لگ گئے جب اس نے چیک پوسٹ سے ہیولوں کو دوڑتے بھاگتے دیکھا اور نیچے مختلف چٹانوں کے پیچھے سے بھی مختلف لوگوں کو نکل کر اس طرف آتے دیکھا جہاں وہ موجود تھا۔ عمران نے اسی لمحے دونوں ہاتھوں میں موجود گیس پسٹلز کے ٹریگر بار بار اور تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے گیس پسٹلز سے کیپسول نکل نکل کر ہوا میں اڑتے ہوئے مختلف چٹانوں سے ٹکرا کر پھٹتے چلے گئے جبکہ چند کیپسول سیدھے اڑتے ہوئے چیک پوسٹ پر جا گرے تھے۔

عمران نے اپنے ہاتھ روک لئے تھے۔ پھر جب اس نے چیک پوسٹ پر اور نیچے چٹانوں کے درمیان دوڑتے ہوئے افراد کو گرتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ گیس کے اثرات ہر طرف پھیل چکے ہیں۔ وہ خود سختی سے سانس روکے ہوئے تھا لیکن وہ اس وقت تک اس چٹان کے پیچھے رہنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ دوبارہ سانس لینے کے قابل نہ ہو جاتا کیونکہ پہاڑیوں، پتھروں اور چٹانوں کو پھلانگ کر چلنا اور دوڑتے ہوئے میدانی علاقے سے کہیں زیادہ لمبے سانس لینے پڑتے تھے اور گیس کے اثرات فضا میں ہوئے تو وہ خود بھی طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو سکتا تھا۔ وہ بار بار کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گھڑی کی سوئیاں جیسے حرکت کرنا ہی بھول گئی ہوں۔ گو اسے خاصے طویل وقت تک سانس روکنے میں مہارت حاصل تھی لیکن بہرحال سانس روکنے کے اثرات جسم اور ذہن پر آہستہ آہستہ نمودار ہونے شروع ہو جاتے تھے اس لئے وہ بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے سانس لی اور جب اسے گیس کے اثرات محسوس نہ ہوئے تو اس نے قدرے طویل سانس لیا اور پھر بے اختیار اس نے لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے کیونکہ فضا میں اب گیس کے معمولی سے اثرات بھی موجود نہ تھے۔ چنانچہ وہ اب تیزی سے دوڑتا ہوا واپس کریک کی طرف بڑھنے لگا تاکہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر یہاں سے نکل سکے لیکن ابھی وہ کریک سے چند قدم

دور ہی تھا کہ ایک چٹان کے ساتھ بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ باہر کیوں آ گئی اور بے ہوش ہو گئی۔ اوہ۔ ویری بیڈ"..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے کریک کی طرف بڑھا تا کہ باقی ساتھیوں کو باہر لا کر جولیا کو ہوش میں لے آنے کا بندوبست کرے لیکن جیسے ہی وہ کریک کے قریب پہنچا اس کے ذہن میں یکلخت دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ وہاں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ چاروں بے ہوش اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ اس قدر غیر ذمہ دار نہیں ہیں یہ لوگ"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں اپنے چیخنے کا خیال آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ اس کی اداکارانہ چیخوں نے اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ جولیا اس لئے سب سے آگے پڑی ملی تھی کہ وہ چیخ سن کر جذباتی ہو کر بے تحاشا باہر بھاگی ہو گی اور باقی ساتھی بھی ظاہر ہے اس کی چیخیں سن کر باہر کی طرف لپکے ہوں گے۔ اس وقت تو اسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا کہ اس کی مصنوعی چیخیں اس کے ساتھیوں کو بھی باہر کھینچ لیں گی اور وہ مارے بھی جا سکتے تھے۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ تیزی سے کریک کے اندر گیا اور اس نے جیپ کے عقبی دروازے کو کھول کر اندر موجود تھیلے میں سے اینٹی گیس تلاش کرنا شروع کر دی لیکن سب تھیلے چیک کرنے کے باوجود جب اینٹی گیس کی بوتل اسے نہ ملی تو اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کیونکہ وہ اینٹی گیس کی بوتل بیگ میں رکھنا بھول گیا تھا۔

اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بغیر کسی اینٹی گیس کے ہوش میں لائے۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خنجر کی مدد سے سب ساتھیوں کی گردنوں کے عقبی حصے میں کٹ لگا کر خون نکالے اور اس طرح گیس کا سرکٹ ٹوٹ جائے۔ اس طرح اس کے ساتھی ہوش میں آ سکتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ وہ سب ساتھیوں کو اچھی خاصی مقدار میں پانی پلائے لیکن یہاں نہ اس کے پاس تیز دھار خنجر تھا اور نہ ہی یہاں قریب ہی کہیں پانی تھا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ایک اور فیصلہ کیا کہ وہ دوڑتا ہوا باہر جائے اور کریک کے دہانے سے باہر کچھ فاصلے پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر جیپ میں ڈالے اور فوری طور پر یہاں سے نکل جائے کیونکہ میزائلوں کی فائرنگ کے دھماکے انتہائی دور دور تک سنے گئے ہوں گے اور کسی بھی لمحے یہاں فوجی یا دوسرے لوگ پہنچ سکتے تھے اور ظاہر ہے پھر وہ اکیلا فوج کے دستے کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

چنانچہ سب سے پہلے اس نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر

اسے سٹارٹ کیا اور پھر وہ جیپ کو دہانے سے نکال کر وہاں لے آیا جہاں اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھر وہ جیپ سے نیچے اترا اور اس نے ایک ایک کر کے سب ساتھیوں کو جیپ میں ڈالا اور آخر میں اس نے اور آگے جا کر بے ہوش پڑی جولیا کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اسے بھی لا کر جیپ کے اندر باقی ساتھیوں کے ساتھ لٹا دیا۔ پھر اس نے ابھی جیپ کا عقبی دروازہ بند کیا ہی تھا کہ اسے دور سے آدمیوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں اس طرف سے آ رہی تھیں جہاں اس کے اندازے کے مطابق ماربل ٹاؤن تھا اور اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کا خدشہ درست ثابت ہو رہا ہے اور اسے کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے اس لئے وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ کو تیزی سے سڑک کی طرف بڑھا دیا۔

گو یہاں انتہائی ڈھلوان تھی اور ڈھلوان میں جگہ جگہ گہرے اور چوڑے کریک تھے لیکن عمران کے سر پر چونکہ اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے کی ذمہ داری آن پڑی تھی اس لئے وہ کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر جیپ کو تیزی سے آگے دوڑاتا چلا گیا اور بھاری اور مضبوط جیپ کسی چھوٹے سے کھلونے کی طرح اچھلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کو پوری طرح احساس تھا کہ جیپ کے عقبی حصے میں بے ہوش پڑے ساتھیوں کا جیپ کے اس طرح اچھلنے سے خراب ہو رہا ہو گا لیکن اس وقت چونکہ حالات ہی ایسے تھے اس لئے اس نے بریک پر پیر ہی نہیں رکھا اور پھر وہ جیسے ہی سڑک پر پہنچا اس نے بیس کے قریب مسلح فوجی سپاہیوں کو پہاڑیوں پر دوڑ کر چیک پوسٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ یقیناً ماربل ٹاؤن میں کوئی فوجی یونٹ موجود تھا جو میزائل فائرنگ کی آوازیں سن کر یہاں آیا تھا اور چونکہ یہ فائرنگ اچانک ہوئی تھی اور ظاہر ہے ان کے انچارج کو انہیں بھیجنے یا نہ بھیجنے کا فیصلہ کرنے میں کچھ وقت لگا ہوگا اور پھر فاصلہ ہونے اور ان کے پیدل یہاں آنے کی وجہ سے عمران کو یہ موقع مل گیا تھا کہ وہ جیپ میں اپنے ساتھیوں کو لاد کر وہاں سے سڑک تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

فوجیوں نے اس کی جانب شاید اس لئے توجہ نہ دی تھی کہ وہ اسے گزرنے والی عام جیپ سمجھے ہوں گے کیونکہ جب وہ پہاڑی راستے میں پہنچے تھے تو جیپ اس وقت سڑک پر پہنچ چکی تھی۔ عمران تیزی سے جیپ کو آگے لیتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ ساتھیوں سمیت کاسا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ چیک پوسٹ پر یا نیچے کہیں چٹانوں میں وہ ٹوئن سسٹرز بھی لازماً بے ہوش پڑی ہوئی ہوں گی۔ اگر اسے وقت مل جاتا تو وہ لازماً انہیں تلاش بھی کر لیتا لیکن اسے موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا تھا اس لئے وہ ان کی طرف توجہ ہی نہ دے سکا

تھا۔

ویسے جو پلاننگ اس کے ذہن میں تھی اگر یہ میزائل فائرنگ نہ ہوتی اور اسے پہلے گیس پسٹلز چلانے کا موقع مل جاتا تو پھر سب کچھ اطمینان اور خاموشی سے وقوع پذیر ہو جاتا۔ ویسے اسے اس کا افسوس اس لئے بھی نہ تھا کہ اسے معلوم تھا کہ ٹوئن سسٹرز سے بھی لیبارٹری کو سیکرٹ رکھا گیا ہو گا اس لئے سوائے اس کے کہ ٹوئن سسٹرز کو ہلاک کر دیا جاتا اور ان سے کچھ حاصل نہ ہو پاتا۔ جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ماربل ٹاؤن کو اب وہ پیچھے چھوڑ چکا تھا۔ اس کے ذہن میں چونکہ یہاں کے ارد گرد کے علاقے کا نقشہ محفوظ تھا اس لئے وہ جیپ کو تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں پانی کی تلاش میں تھیں تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کو پانی پلا کر ہوش میں لا سکے لیکن اسے سڑک کی سائیڈوں پر کہیں کوئی ایسا سپاٹ نظر نہیں آ رہا تھا جہاں سے وہ پانی حاصل کر سکے اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ جیپ میں میڈیکل باکس بھی موجود تھا اور اس میڈیکل باکس میں چار پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ وہاں کریک میں اسے میڈیکل باکس کا خیال نہ آیا تھا۔ اب وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسے وہاں ان بوتلوں کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ انہیں ہوش دلانے میں لگ جاتا اور مسلح فوجیوں کا دستہ ان کے سروں پر پہنچ جاتا۔

اسے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ عمران کے ذہن میں میڈیکل باکس میں موجود پانی کی بوتلوں کا خیال ہی محو ہو جاتا۔ اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے درختوں کے ایک چھوٹے سے ذخیرے میں لے جا کر روک دیا اور پھر نیچے اتر کر وہ جیپ کے عقب میں آیا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا اور جیپ میں عقبی طرف سے داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک سیٹ کے نیچے فکسڈ کیا گیا میڈیکل باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر وہ قریب ہی بے ہوش پڑے ہوئے صفدر کی طرف مڑا۔ اس نے ایک ہاتھ سے صفدر کے دونوں جبڑے دبا کر اس کا منہ کھولا اور پانی کی بوتل کا دہانہ اس کے منہ سے لگا دیا۔ چند لمحوں تک پانی اندر نہ گیا اور وہیں صفدر کے منہ میں ہی اکٹھا ہو گیا لیکن عمران نے بوتل جیپ کے فرش پر رکھ کر اس ہاتھ سے صفدر کی ناک کے دونوں نتھنوں کو چٹکی کے انداز میں بند کر دیا تو دوسرے لمحے ہلکی سی غرغراہٹ کے ساتھ پانی صفدر کے حلق سے نیچے اتر گیا اور عمران نے صفدر کی ناک چھوڑ کر پانی کی بوتل اٹھائی اور دوبارہ صفدر کے منہ سے لگا دی۔ اس بار صفدر غٹا غٹ پانی پی گیا۔ آدھی بوتل جب صفدر کے حلق سے نیچے اتر گئی تو عمران اٹھ کر صالحہ کے قریب گیا [illegible] تھا جو بھی موجود تھی اور عمران نے صالحہ کے ساتھ بھی وہی

کارروائی دوہرائی جو وہ پہلے صفدر کے ساتھ کر چکا تھا۔ بوتل خالی ہونے پر وہ اٹھا اور ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے صفدر کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے سیٹ سے اٹھ کر صفدر کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑ دیا۔

''خطرہ ہے صفدر۔ جلدی ہوش میں آؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور عمران کے سہارا دینے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے اس کا کاندھا پکڑ کر اسے جھنجھوڑ دیا اور صالحہ بھی ہلکی سی چیخ مار کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''ہوش میں آؤ صالحہ۔ ہم سب خطرے میں ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم کہاں ہیں اور یہ کیا ہے''...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ہم اپنی جیپ میں ہیں اور پہاڑی علاقے کو کراس کر کے اب کاسبا میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم انتہائی خطرے کی زد سے نکل آئے ہیں لیکن کسی بھی وقت خطرہ ہمارے سروں پر پہنچ سکتا ہے اس لئے تم دونوں کو ہوش دلایا ہے۔ اب صالحہ، جولیا کو اور صفدر باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آئے۔ میں جیپ چلاؤں گا تاکہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ہم جلد از جلد کاسبا کے دارالحکومت گائٹ میں

داخل ہو سکیں۔ پانی کی مزید تین بوتلیں میڈیکل باکس میں موجود ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر عقبی دروازے سے نیچے اترا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے جیپ سٹارٹ کر کے دوبارہ سڑک کی طرف موڑ دی۔ اب اس کے انداز میں اطمینان کا تاثر نمایاں تھا۔

موگی کے تاریک ذہن پر روشنی کی لہریں اچانک اس طرح نمودار ہونے لگ گئیں جیسے گہرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی لہریں کوندتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔

''لیٹی رہیں مس۔ لیٹی رہیں''...... اس کے کان میں ایک نسوانی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اسے کسی نسوانی ہاتھ کا نرم دباؤ اپنے کاندھے پر محسوس ہوا تو اس کی نہ صرف آنکھیں کھل گئیں بلکہ وہ پوری طرح ہوش میں آ گئی۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات فلمی مناظر کی طرح نمودار ہو گئے۔ اسے یاد آ گیا کہ رابرٹ کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال کہ اس نے ایک آدمی کو کریک کے دہانے میں داخل ہوتے دیکھا تو موگی نے

یہ کال سن کر جنرل کال کر کے اپنے سب ساتھیوں کو فوری میزائل فائر کرنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر جولین سے بھی اس کی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے رابرٹ کی طرف سے میزائل فائر ہوتا دیکھا تھا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو میزائل اور فائر ہوئے۔ اس دوران اس نے انسانی چیخیں بھی سنی تھیں اور اس کے بعد اچانک اسے نامانوس سی بو محسوس ہوئی اور اس کے ذہن پر اندھیرے چھا گئے تھے۔ پھر اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ یہ ہسپتال کا کمرہ تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص لباس اور سرخ رنگ کا کمبل تھا۔ اس کے گرد دو ڈاکٹرز اور تین نرسیں موجود تھیں۔

''یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں''...... موگی نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''لیٹی رہیں۔ آپ ہسپتال میں ہیں اور طویل وقت کے بعد اب آپ کو ہوش آیا ہے''...... ایک ڈاکٹر نے کہا۔

''یہ کون سا ہسپتال ہے اور مجھے یہاں کون لایا ہے''...... موگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ دارالحکومت کا ملٹری ہسپتال ہے اور ماربل ٹاؤن کے ملٹری ہٹ کے انچارج میجر آرنلڈ نے ہسپتال انتظامیہ کو فون کیا کہ ٹیک پوسٹ کے نیچے اور اوپر بہت سے مرد اور عورتیں بے ہوش پڑے ہیں انہیں ہسپتال لے جانے کے لئے ایمبولینسز بھیجی جائیں۔

چنانچہ یہاں سے دس ایمبولینسیں وہاں بھجوائی گئیں۔ دو عورتیں اور پچیس مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں لایا گیا اور ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔ کسی ایسی جدید گیس سے آپ سب کو بے ہوش کیا گیا تھا کہ اس کا اینٹی کسی طرح بھی سامنے نہ آ رہا تھا۔ بہرحال آٹھ گھنٹے بعد آپ کو خودبخود ہوش آ گیا ہے''...... ڈاکٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میری بہن کہاں ہے۔ اس کی کیا حالت ہے''...... یکلخت موگی نے تڑپ کر پوچھا۔

''وہ بے ہوش ہو کر وہیں اوپر سے پتھروں پر گری ہیں اس لئے خاصی زخمی ہیں لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ انہیں بھی ہوش آ گیا ہے اور ان کو میڈیکل ایڈ بھی دے دی گئی ہے۔ اب وہ آپ کے ساتھ جا سکتی ہیں لیکن اس وقت جب میجر آرنلڈ اجازت دیں گے''...... ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کون ہے میجر آرنلڈ۔ بلاؤ اسے اور ہمارا اپنا لباس کہاں ہے۔ ہم نے ابھی جانا ہے''...... موگی نے اس بار جھٹکے سے اٹھ بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولین کے زخمی ہونے کا سن کر اسے شدید چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔

''پہلے آپ اپنے بارے میں بتائیں کہ آپ کون ہیں کیونکہ آپ کے پاس سے کوئی ایسی دستاویز نہیں ملی ہیں جس سے آپ کی شناخت ہو سکے۔ البتہ یہ تو ہمیں دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ

دوسری خاتون آپ کی ٹوئن سسٹر ہے اس لئے ہم نے آپ کو بتا بھی دیا''...... ایک ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام موگی ہے اور میری بہن کا نام ہے جولین۔ ہم فارٹون سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہیں۔ جو مرد آپ کے پاس ہیں ان کا تعلق بھی فارٹون سے ہے۔ فون لے آؤ۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں''...... موگی نے کہا۔

''فارٹون۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ اسی لئے کوئی مرد اپنے بارے میں نہ بتا رہا تھا۔ میں ابھی فون بھی بھجواتا ہوں اور میجر آرنلڈ کو بھی کال کرتا ہوں''...... ڈاکٹر نے خاصے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ ملٹری ہسپتال کا ڈاکٹر تھا اس لئے اسے فارٹون کے بارے میں خاصی معلومات حاصل تھیں۔

''جولین کہاں ہے۔ میں نے اس کے پاس جانا ہے''...... موگی نے کہا۔

''پہلے آپ لباس تبدیل کر لیں۔ میں لباس بھجواتا ہوں''۔ ڈاکٹر نے کہا اور پھر ڈاکٹر اور نرسیں سب اس کمرے سے باہر چلی گئیں اور موگی کمرے میں اکیلی رہ گئی۔

''یہ سب کیسے ہوا۔ کیا ہوا۔ وہ چیخنے والا آدمی کون تھا اور کیا وہ آدمی بھی یہاں ہے۔ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کس نے فائر کی۔ وہ آدمی تو ہٹ ہو کر کسی گہرائی میں جا گرا تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہوا۔ کس نے کیا''...... موگی انتہائی الجھے ہوئے انداز میں

بڑبڑائے چلی جارہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے ٹرالی بیڈ کے ساتھ کھڑی کی۔ ٹرالی کی اوپر والی سطح پر ایک کارڈلیس فون رکھا ہوا تھا جبکہ نچلے خانے میں ایک بیگ رکھا ہوا تھا۔

”بیگ میں آپ کا لباس ہے میڈم اور آپ کے لئے فون بھی ٹرالی میں موجود ہے۔ جب آپ فارغ ہو جائیں تو بیڈ کے ساتھ موجود بیل دے دیں ہم حاضر ہو جائیں گی“...... نرس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور موگی کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ جب سے موگی نے اپنا تعارف کرایا تھا ان سب کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔ دروازہ بند ہونے پر موگی بیڈ سے اتر کر پہلے سیدھی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر واپس بیڈ کی طرف آ گئی۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص لباس تھا۔ اس نے ٹرالی کے نچلے خانے میں موجود بیگ کو اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اسے کھولا تو اس میں اس کا اپنا لباس کلین کرا کر اور استری شدہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنا لباس پہنا اور بیگ کے اندر موجود اپنے جوتے نکال کر پہن لئے اور ہسپتال والا لباس اس نے بیگ میں رکھا اور بیگ کو واپس ٹرالی کے نچلے خانے میں رکھ دیا اور پھر ٹرالی کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا تو ٹون موجود تھی اس لئے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور وہ آواز پہچان گئی جو چیف کی فون سیکرٹری کی آواز تھی۔

”ٹوئن سسٹرز کی موگی بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کراؤ“...... موگی نے کہا۔

”یس میڈم۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”یس۔ کرنل ماریو بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

”موگی بول رہی ہوں چیف۔ ملٹری ہسپتال سے“...... موگی نے کہا۔

”ہسپتال سے۔ کیا مطلب۔ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئی۔ کیا ہوا ہے“...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو موگی نے مختصر طور پر سارے گزشتہ واقعات دوہرا دیئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں اور تم ٹوئن سسٹرز ناکام رہی ہو“...... کرنل ماریو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری چیف۔ آپ فوراً نتیجے پر چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ وہ [illegible] نکل گئے۔ رابرٹ کو ایک آدمی نظر آیا اور پھر اسے میزائل فائر کر کے ہٹ کیا گیا۔ البتہ وہ شاید پہلے سے ہی کوئی زود اثر گیس پھیلانے میں کامیاب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے سب بے ہوش ہو

گئے۔ پھر میزائل فائرنگ کی آوازیں سن کر مارٹل ٹاؤن ملٹری یونٹ کے میجر آرنلڈ نے اپنے فوجی سپاہی وہاں بھیجے۔ انہوں نے وہاں کی رپورٹ میجر آرنلڈ کو دی اور میجر آرنلڈ نے ہسپتال فون کر کے ایمبولینسز منگوائیں اور ہمیں ہسپتال پہنچایا۔ اگر وہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہوتے تو زندہ یا مردہ تو لازماً انہیں بھی مارک کر لیا جاتا یا ان کی لاشیں اٹھالی جاتیں۔ ایک آدمی کی لاش اس لئے مارک نہ ہو سکی کہ اول تو وہ کسی گہرائی میں گرا تھا اور پھر اسے میزائل سے ہٹ کیا گیا تھا اس لئے اس کی لاش کے بھی پرخچے اڑ گئے ہوں گے اور لاش بھی کسی گہرائی میں ہوگی جہاں سے اسے مارک ہی نہ کیا جا سکا ہوگا''...... موگی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کیا کرو جس لہجے میں جولین سے کرتی ہو ورنہ کسی روز تمہاری کٹی پھٹی لاش کسی ویرانے میں پڑی نظر آئے گی۔ سنا تم نے کہ نہیں''...... کرنل ماریو نے شعلہ بار لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ میرا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا ہے۔ آپ برائے مہربانی میجر آرنلڈ سے کہیں کہ وہ ہمیں ہسپتال سے جانے کی اجازت بھی دیں اور ہمارے لئے کوئی جیپ بھی تیار کر دیں تاکہ ہم خود وہاں جا کر حالات کا جائزہ لے سکیں''...... موگی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم پوری طرح ٹھیک ہو اور جولین کی کیا پوزیشن ہے''۔ چیف

نے بھی اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹروں کے مطابق وہ زخمی ہوئی ہے لیکن اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے''...... موگی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم اپنے صحت مند چار ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں تلاش کرو۔ اگر لاشیں نہ ملیں تو پھر ان شواہد کو چیک کرو کہ یہ سب واقعہ کیسے پیش آیا اور وہ آدمی کون تھا جسے رابرٹ نے چیک کیا تھا اور پاکیشیائی ایجنٹ کہاں گئے ہیں''...... چیف نے تفصیل سے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... موگی نے جواب دیا۔

''میں ہسپتال کے ڈاکٹر کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہسپتال سے فارغ کر دے گا بلکہ ٹیکسی منگوا کر تمہیں دے گا تاکہ تم اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر سے جیپ لے سکو''...... کرنل ماریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو موگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اور اس کے پیچھے وہ نرس اندر داخل ہوئی جو پہلے ٹرالی لے کر آئی تھی۔

''آپ کو اور آپ کے سب ساتھیوں کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ آپ دونوں خواتین کے لئے ٹیکسی منگوا دی گئی ہے جبکہ آپ کے ساتھی ازخود ٹیکسیاں لے کر جا سکتے ہیں''...... ڈاکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر"۔۔۔ موگی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جب وہ ڈاکٹر کے آفس پہنچی تو وہاں جولین پہلے سے موجود تھی۔ اس کے سر پر اور جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ خاصی نڈھال سی نظر آ رہی تھی۔

"اوہ۔ تمہیں نئی زندگی ملی ہے جولین۔ مجھے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ تم کہاں سے گری تھی"۔۔۔ موگی نے قریب بیٹھ کر محبت بھرے انداز میں جولین کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں میزائل فائرنگ سے ہی سمجھ گئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ نیچے موجود ہیں اس لئے میں تیزی سے پہاڑیوں پر بنی ہوئی سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آ رہی تھی کہ اچانک میرا ذہن تاریک ہو گیا اور میں اوپر سے نیچے آ گری اور پھر میری آنکھ ہسپتال میں کھلی"۔۔۔ جولین نے محبت بھرے انداز میں موگی کے بازو پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"جب نیچے میں موجود تھی تو تمہیں نیچے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ مخواہ زخمی کرا لیا خود کو"۔۔۔ موگی نے کہا۔

"ارے۔ تمہارے ہونے کی وجہ سے تو یہ سب ہوا ہے۔ اگر تمہاری جگہ میں نیچے ہوتی تو کسی کی جرأت تھی کہ یوں بے ہوشی کی گیس پھیلاتا"۔۔۔ جولین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو۔ میں تمہارے زخمی ہونے کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہی ہوں اور سنو۔ یہ تم تھی کہ صبح سے چیک پوسٹ پر دوربین آنکھوں

سے لگائے بیٹھی تھی اور پاکیشیائی ایجنٹ عقب میں پہنچ بھی گئے اور تم شاید دوربین کے ذریعے رنگ برنگ پتھر گنتی رہی۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔ موگی نے اچھل کر دور ہٹتے ہوئے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم سے ایک آدمی نہیں مارا جا سکا اور بنتی سپر ایجنٹ ہو۔ ہونہہ"۔ جولین نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ موگی کوئی جواب دیتی آفس کا دروازہ کھلا اور انچارج ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"آئیے۔ آپ کے لئے ٹیکسی آ گئی ہے۔ آئیے"۔۔۔ ڈاکٹر نے ان دونوں سے کہا۔

"تھینکس ڈاکٹر۔ آپ تشریف رکھیں۔ ہم ٹیکسی تک پہنچ جائیں گی"۔۔۔ موگی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میری ڈیوٹی ہے کہ ملک و قوم کے دشمنوں سے لڑنے والوں کی خدمت کروں۔ آئیے"۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ٹیکسی تک پہنچا کر واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئیں۔ ان کے ساتھی بھی ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔

"تم تو ساتھ نہیں جاؤ گی۔ یہاں آرام کرو گی"۔۔۔ موگی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں ساتھ جاؤں گی تو کچھ رزلٹ نکلے گا ورنہ تم تو خالی ہاتھ لٹکاتی واپس آ جاؤ گی"۔۔۔ جولین نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ خود ہی بھگتو گی۔ مجھے کیا"..... موگی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"نجانے اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے حالانکہ آتا جاتا کچھ بھی نہیں"..... جولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔

"میڈم آپ کو بلا رہی ہیں میڈم"..... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم نے ہی ٹرانسمیٹر پر موگی کو کسی آدمی کے بارے میں اطلاع دی تھی اور پھر پہلا میزائل بھی تم نے ہی فائر کیا تھا"..... جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"..... رابرٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے جولین کے سوال کا جواب دیا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی مرد یا عورت نہیں نظر آئی"..... جولین نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ رابرٹ اس کے عقب میں چل رہا تھا۔

"نہیں میڈم"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اس آدمی کا قدوقامت کیا تھا"..... جولین نے پوچھا تو رابرٹ نے تفصیل سے بتا دیا۔

"قدوقامت تو عمران جیسا ہی ہے لیکن وہ اکیلا وہاں کیا کر رہا

تھا اور پھر گیا کہاں۔ کیا واقعی اس کی لاش وہاں موجود ہو گی"۔ جولین نے خودکلامی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور عقب میں چلنے والے رابرٹ کو شاید اس کی خودکلامی کی سمجھ ہی نہ آئی تھی اس لئے وہ خاموش رہا تھا۔ گیٹ کے قریب دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں سے آگے والی جیپ کے ساتھ موگی کھڑی تھی اور دوسرے لوگوں کو ہدایات دے رہی تھی۔

"وہ میری کار اور دو جیپیں جن پر ہم سب گئے تھے۔ وہ کہاں ہیں"..... جولین نے موگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ بیٹھو۔ تم نے آنے میں دیر کر دی"..... موگی نے کہا اور اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی تاکہ جولین کو مجبوراً عقبی سیٹ پر بیٹھنا پڑے کیونکہ جیپ ڈرائیور نے چلانی تھی۔

"میں دوسری جیپ میں بیٹھوں گی"..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی عقبی جیپ کی طرف بڑھ گئی جبکہ موگی بے اختیار مسکرا دی۔ اسے شاید خوشی اس بات کی تھی کہ جولین گو اس کی عقبی سیٹ پر نہیں بیٹھی لیکن عقبی جیپ میں ہی بیٹھی ہے۔ بہرحال رہی تو عقب میں ہے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا کیونکہ جیسے ہی چوکیدار نے بڑا گیٹ کھولا تو عقبی جیپ جو شاید پہلے ہی سٹارٹ تھی بجلی کی سی تیزی سے ان کی جیپ کے قریب سے نکل کر آگے بڑھ گئی تھی جبکہ موگی کی جیپ کا ڈرائیور

ابھی اسے سٹارٹ کرنے میں ہی مصروف تھا۔ موگی نے کچھ کہنے
کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ پھر اس نے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے
کیونکہ وہ ملازموں اور اپنے سے کم درجہ رکھنے والوں کے ساتھ
سوائے مجبوری کے بات کرنا پسند نہ کرتی تھی اس لئے اکثر وہ
خاموش رہتی تھی جبکہ جولین کی فطرت اس معاملے میں اس سے
مختلف تھی۔ وہ سب سے نہ صرف کھل کر باتیں کرتی تھی بلکہ ان
کے ساتھ گھل مل کر رہتی تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ سپر سیکشن میں
کام کرنے والے سب لوگ موگی کی نسبت جولین کو زیادہ پسند
کرتے تھے۔ گو موگی کو بھی اس کا علم تھا لیکن اس نے کبھی اس کی
پرواہ نہ کی تھی۔

دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی گریاس
پہاڑی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلے والی جیپ
میں بھی دو مسلح افراد سوار تھے اور دوسری جیپ میں بھی۔ اس طرح
دو ڈرائیور اور چار محافظ بھی موگی اور جولین کے ساتھ جا رہے تھے۔
تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل اور تیز رفتار سفر کے بعد جیپیں وہاں
پہنچ گئیں۔ وہاں فوجی موجود تھے۔ جولین اور موگی جیپوں سے
اتریں۔ ان کے ساتھی بھی ان کے ساتھ ہی نیچے اتر آئے تھے۔
اسی لمحے چٹان پر موجود ایک فوجی تیزی سے ان کی طرف آیا اور
اس نے باقاعدہ انہیں سیلوٹ کیا۔
''میرا نام کیپٹن جیمز ہے میڈم۔ مجھے میجر آرنلڈ کی طرف سے

حکم دیا گیا تھا کہ جب تک آپ یہاں نہ آئیں ہم اپنے آدمیوں
سمیت یہاں ڈیوٹی دیں تاکہ کوئی اجنبی آدمی یہاں آ کر شواہد ختم نہ
کر دے۔ اب آپ تشریف لے آئی ہیں اور اب مجھے اور میرے
ساتھیوں کو اجازت ہے''...... کیپٹن جیمز نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

''ہاں۔ تم اور تمہارے ساتھی جا سکتے ہیں''...... جولین نے کہا۔
''ہماری کار اور دو جیپیں یہاں موجود تھیں''...... موگی نے کہا۔
''جی وہ سامنے بڑی چٹانوں کے پیچھے موجود ہیں۔ میرے
خیال میں شروع سے ہی وہ وہاں موجود تھیں''...... کیپٹن جیمز نے
جواب دیا تو موگی اور جولین دونوں نے آگے بڑھ کر ان کی
موجودگی چیک کر لی تو ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر
آئے۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر واپس جا سکتے
ہو''...... جولین نے کہا تو کیپٹن جیمز نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور
واپس مڑ گیا۔

''وہ کہاں گہرائی میں گرا ہے۔ پہلے اسے چیک کر لیں''۔ جولین
نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن باوجود شدید کوششوں
کے وہ کہیں لاش تو ایک طرف خون کے دھبے تک چیک نہ کر
سکیں۔ پھر وہ دونوں اپنے دو ساتھیوں سمیت جب کریک میں داخل
ہوئیں تو دونوں ہی وہاں موجود نشانات دیکھ کر چونک پڑیں۔

''اوہ۔ یہاں تو بڑی اور مضبوط جیپ کے ٹائروں کے نشانات موجود ہیں اور یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے جیپ پر اس کریک کو عبور کیا ہے۔ اوہ۔ تو یہ ہوا ہے ہمارے ساتھ۔ یہ بے حد ذہین اور تیز لوگ ہیں۔ ویری بیڈ''...... موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کیا بڑبڑ کر رہی ہو۔ سیدھی طرح بات کرو۔ یہ نشانات تو بتا رہے ہیں کہ یہاں جیپ کو انہوں نے چھپا کر رکھا ہوا تھا''۔ جولیا نے کہا۔

''تم وہی احمق کی احمق ہی رہی۔ ارے۔ تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ ٹائروں کے نشانات کریک کے اندر سے مسلسل آ رہے ہیں اور یہاں جیپ کافی دیر تک رکی رہی ہے اور پھر کریک سے باہر نکل گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ براہ راست کسی سڑک یا راستے سے آنے کی بجائے بہت دور سے اس پہاڑی کے کریک میں جیپ سمیت داخل ہوئے اور یہاں آ کر رک گئے۔ یہی وجہ تھی کہ تم اور تمہارے ساتھی دوربینیں لگائے بیٹھے رہے اور وہ اس کریک سے گزر کر یہاں ہمارے عقب میں پہنچ گئے''...... موگی نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ وہ جیپ ہے جس کے بارے میں کاروشا چیک پوسٹ سے اطلاع ملی تھی۔ بہرحال اب انہیں تلاش کرو کہ ان کی لاشیں کہاں ہیں''...... جولین نے کہا۔

''تم واقعی احمق ہو۔ جب جیپ موجود نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جیپ میں سوار ہو کر نکل گئے۔ اب چاہے ایک زندہ رہا اور وہ باقی لاشیں اٹھا کر لے گیا ہو یا سب ہی زندہ ہوں لیکن بے ہوش ہوں''...... موگی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب بات واقعی سمجھ میں آ رہی ہے۔ جس آدمی کو رابرٹ نے کریک میں داخل ہوتے دیکھا تھا وہ باہر ہماری چیکنگ کرنے آیا تھا جبکہ اس کے ساتھی اندر موجود رہے۔ وہ دیکھ بھال کر کے واپس گیا اور اس پر میزائل فائرنگ کی تو وہ ہٹ ہو گیا لیکن اس کے ساتھیوں نے باہر گیس فائر کر دی اور ہم سب بے ہوش ہو گئے تو وہ اپنے ساتھی کی لاش اٹھا کر جیپ میں نکل جانے میں کامیاب ہو گئے''...... جولین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''چلو شکر ہے تمہاری کھوپڑی میں بھی کچھ عقل بہرحال موجود ہے۔ اب یہاں کھڑے رہ کر کیا کرنا ہے۔ وہ دارالحکومت گئے ہوں گے۔ ہمیں وہاں انہیں تلاش کرنا ہوگا''...... موگی نے کہا۔

''وہاں وہ ڈھول بجاتے پھر رہے ہوں گے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ آؤ ہمیں پکڑ لو۔ احمق لڑکی۔ ہمیں اس جیپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ہوں گی۔ اس کا رجسٹریشن نمبر۔ پھر ہی اسے اتنے بڑے دارالحکومت میں تلاش کیا جا سکتا ہے''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ جیپ پر بطور نشان پاکیشیا یا کاروشا کا جھنڈا لگائے پھر رہے ہوں گے کہ یہ جیپ ہے"..... موگی نے اس سے بھی زیادہ طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"احمق لڑکی۔ تمہیں کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔ کاروشا چیک پوسٹ پر ہمارا ایک مخبر موجود ہے اور وہاں سے جو جیپ یا کار گزرتی ہے اس کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیل کمپیوٹر میں فیڈ کر دی جاتی ہے اس لئے وہاں سے اس جیپ کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل معلوم کر کے آسانی سے دارالحکومت میں کسی بھی گروپ یا ٹریفک پولیس کے ذریعے اس جیپ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے"۔ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا اور دہانے کی طرف چل پڑی۔

"کہتی تو تم ٹھیک ہو۔ گو کبھی کبھار ہی ٹھیک کہتی ہو۔ بہرحال پھر بھی ٹھیک کہہ رہی ہو"..... موگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مجبوری کے عالم میں یہ فقرہ دوہرا رہی ہو اور اس سے آگے چلتی ہوئی جولین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگنے لگی۔

کاسا کا دارالحکومت گاٹ یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور صاف ستھرا شہر تسلیم کیا جاتا تھا۔ یہاں پورے شہر میں گرد کا ایک ذرہ بھی نہ زمین پر نظر آتا تھا اور نہ ہی ہوا میں۔ یہاں بارشیں زیادہ ہوتی تھیں اور خشک موسم کم ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کی ایک انچ زمین پر بھی گھاس یا پھول اگے ہوئے نظر آتے تھے۔ چوڑی اور صاف ستھری سڑکیں تھیں اور ہر طرف انتہائی سرسبزی پھیلی ہوئی تھیں۔ یہاں کے لوگ خوبصورت بھی تھے اور خوبصورت لباس بھی پہنتے تھے۔ کاسا چونکہ ویلفیئر ریاست تھی اس لئے یہاں ان لوگوں کو جو بے روزگار ہوں یا کسی بھی وجہ سے خود کام نہ کر سکتے تھے ان کی بھرپور مدد کی جاتی تھی اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی حتی الوسع کوششیں کی جاتی تھیں۔

یہی وجہ تھی کہ پورے گائٹ میں کہیں کوئی گداگر یا غریب آدمی نظر نہ آتا تھا۔ ہر وقت شاداب موسم کی وجہ سے یہاں کے رہنے والوں کے مزاجوں میں بھی شادابی زیادہ واضح نظر آتی تھی۔ خاص طور پر یہاں کی خواتین نہ صرف بے حد خوبصورت سمجھی جاتی تھیں بلکہ گفتگو اور رہن سہن کے لحاظ سے بھی وہ بے حد معاملہ فہم اور خوبصورت انداز کی مالک تھیں۔ دارالحکومت کا پرائم روز کلب پورے گائٹ میں بے حد مشہور تھا۔ اس کی دس منزلہ انتہائی خوبصورت عمارت تھی۔ وہاں ایسے فنکشنز اکثر ہوتے رہتے تھے جنہیں نوجوان اور پڑھے لکھے طبقے میں سب سے زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کلب میں ہر وقت نوجوانوں کی تعداد واضح طور پر زیادہ نظر آتی تھی۔ ان میں بھی نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ نوجوانوں میں چاہے وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں جینز کی پینٹیں اور گرم کپڑے کی شرٹیں پہننے کا عام رواج تھا۔ یہ شرٹیں عام طور پر شوخ رنگوں اور انتہائی شوخ رنگ میں بنے ہوئے پھولوں سے مزین ہوتی تھیں۔ اس وقت بھی پرائم روز کلب کا ہال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے تقریباً پر تھا اور وہاں ہر طرف نسوانی ہنسی اور مردانہ قہقہے گونج رہے تھے۔ ایک طرف بڑے کاؤنٹر کے پیچھے چار لڑکیاں کسٹمرز کو ڈیل کرنے اور سروس دینے میں مصروف تھیں کہ بیرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور اس نے ادھر ادھر اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے

اسے کسی خاص آدمی کی تلاش ہو۔

”یس سر۔ آپ کو کس کی تلاش ہے سر“...... ایک باوردی سپروائزر نے آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں ڈاکٹر رچرڈ آئے ہوئے ہیں۔ میکس لیبارٹری کے ڈاکٹر رچرڈ“...... اس آدمی نے کہا۔

”یس سر۔ آیئے۔ وہ ادھر وی آئی پی ایریا میں ہیں“۔ سپروائزر نے کہا تو اس آدمی کے پریشان سے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک گیلری کا اختتام ایک بڑے ہال میں ہوا۔ اس ہال میں جوئے کی میزیں موجود تھیں اور وہاں ایسے لوگ بیٹھے جوا کھیل رہے تھے جو اپنے لباس اور انداز سے واقعی وی آئی پی دکھائی دیتے تھے۔ البتہ وہاں جواء بڑے پیمانے پر نہیں کھیلا جاتا تھا بلکہ وہاں کھیلے جانے والے جوئے کو دیکھ کر صاف محسوس ہو جاتا تھا کہ کھیلنے والے صرف انجوائے کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد کوئی بڑی رقم جیتنا یا ہارنا نہیں ہے۔ ہر آدمی کے سامنے اعلیٰ ترین شراب کی بوتل اور گلاس موجود تھا اور جواء کھیلنے کے ساتھ ساتھ وہ شراب کو بھی انجوائے کر رہا تھا۔ ایک میز پر ڈاکٹر رچرڈ بھی شراب پینے اور جواء کھیلنے میں مصروف تھا۔ ان کے ساتھ ہی ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور وہ اس انداز میں بیٹھی تھی جیسے ڈاکٹر رچرڈ کو کمپنی دینے کے لئے بیٹھی ہوئی ہو لیکن

ڈاکٹر رچرڈ کی آنکھوں میں شدید لاتعلقی اور بیگانگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سپروائزر ڈاکٹر رچرڈ کے قریب جا کر جھک گیا اور اس نے آہستہ سے کچھ کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے چونک کر آنے والے کی طرف دیکھا۔

"یس"...... ڈاکٹر رچرڈ نے آنے والے سے کہا جبکہ سپروائزر سلام کر کے واپس مڑ گیا تھا۔

"میرا نام ڈونجے ہے جناب"...... آنے والے نے قریب جا کر آہستہ سے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اچھا۔ آئیں۔ میں تو آپ کے انتظار میں ہی بیٹھا تھا"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے ہاتھ میں موجود پتے میز پر پھینک کر لڑکی کو ہٹایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس سر۔ آیئے"...... ڈونجے نے کہا اور مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سے سپروائزر اسے ساتھ لے آیا تھا۔

"ادھر سپیشل روم ہیں جناب"...... ڈونجے نے ایک بند راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس راہداری میں سپیشل روم بنائے گئے تھے جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا تھا کہ ان سپیشل رومز میں ہونے والی بات چیت کسی بھی صورت باہر سے نہ سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی ٹیپ ہو سکتی تھی اور اسی طرح اندر کی کوئی فلم یا تصویر بھی نہیں بنائی جا سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی اہم اور خفیہ گفتگو کے لئے سپیشل رومز بھاری معاوضے پر بک کرائے جاتے

تھے۔ راہداری کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے۔ ڈونجے نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ان میں سے ایک دربان کی طرف بڑھا دیا۔

"ڈونجے اور ڈاکٹر رچرڈ"...... ڈونجے نے کہا۔

"یس سر"...... دربان نے کارڈ اور پھر ڈونجے اور ڈاکٹر رچرڈ کو دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کارڈ کو جیب میں ڈال کر ایک طرف ہٹ گیا جبکہ دوسرے دربان نے اپنی جیب سے ایک لمبی سی چابی نکالی اور راہداری کے بند پھاٹک کے کی ہول میں ڈال کر اسے گھمایا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سے پھاٹک کھل گیا۔

"واپسی پر آپ دوسری طرف سے جائیں گے"...... دربان نے کہا۔

"یس۔ مجھے معلوم ہے"...... ڈونجے نے جواب دیا اور پھر وہ ڈاکٹر رچرڈ کو ساتھ لے کر راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے دونوں اطراف میں دروازے تھے جن کی دونوں اطراف کی تعداد ملا کر دس تھی جن میں سے چار دروازوں کے اوپر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کمرے مصروف ہیں۔ سات نمبر کمرے کے دروازے کے سامنے رک کر ڈونجے نے جیب سے ایک چھوٹی سی چابی نکالی جس کے ساتھ ٹوکن تھا۔ اس چابی کی مدد سے اس نے دروازہ کھول دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک گول میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے چونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنے کے لئے کہا تھا اس لئے باس نے یہ خصوصی انتظامات کئے ہیں"...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری تھا کیونکہ اگر اس کے بارے میں اطلاع حکومت تک پہنچ گئی تو پھر میں باقی عمر کسی لیبارٹری کی بجائے کسی جیل میں ہی گزاروں گا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کون سی شراب پینا پسند کریں گے"...... ڈونجے نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے ایک قیمتی شراب کا نام بتا دیا۔ ڈونجے نے ریک سے ایک بوتل اٹھا کر سب سے نچلے خانے میں سے ایک گلاس اٹھا کر میز پر رکھا اور بوتل کھولنے لگا۔

"کیا آپ نہیں پئیں گے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ میں صرف رات کو فارغ ہو کر پیتا ہوں۔ دن کو نہیں"...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ شراب سے آدھا گلاس بھر کر اس نے گلاس ڈاکٹر رچرڈ کے سامنے رکھ دیا اور پھر مڑ کر اس نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا اور پھر واپس آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے اچانک ایمرجنسی کال کیوں کی ہے"...... ڈونجے نے کہا۔

"اس لئے کہ ہماری لیبارٹری میں تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ

کیا جا رہا ہے اور تین ماہ تک ہمارا اور آپ کا رابطہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا تھا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ آپ کی لیبارٹری تو شاید دنیا میں سب سے محفوظ اور خفیہ لیبارٹری ہے"...... ڈونجے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ہمارے سپر ایجنٹوں نے ایک میزائل گن کا فارمولا حاصل کیا ہے اور یہ فارمولا ہماری لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ گو سوائے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحبان کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے اور اگر معلوم ہو بھی سکے تو کسی کا ہماری لیبارٹری تک پہنچنا تو ایک طرف اسے ٹریس بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن حکومت کو چونکہ خدشات ہیں اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے ہمارے انچارج ڈاکٹر شیفر کو ریڈ الرٹ کرنے کا حکم دیا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کا اب کیا پروگرام ہے"...... ڈونجے نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے کال کی تھی اور یہاں موجود ہوں کہ اب آپ کو سٹار فارمولے کی بلیو بک تین ماہ بعد ہی مل سکے گی۔ آئندہ ماہ کا وعدہ پورا نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"جناب۔ ہم نے تو اپنی حکومت کو باقاعدہ اگلے ماہ کی تاریخ دی ہوئی ہے اور آپ کو سٹار فارمولے کی بلیو بک کے معاوضے کی نصف رقم بھی دی جا چکی ہے اس طرح تو ہم پر بھی شبہ کیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی حکومت کو دھوکہ دے رہے ہیں"...... ڈونجے نے

قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر ڈوبنجے۔ آپ سے میری پہلی ملاقات ہو رہی ہے اس لئے آپ نے میرے سامنے اتنی طویل تقریر بھی کر دی ہے جسے میں نے اس لئے برداشت کیا ہے کہ آپ میرے مقام سے واقف نہیں ہیں۔ آپ اپنے چیف سے میری بات کرائیں۔ آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی حکومت کے لئے سٹار فارمولا کتنی اہمیت رکھتا ہے اور آپ کا چیف ہمارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ جہاں تک نصف رقم کی بات ہے تو آپ چاہیں تو آپ کی رقم واپس کر کے معاہدہ ختم کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے سرد اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر رچرڈ۔ میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھا۔ میں آپ کی بات چیف سے کرا دیتا ہوں"...... ڈوبنجے نے کہا اور پھر جیب سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈلیس فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر اس کے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کیا اور پھر اسے درمیانی میز پر رکھ دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں"...... بھاری آواز میں کہا گیا۔

"ڈوبنجے بول رہا ہوں چیف۔ ڈاکٹر رچرڈ آپ سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں"...... ڈوبنجے نے کہا۔

"یس ڈاکٹر رچرڈ۔ کوئی خاص بات۔ آپ نے اچانک کال کیوں کی"...... چیف نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے وہی پاکیشیائی ایجنٹوں کے خدشے کے پیش نظر لیبارٹری میں تین ماہ تک ریڈ الرٹ کئے جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اس طرح تو معاملات لیٹ ہو جائیں گے اور ہماری حکومت سٹار فارمولے کے لئے ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار رہی ہے۔ سٹار فارمولا حکومت کے لئے موت و زندگی کا معاملہ بن چکا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"اب ان حالات میں آپ بتائیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں" ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"آپ جہاں تک سٹار فارمولے پر کام کر چکے ہیں اتنا ہی ہمیں دے دیں تاکہ ہمارے ملک کے سائنس دان اس پر ابتدائی کام شروع کر دیں۔ ابتدائی کام میں تین ماہ گزر جائیں گے۔ اس کے بعد باقی فارمولا آپ ہمیں بھجوا دیں گے جو ہم جلد تیار کر لیں گے۔ ہم خیر سگالی کے طور پر آپ کو فارمولے کی پوری قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی یہ تجویز بہترین ہے۔ لیکن اس کے لئے کسی کو میرے ساتھ جانا پڑے گا کیونکہ میں وہاں جانے کے بعد وہاں سے کسی صورت واپس دارالحکومت نہیں آ سکتا کیونکہ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر ہم نے فوری طور پر ریڈ الرٹ نافذ کر دینا ہے۔

میں نے چونکہ دارالحکومت سے خصوصی سپلائی لی تھی تاکہ تین ماہ تک محدود رہنے کی وجہ سے ہمیں کسی آئیٹم کی کمی محسوس نہ ہو اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے آپ کو فون کیا تھا''۔ ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ڈونچے آپ کے ساتھ جائے گا۔ آپ اس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''اوکے۔ لیکن کیا آپ مزید کچھ رقم پیشگی نہیں دے سکتے تاکہ میں اپنے ساتھی سائنس دان جس کی سرپرستی میں سٹار فارمولے پر کام ہو رہا ہے کو مطمئن کر سکوں''...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ ڈونچے''۔ چیف نے آخر میں ڈونچے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... ڈونچے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''دس ملین ڈالرز کا گارینٹڈ چیک ابھی ڈاکٹر رچرڈ کو دے دو اور رسید لے لو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... ڈونچے نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور میز پر چیک بک رکھ کر ایک چیک پر کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے چیک بک ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دی۔

''اس رسید پر دستخط کر دیجیے''...... ڈونچے نے کہا اور بال پوائنٹ ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر رچرڈ نے بال پوائنٹ

لے کر رسید پر دستخط کر دیئے تو ڈونچے نے چیک پر دستخط کئے اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے بڑے مودبانہ انداز میں چیک ڈاکٹر رچرڈ کی طرف بڑھا دیا۔

''تھینک یو''...... ڈاکٹر رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ ڈونچے کو ساتھ لے جائیں اور سٹار فارمولے کی بلیو بک جہاں تک کام ہو سکا ہے اسے دے دیں۔ وہ مجھ تک پہنچ جائے گی۔ گڈ بائی''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون آف ہو گیا تو ڈونچے نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اسے آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔

''آپ آئیں میرے ساتھ''...... ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... ڈونچے نے کہا اور مڑ کر دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر سرخ رنگ کا بٹن آف کر دیا اور پھر اس نے دروازے کا لاک کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ ڈاکٹر رچرڈ جو کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے سپیشل روم سے باہر آ گئے۔

''اب باہر کون سے راستے سے جانا ہو گا''...... ڈاکٹر رچرڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''آیئے''...... ڈونچے نے کہا اور عقبی طرف کو چل پڑا۔ ڈاکٹر رچرڈ اس کے پیچھے تھا۔

''ہم نے پارکنگ میں جانا ہے۔ میری کار اور ڈرائیور وہیں

ہے''...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ میری کار بھی وہیں ہے لیکن سر ہم نے لیبارٹری کے لئے کہاں جانا ہے''...... ڈونجے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بیکس''...... ڈاکٹر رچرڈ نے مختصر سا جواب دیا تو ڈونجے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اب ایسا نہیں ہو گا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر خود اکیلے کام کرتے رہیں''...... صفدر نے کہا۔ وہ سب اس وقت کاسبا کے دارالحکومت گائٹ کی کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں موجود تھے۔ یہ کوٹھی پرائم روز کلب کی میڈم روز میری نے فون پر اسے بتائی تھی۔ یہاں اس کا ملازم رونالڈ موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریناس پہاڑی علاقے سے اپنے بے ہوش ساتھیوں کو جیپ میں لاد کر گائٹ کی طرف روانہ ہوا تھا اور پھر راستے میں اسے خیال آیا تھا کہ جیپ میں میڈیکل باکس موجود ہے جس میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ چنانچہ اس نے جیپ روک کر پہلے صفدر کے حلق میں پانی ڈال کر اسے ہوش دلایا اور پھر صالحہ کے حلق میں پانی ڈال کر اسے بھی ہوش دلایا اور پھر صالحہ نے جولیا کو ہوش دلایا جبکہ صفدر نے کیپٹن

شکیل اور تنویر کو ہوش دلایا اور پھر انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ اس دوران عمران جیپ ڈرائیو کرتا رہا اور پھر وہ گائٹ پہنچ گئے۔

شہر میں داخل ہوتے ہی عمران نے ایک ریستوران کے پاس جیپ روک کر وہاں سے گائٹ کا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر اس سے اپنی پوزیشن کے ساتھ ساتھ کالوج کالونی کی پوزیشن بھی چیک کی اور پھر درمیانی راستہ اختیار کر کے عمران کسی سے پوچھے بغیر جیپ وہاں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ یورپ اور ایکریمیا میں چھوٹے بڑے شہر کے انتہائی تفصیلی نقشے ہر جگہ ملتے تھے جس سے سیاحوں کو بے حد سہولت میسر رہتی تھی۔ کوٹھی میں ایک کار بھی موجود تھی۔ اس کے بعد عمران اٹھ کر باہر آنے لگا تو صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ اب وہ بھی سب اس کے ساتھ جائیں گے اور اکیلے عمران کو نہیں جانے دیں گے۔

"ارے۔ تم از خود کیوں جلتی ہوئی آگ میں کودتے ہو۔ یہ کام مجھ کرائے کے سپاہی کو کرنے دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ہم فارغ بیٹھ کر بے حد بور ہوتے ہیں۔ نہ ہم باہر جا سکتے ہیں اور نہ ہی فارغ بیٹھ سکتے ہیں اس لئے ہم سب آپ کے ساتھ جائیں گے چاہے آپ کہیں بھی جائیں"۔ صفدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اب تک گریٹاس میں لوگوں کو ہوش آ چکا ہو گا۔ وہاں ٹوئن

سسٹرز بھی موجود ہوں گی۔ وہ حالات ہی ایسے بن گئے تھے کہ تمہاری جانیں بچانے کے لئے مجھے فوری وہاں سے نکلنا پڑا۔ اب وہ یقیناً اس جیپ کی تلاش میں ہوں گے اس لئے میں نے جیپ کو استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم کاریں استعمال کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یقیناً ٹوئن سسٹرز تک ہماری تعداد اور تفصیل بھی پہنچ گئی ہو گی اس لئے ہم اگر اکٹھے گائٹ میں گھومتے رہے تو کسی بھی لمحے چیک ہو سکتے ہیں"...... عمران وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تو ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ پھر انہیں کیسے ہماری تعداد اور تفصیل کا علم ہو گا اور جیپ بھی ان کے سامنے نہیں آئی"۔ صفدر نے کہا۔

"تم پر اصل میں خیالی بوریت سوار ہے اس لئے تمہارا دماغ کام نہیں کر رہا ورنہ تم تینوں مجھ سے کہیں بڑے ایجنٹ ہو۔ تم سپر ایجنٹ ہو۔ کیپٹن شکیل پاور ایجنٹ اور تنویر ڈیشنگ ایجنٹ ہے۔ کاروشا کی چیک پوسٹ کے قریب ہم کیپٹن سے ملے تو اس نے بتایا تھا کہ کاسا چیک پوسٹ پر ان کا مخبر موجود ہے جو انہیں اطلاعات دیتا رہتا ہے تو میں نے اسے کہا تھا کہ اگر وہاں تمہارا مخبر موجود ہے تو پھر یہاں ان کا مخبر بھی ہو سکتا ہے اور واقعی ایسا ہوتا ہے اس لئے لامحالہ ہماری جیپ، ہماری تعداد اور پوزیشن کے بارے میں ٹوئن سسٹرز کو مخبر کی طرف سے اطلاع مل گئی ہو گی۔ پھر کریک میں جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی اس جیپ کی خصوصی طاقت کے

بارے میں سب کچھ بتا دیتے ہیں اور اس ساخت کی جیپیں شاید چند ہی ہوں“...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ لے جاؤ۔ میں اور صالحہ یہیں رہیں گی۔ یہی زیادہ بور ہوتے ہیں اور خاص طور پر تنویر مسلسل جلی کٹی سناتا رہتا ہے“...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”کہا تو یہی جاتا ہے کہ لیڈیز کو گھر سے باہر جانے کا مردوں کی نسبت زیادہ شوق ہوتا ہے۔ کوئی ذرا سی بات ہو تو فوراً ہوٹل میں ڈنر کرنے کا واویلا کرنا شروع کر دیتی ہیں اور تم یہاں اکیلی رہنا چاہتی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہم دونوں عورتوں کی وہ مخصوص باتیں کریں گی جو تمہاری موجودگی میں نہیں کی جا سکتیں“...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تو پھر تنویر کو بھی اپنے ساتھ رکھ لو۔ نام کی حد تو یہ بھی خاتون ہے“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے بارے میں کوئی کمنٹ نہ کیا کرو ورنہ واقعی کسی روز میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہارے اندر ذرا سی بھی حس لطیف نہیں ہے تنویر۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں اور تم سنجیدہ ہو رہے ہو“...... صفدر نے

کہا۔

”مجھے ایسی کوئی حس نہیں چاہئے۔ لطیف ہو یا کثیف۔ بس میرے بارے میں کوئی کمنٹ نہ کیا جائے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب مجھے جانے بھی دو گے یا ہم نے یہ ساری جدوجہد یہاں اکٹھے ہو کر گفتگو کے لئے کی ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کہاں جا رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”فی الحال تو میرا ارادہ اولڈ گرل سے ملنے کا ہے کیونکہ جس انداز میں وہ مجھ سے فون پر باتیں کر رہی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا گائٹ میں خاصا اثر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو یا وہ اس معاملے میں کوئی کامیاب ٹپ بتا سکے“...... عمران نے کہا۔

”یہ باتیں فون پر بھی تو ہو سکتی ہیں عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ فون پر طویل گفتگو نہیں ہو سکتی“...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”جسے تم اولڈ گرل کہہ رہے ہو اس کی عمر کیا ہے“...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تب وہ بھرپور جوان تھی لیکن اس نے شادی میرے انکل سوبرز سے کی تھی جو خاصے

بوڑھے تھے اور مجھے یقین تھا کہ روز میری نے انکل سوبرز کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے ان سے شادی کی ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم اسے اولڈ گرل کیوں کہتے ہو''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''اس لئے کہ وہ میری آنٹی بن گئی تھی''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''چلیں عمران صاحب۔ ہمیں کام کرنا ہے''۔۔۔۔ صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عمران کا موڈ دیکھ رہا تھا کہ اس نے جولیا کو چڑانے کے لئے ایسی باتیں کر دی ہیں۔

''ہاں چلو''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں کار میں سوار ہو کر پرائم روز کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران، سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے تھے اور وہ سب یورپی میک اپ میں تھے۔ جب وہ کاسا میں داخل ہوئے تھے اس وقت بھی وہ تھے تو یورپی میک اپ میں لیکن اب انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا کیونکہ یہاں غیر ملکی فوراً نظروں میں آ جاتے تھے۔ یہاں تقریباً ہر ملک کے سیاح آتے جاتے رہتے تھے لیکن ان میں بھی زیادہ تر ایکریمین یا جاپانی افراد ہوتے تھے۔ عمران چونکہ گائیڈ کا نقشہ اچھی طرح دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کی اولڈ گرل کلب میں موجود ہو گی نہیں''۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''جولیا کے سامنے تم نے یہ فقرہ نہیں کہا ورنہ اب تک تم دوسری دنیا میں پہنچ چکے ہوتے۔ وہ میری اولڈ گرل کیسے ہو گئی''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس بار صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے تو روانی میں بات کر دی ہے۔ بہرحال آپ اسے فون کر لیتے تو بہتر تھا''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے لوگ کلبوں میں ہی زیادہ وقت گزارتے ہیں اور اگر نہ ہو گی تو پھر ہم وہاں پہنچ جائیں گے جہاں وہ موجود ہو گی''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ ٹوئن سسٹرز کی شہرت اور تذکرہ تو بہت سنا ہے لیکن ابھی تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ سنا ہے کہ وہ بالکل اسی طرح آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں جس طرح آپ ہر وقت مذاق کرتے رہتے ہیں''۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ویسے ایک دوسرے کے ساتھ مستقل رہنا اور ہر وقت لڑتے رہنا بڑی عجیب سی بات ہے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اس میں عجیب سی بات کیا ہے۔ تنویر میرے ساتھ رہتا بھی ہے اور مجھ سے لڑتا بھی رہتا ہے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب

بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں تو تم سے لڑتا نہیں ہوں ورنہ اب تک تم لاکھوں بار مارے جا چکے ہوتے''...... تنویر نے کہا۔

''واہ۔ آج سمجھ میں آیا کہ ایک شاعر نے اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کیوں کہا تھا کہ بار بار قتل کیوں کرتے ہو۔ پہلے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ ایک بار قتل کرنے کے بعد دوبارہ وہی آدمی کیسے قتل ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور کار قہقہوں سے گونج اٹھی اور اس بار تنویر بھی ہنس پڑا۔

''کیپٹن شکیل اور تنویر کو اگر ٹوئن فرینڈز قرار دے دیا جائے تو بات بن سکتی ہے''...... صفدر نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''یہی ڈبل ایس والی یعنی ٹوئن فرینڈز بمقابلہ ٹوئن سسٹرز''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ تو مقابلہ اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ریسلنگ کے مقابلوں میں اعلان کیا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پرائم روز کلب کی خوبصورت دس منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئے اور عمران نے کار سائیڈ پر موجود وسیع پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ کلب کا ماحول خاصا امیرانہ دکھائی دیتا تھا۔ وہاں موجود اور آنے جانے والے افراد سب اعلیٰ طبقے کے افراد دکھائی دیتے تھے۔ کار پارکنگ

میں روک کر پھر کارڈ لے کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب ہال میں داخل ہوا تو ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور بہت کم میزیں خالی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی دروازے سے تھوڑا آگے رک کر ہال کا جائزہ لے رہے تھے کہ ایک سپروائزر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''آپ کھانا کھانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہال علیحدہ ہے جناب''...... سپروائزر نے کہا۔ چونکہ لنچ کا وقت تھا اس لئے اس نے یہی سمجھا ہو گا کہ یہ چار افراد مل کر کھانا کھانے آئے ہوں گے کیونکہ یورپ میں اس کا عام رواج تھا۔

''اور اگر ہم ڈانس کرنے اور میوزک سننے آئے ہوں تو''۔ عمران نے کہا۔

''سر۔ اس کا بھی خصوصی انتظام ہے۔ آیئے''...... سپروائزر نے مڑتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میڈم روز میری نے بہت اچھے انتظامات کر رکھے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سپروائزر چونک پڑا۔

''آپ نے چیئرپرسن صاحبہ کا نام لیا ہے۔ کیا اس کا کوئی خاص مطلب ہے''...... سپروائزر نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں نہ کھانا کھانے آئے ہیں نہ ہی ڈانس کرنے اور میوزک سننے بلکہ چیئرپرسن میڈم روز میری

سے ملنے آئے ہیں''۔۔۔۔ عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ شاید وہ سپروائزر کے سنجیدہ ہونے پر سمجھ گیا تھا کہ یہاں میڈم روز میری کے بارے میں بہت کم بات ہوتی ہے۔

''آپ کی ملاقات طے ہے ان سے''۔۔۔۔ سپروائزر نے خاصے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ لیکن وہ پرنس کو انکار نہیں کرسکتیں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ ان سے کاؤنٹر پر بات ہوسکتی ہے یا براہ راست ان کے پاس جانا ہوگا''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میرے ساتھ آئیں۔ میں معلوم کراتا ہوں''۔۔۔۔ سپروائزر نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر پر آ گیا جہاں ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں جو سب اپنے اپنے مخصوص کاموں میں مصروف تھیں۔

''مسٹر روکی''۔۔۔۔ سپروائزر نے کاؤنٹر کے پیچھے موجود اس مرد سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''یس مسٹر سپروائزر''۔۔۔۔ روکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سپروائزر کے سینے پر باقاعدہ سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

''یہ پرنس اور ان کے ساتھی ہیں اور چیئرپرسن صاحبہ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ملاقات پہلے سے طے ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا کہ طے تو نہیں لیکن چیئرپرسن صاحبہ

ملاقات سے انکار نہیں کرسکتیں اور انہوں نے چیئرپرسن صاحبہ کا نام بھی لیا تھا''۔۔۔۔ سپروائزر نے اس طرح بیان دینا شروع کر دیا جیسے عدالت میں جج کے سامنے بیان دے رہا ہو۔

''سوری پرنس۔ چیئرپرسن تو کنگ سے ملاقات نہیں کرتیں۔ پرنس تو پھر پرنس ہوتا ہے''۔۔۔۔ روکی نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اپنا لہجہ درست کرو مسٹر ورنہ میں دانت باہر نکال دوں گا۔ سمجھے''۔۔۔۔ تنویر نے بھوکے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا تو نہ صرف روکی بلکہ اردگرد موجود باقی افراد بھی یکلخت چونک کر اس طرف متوجہ ہو گئے۔

''سوری سر۔ سوری سر۔ مجھ سے بات کریں سر۔ ادھر مجھ سے۔ میں چیف سپروائزر ہوں جیفرے''۔۔۔۔ یکلخت ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے یونیفارم کی بجائے سوٹ پہن رکھا تھا تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ اس کے کوٹ کے کالر پر چیف سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

''پہلے مسٹر روکی کے زندہ بچ جانے پر اسے مبارکباد دو۔ کیونکہ میرے ساتھی نے صرف میڈم روز میری کا لحاظ کیا ہے ورنہ وہ ایسے بھونکنے والوں کو ایک لمحے میں زمین کے نیچے پہنچا دیتا ہے اور دوسری بات یہ کہ جب تمہاری چیئرپرسن کو معلوم ہوگا کہ اس کے کلب کی دس منزلہ بلڈنگ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ کر ختم اس لئے ہو

گئی ہے کہ تم نے پرنس کی بات میڈم روز میری سے نہیں کرائی تو اس وقت اگر تم زندہ رہے تو وہ یقیناً اپنے ہاتھوں سے تمہارے پرزے اڑا دے گی''..... عمران نے بھی غراتے ہوئے کہا۔

''روکی۔ چلو تم باقی دن کے لئے آف پر جاؤ''..... چیف سپروائزر نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے روکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''..... روکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر کاؤنٹر کی سائیڈ سے نکل کر ایک سائیڈ پر آگے بڑھتا چلا گیا۔

''آیئے جناب میرے ساتھ۔ میں بات کراتا ہوں''..... چیف سپروائزر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجہ مؤدبانہ ہی تھا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک خاصے بڑے آفس میں لے آیا۔ یہ آفس چیف سپروائزر کا تھا۔

''تشریف رکھیں''..... چیف سپروائزر جیفرے نے میز کی سائیڈ پر موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ گھوم کر میز کے عقب میں موجود ریوالونگ چیئر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی دوسری سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے تو جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جیفرے بول رہا ہوں جناب۔ اپنے آفس سے''..... جیفرے نے دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی کہہ دیا۔ لاؤڈر کی وجہ سے

دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن رہے تھے اس لئے صرف رسیور اٹھائے جانے کی آواز ہی سنائی دی تھی۔

''کوئی خاص بات''..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور سرد سی آواز سنائی دی تو جیفرے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نہ صرف تفصیل بتا دی بلکہ روکی کے ساتھ ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

''میری بات کرائیں پرنس سے''..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''جنرل منیجر رالف سے بات کریں''..... جیفرے نے کہا۔

''ہیلو۔ پرنس بول رہا ہوں اور اپنی چیئرپرسن کو فون کر کے کہہ دو کہ تمہارا ناٹی بوائے اپنے ساتھیوں سمیت کلب میں موجود ہے لیکن اسے ملنے نہیں دیا جا رہا اس لئے اب دو صورتیں ہوں گی۔ اول تو یہ ملاقات ہو گی یا پھر دوسری صورت میں یہ کلب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین بوس ہو جائے گا''..... عمران کا لہجہ بات کرتے کرتے خشک سے خشک تر ہوتا چلا گیا۔

''جناب۔ دھمکیاں نہ دیں۔ ہم سب شریف لوگ ہیں۔ میں بات کراتا ہوں چیئرپرسن صاحبہ سے''..... دوسری طرف سے رالف نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے جنرل منیجر نے طنزیہ لہجے میں یہ فقرہ ادا کیا تھا لیکن چونکہ فون پر خاموشی طاری ہو گئی تھی اس لئے عمران خاموش رہا اور

اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیفرے بول رہا ہوں"..... جیفرے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس میڈم۔ یس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"..... جیفرے نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں دوسری طرف سے ہونے والی بات سن کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے جناب۔ چیئرپرسن نے آپ کو فوری طور پر سپیشل آفس میں ملاقات کا وقت دیا ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی سپیشل آفس تک رہنمائی کروں"..... جیفرے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے میڈم روز میری کی طرف سے فوری طور پر کال نے اس کا موڈ بحال کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے جہاں ایک پورا پورشن اس انداز میں بنا ہوا تھا جیسے اس پورے پورشن کا کوئی تعلق باقی ہوٹل سے نہ ہو۔ وہاں مسلح گارڈز ہر طرف گھوم پھر رہے تھے۔ جس بڑے ہال نما کمرے میں انہیں پہنچایا گیا تھا وہاں چھت اور دیواروں پر سائنسی آلات لگے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"تشریف رکھیں۔ ابھی چیئرپرسن صاحبہ تشریف لے آئیں گی"..... جیفرے نے میز کی سائیڈ پر موجود اونچی پشت کی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ میز کی دوسری طرف مکمل سیاہ لیدر چڑھی ہوئی اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لیکن خاصے سمارٹ جسم کی مالک عورت اندر داخل ہوئی تو عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھیں۔ بیٹھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے اس لئے میں نے آپ کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا اور مجھے پہلی بار اس کا بڑا تلخ تجربہ ہوا تھا اس لئے میں محتاط رہتی ہوں"..... میڈم روز میری نے آتے ہی تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بلیک لیدر چڑھی کرسی پر بیٹھ گئی

"شکر کرو کہ تمہیں میرے ساتھیوں سے ہاتھ نہیں ملانا پڑا ورنہ تمہیں باقی دن ہاتھوں کی مالش کرانا پڑتی۔ یہ خواتین سے ہاتھ واقعی نہیں ملاتے لیکن جب ملا دیں تو یہ چھوڑتے نہیں اور اس کشمکش میں اصل نقصان خواتین کے ہاتھوں کا ہوتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈم روز میری بے اختیار ہنس پڑی۔ جیفرے میڈم روز میری کے آتے ہی نہ صرف ہال سے باہر چلا گیا تھا بلکہ ہال کے دروازے بھی خودکار انداز میں بند ہو گئے تھے۔

"ہاں۔ تو تم نے میرے جنرل منیجر کو دھمکیاں کیوں دی تھیں۔

"بولو"...... روز میری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں دھمکیاں نہ دیتا تو تم کہاں مجھے وقت دینے والی تھیں۔ تمہیں یاد ہے کہ تم سے ملاقات کے لئے وقت لینے کے لئے مجھے انکل سوبرز سے گھنٹوں منت کرنا پڑی تھی لیکن انکل سوبرز ہر بار یہ کہہ کر انکار کر دیتے تھے کہ اگر روز میری نے تم سے ملاقات کر لی تو پھر وہ مجھے مڑ کر بھی نہیں دیکھے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو میڈم روز میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم ویسے کے ویسے ہی ہو نائی بوائے"...... روز میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور تم پہلے سے بھی زیادہ جوان اور سمارٹ ہو گئی ہو"۔ عمران نے کہا تو روز میری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے ایک دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ ٹرالی پر مقامی مشروبات کی بوتلیں ملٹی کلر ٹشو پیپرز سے لپٹی ہوئی موجود تھیں۔ ٹرالی میز کے قریب روک کر لڑکی نے ایک ایک بوتل عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھی اور پھر آخر میں ایک بوتل روز میری کے سامنے رکھ کر وہ ٹرالی دھکیلتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"جب سے یہ کلب بنا ہے تم لوگ پہلے مہمان ہو جنہیں یہ

مشروبات پلائے جا رہے ہیں جبکہ میں نے معزز مہمانوں کے لئے خاصی پرانی شراب کا خاصا بڑا ذخیرہ رکھا ہوا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ عمران شراب نہیں پیتا"...... روز میری نے مشروب کی بوتل اٹھا کر اس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"چلو اسی بہانے تم بھی سالوں بعد مقامی مشروب کا ذائقہ چکھ لو گی"...... عمران نے سپ لیتے ہوئے کہا تو روز میری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"سوری۔ میں تمہیں عمران ہی کہوں گی۔ پرنس کہتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں تمہاری بجائے کسی اجنبی سے بات کر رہی ہوں"...... روز میری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے اس سپیشل آفس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ یہاں سے باہر کوئی آواز نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہاری یہاں کیا پلاننگ ہے"...... روز میری نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹوئن سسٹرز کے بارے میں یا کسی اور معاملے کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے یاد تھا کہ جب کاردشا سے ریونڈ نے فون پر روز میری سے بات کرائی تھی تو روز میری نے کہا تھا کہ ٹوئن سسٹرز کو وہ بے حد پسند کرتی ہے اس لئے عمران نے یہ فقرہ کہہ دیا تھا۔

''پہلے بھی تمہیں فون پر کہا کہ ٹوئن سسٹرز تمہاری طرح تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے میں درمیان میں نہیں آ سکتی۔ تم اپنے طور پر ایک دوسرے سے نمٹو اور تم نے یہ کہا تھا کہ اگر وہ تمہارے مقابلے پر آئیں گی تب ہی تم ان کے مقابلے پر آؤ گے۔ تمہارا ٹارگٹ وہ فارمولا ہے جو پاکیشیا سے لایا گیا ہے''...... روز میری نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارا اصل ٹارگٹ وہی فارمولا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا یہاں کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ اگر تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکو تو ٹھیک ورنہ ہمیں جانے کی اجازت دو۔ ہم خود ہی اسے تلاش کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیسے کرو گے تلاش''...... روز میری نے چونک کر پوچھا۔

''سینکڑوں طریقے ہیں۔ ٹوئن سسٹرز سے پوچھ لیں گے کہ انہوں نے وہ فارمولا کس کے حوالے کیا تھا۔ اس سے آگے کے بارے میں پوچھیں گے اور پھر چاہے کاسبا کے پرائم منسٹر کو الٹا لٹکانا پڑے یا صدر کو، بہرحال ہم نے تو معلوم کرنا ہی ہے''...... عمران نے کہا تو روز میری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم اس حد تک بھی جا سکتے ہو''...... روز میری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''اپنے ملک کے فارمولے کے لئے میں کسی بھی حد تک جا سکتا

ہوں۔ جب ہم اس گن کو خود ہی اوپن کر دیتے تو انہوں نے اسے کیوں چرایا اور اس کی وجہ سے ہمارے ملک کی انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ ہو گئی اور اعلیٰ ذہن کے مالک سائنس دان بھی ہلاک ہو گئے''...... عمران نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر میں تمہیں اس بارے میں ایک ٹپ دوں کہ تم اس لیبارٹری تک پہنچ سکو تو کیا تم مجھے حلف دے سکتے ہو کہ تم صرف اپنا فارمولا ہی حاصل کرو گے اور کسی کو ہلاک نہیں کرو گے''...... روز میری نے کہا۔

''سوری۔ میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔ جو مقابلے پر آئے گا اس سے مقابلہ تو کرنا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی۔ جو مقابلے پر نہ آئے اسے تم کچھ نہیں کہو گے''...... روز میری نے کہا۔

''تمہارا اشارہ کس طرف ہے۔ کھل کر بات کرو''...... عمران نے کہا۔

''میں ٹوئن سسٹرز کو تمہارے ہاتھوں سے بچانا چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان کا خاتمہ کر دو گے اس لئے کہہ رہی ہوں''۔ روز میری نے کہا۔

''اگر وہ مقابلے پر نہیں آئیں گی تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''اسی لئے تو میں تمہیں لیبارٹری کے بارے میں بتانا چاہتی

ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ٹوئن سسٹرز اور ان کے چیف ٹرل ماریو کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوگا لیکن مجھے معلوم ہو چکا ہے''...... روز میری نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہو گیا جبکہ سرکاری ایجنسی کے چیف کو اس کا علم نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھ پر شک مت کرو۔ میں تمہیں کوئی ڈاج نہیں دینے جا رہی اور نہ ہی کسی ٹریپ میں پھنسانا چاہتی ہوں۔ میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنا فارمولا لے کر واپس چلے جاؤ اور بس کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم فارمولا حاصل نہ کر لو گے تب تم تم کاسا پر موت بن کر جھپٹتے رہو گے اور پھر واقعی ٹوئن سسٹرز بھی مقابلے پر آ سکتی ہیں اور صدر اور پرائم منسٹر کی زندگیاں بھی داؤ پر لگی رہیں گی''...... روز میری نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم نے یہ تو نہیں بتایا کہ تمہیں اس قدر خفیہ لیبارٹری کا کیسے علم ہوا''...... عمران نے کہا۔

''میرے کلب میں سپیشل روزمز بنے ہوئے ہیں جنہیں بک کرا کر لوگ خفیہ معاملات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم بھی ان کی گفتگو اور معاملات کو سختی سے خفیہ رکھتے ہیں اس لئے میرے کلب کے یہ سپیشل روزمز دور دور تک مشہور ہیں اور لوگ انہیں قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ میرے کلب میں باقاعدہ ایک سیکشن موجود ہے جو ان سپیشل روزمز کا خیال رکھتا ہے کہ وہاں سے کسی قسم کی لیکیج نہ ہو سکے

لیکن حکومت کاسا نے ہماری یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ ہم اپنے طور پر ان سپیشل روزمز میں ہونے والی گفتگو کو سنیں اور ٹیپ کریں۔ اگر کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے ملک اور حکومت کے خلاف کوئی ایسی سازش کی جا رہی ہو جس کے نتیجے میں ملک میں خانہ جنگی ہو سکتی ہو یا ملک تباہ ہو سکتا ہو یا کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جو انتہائی اہم ہو تو ہم اسے حکومت تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے اور حب الوطنی کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن چونکہ یہ ہمارا کاروبار بھی ہے اور ہمارا لوگوں پر اعتماد بھی اس لئے ہم خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں کہ ملک کے خلاف انتہائی اہم بات ہو تو ریکارڈ کی جائے ورنہ ٹیپ اور تصاویر ضائع کر دی جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومت تک ہماری طرف سے شاید سال میں ایک دو معلومات بھجوائی جاتی ہیں اس سے زیادہ نہیں اور ہمارا اعتماد قائم چلا آ رہا ہے۔ جب تم نے کاروشا سے فون پر بات کی تو مجھے ایک خیال آیا کہ تمہاری آمد کا یہاں کی حکومت اور ایجنسیوں کو یقیناً علم ہو گیا ہو گا اور وہ تمہارے خلاف یہاں لازماً جال بچھا رہے ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ ایجنسیاں بھی خفیہ گفتگو کے لئے ہمارے ہی سپیشل روزمز استعمال کرتی ہیں اس لئے میں نے سپیشل روزمز سیکشن کے انچارج کو بلا کر اسے کہہ دیا کہ وہ لیبارٹریوں کے بارے میں اے ایم گن کے فارمولے کے بارے میں یا پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی خفیہ بات جیسے ہی سامنے آئے تو مجھے اطلاع دی

جائے۔ چنانچہ آج ہی ایک ٹیپ مجھے بھجوائی گئی ہے۔ اس میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا ذکر ہے۔ جہاں تک میں سمجھی ہوں اس ٹیپ میں موجود گفتگو میں تمہارے نام کا اشارہ ہے کہ یہاں لیبارٹری کا سائنس دان ڈاکٹر رچرڈ کسی غیر ملکی ایجنٹ سے کسی فارمولے کا سودا کر رہا ہے۔ ان کی گفتگو کے درمیان پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی ذکر آیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے پرائم منسٹر کے حکم پر لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر نے لیبارٹری میں تین ماہ کے لئے ریڈ الرٹ کا حکم دے دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سے لایا گیا اے ایم گن کا فارمولا ڈاکٹر شیفر والی لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے''۔ میڈم روز میری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ آنٹی جینز۔ تم نے تو کمال کر دیا۔ سارا مسئلہ ہی حل کر دیا''..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تو تم مجھے روز میری کہتے رہے ہو۔ اب اچانک تمہیں میرا خاندانی نام جینز کیسے یاد آ گیا''..... روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''انکل سوبرز جب تم سے بے حد خوش ہوتے تھے تو تمہیں جینز کہہ کر پکارتے تھے ورنہ عام حالات میں وہ روز میری ہی کہا کرتے تھے اور میں انکل سوبرز مرحوم کا پیارا بھتیجا ہوں اس لئے تم نے مجھے یہ بات سنا کر خوش کر دیا اور میں نے تمہیں جینز کہہ دیا''..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو روز میری بے

اختیار ہنس پڑی۔

''سوبرز تمہارے بارے میں ٹھیک کہا کرتا تھا کہ تمہارے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا ہے کہ سوال کرنے والا لاجواب ہو جاتا ہے''..... روز میری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا وہ ٹیپ تم ہمیں سنوا سکتی ہو''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایک شرط پر کہ تم اسے میرے نام سے لیک نہیں کرو گے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو میرے کلب کا اعتماد ختم ہو جائے گا جو مجھے کسی صورت منظور نہیں ہے۔ میں نے برسوں اس اعتماد کو قائم رکھنے کے لئے محنت کی ہے''..... روز میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وعدہ رہا کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا''..... عمران نے حلف کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم جو کہتے ہو وہی کرتے ہو''..... روز میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود کسی بٹن کو پریس کر دیا تو ہال کا ایک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور میز کے قریب آ کر رک گیا۔

''لیڈر کو کہو کہ مجھے سپیشل فون پر کال کرے''..... روز میری نے کہا۔

''یس میڈم''..... نوجوان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا تو روز میری نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک سرخ رنگ کا

فون نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"یہاں کا نظام ایسا ہے کہ یہاں سے باہر فون نہیں کیا جا سکتا اور باہر سے اندر رابطہ صرف سپیشل فون پر ہی ہو سکتا ہے"...... روز میری نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روز میری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیڈر۔ تم نے مجھے ٹیپ نمبر ون ٹو ون تھری کے بارے میں بتایا تھا۔ میں وہ ٹیپ سننا چاہتی ہوں۔ ٹیپ اور مائیکرو ٹیپ ریکارڈر پہنچا دو"...... روز میری نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فون کو اٹھا کر میز کی دراز کھول کر اس میں رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ روز میری نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دو آدمیوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی روز میری کے ساتھ خاموش بیٹھے یہ گفتگو سنتے رہے۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو روز میری نے بٹن آف کر دیا۔

"یہ ڈونجے اپنے نام کے لحاظ سے تو کرانس کا باشندہ لگتا ہے اور اس کا لہجہ بھی کرانسی ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اس ٹیپ کو ایڈٹ کر کے حکومت کو بھجوا دیا جائے گا۔ میں نے اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ ڈونجے فلاں

باکی ایریے کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں مستقل رہائش پذیر ہے جبکہ ڈاکٹر رچرڈ جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے وہ کاسبا کے معروف صنعتی علاقے بیکس میں ہے"...... روز میری نے کہا۔

"اس ڈونجے کی کوئی تصویر"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تصاویر کا مجھے خیال ہی نہیں آیا ورنہ حاصل کر لی جاتیں"...... روز میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دو اور بے فکر رہو۔ تمہارا نام کسی صورت درمیان میں نہیں آئے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو روز میری بھی عمران کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اور یہ بھی بتا دوں کہ کالوج کالونی کی کوٹھی جس میں تم رہائش پذیر ہو اور جہاں موجود کار میں سوار ہو کر تم کلب آئے ہو ان سب کا بظاہر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اطمینان سے اسے استعمال کر سکتے ہو"...... روز میری نے کہا۔

"ملازم رونالڈ کا تعلق تو تم سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا بھی کوئی تعلق براہ راست مجھ سے یا میرے کلب سے نہیں ہے اور ویسے بھی وہ انتہائی قابل اعتماد آدمی ہے"۔ روز میری نے کہا۔

"اوکے۔ ایک بار پھر ان معلومات کے لئے شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"ارے ہاں۔ وہ میں نے ٹوکن معاوضہ بھی تو لینا تھا۔ وہ لینا تو مجھے یاد ہی نہیں رہا"..... روز میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو چار ٹوکن اکٹھے ہو جائیں تو اکٹھے ہی دے کر واپس جاؤں گا"..... عمران نے کہا تو روز میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور عمران آگے کی طرف بڑھ گیا۔

جولین اور موگی دونوں گریٹاس پہاڑی علاقے سے واپس دارالحکومت گائٹ پہنچ چکی تھیں اور گائٹ پہنچتے ہی وہ سیدھی اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر آ گئی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے کیونکہ انہیں گریٹاس میں کچھ نہ مل سکا تھا سوائے اس مفروضے کے کہ وہاں سے کوئی پاکیشیائی ایجنٹ کسی بڑے ٹائروں والی بڑی اور مضبوط جیپ میں گائٹ گئے ہیں۔ وہ اس لئے یہاں آئی تھیں کہ اپنے سیکشن کے ساتھ ساتھ ٹریفک کنٹرول ہیڈکوارٹر سے اس جیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ گائٹ میں جگہ جگہ ٹریفک کنٹرول ٹاور موجود تھے جو شہر کی سڑکوں پر چلنے والی ہر قسم کی ٹریفک کو نہ صرف کنٹرول میں رکھتے تھے بلکہ ان کی نگرانی بھی کرتے تھے تاکہ کسی بھی حادثے کی صورت میں شعبہ حادثات میں موجود اور گشت پر مامور ٹریفک پولیس فوری طور پر ان تک پہنچ سکے۔ جولین

نے کرسی پر بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹریفک ہیڈکوارٹر کا نمبر دیں"..... جولین نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو جولین نے کریڈل دبا کر چھوڑا اور ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹریفک ہیڈکوارٹر"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹریفک کمانڈر رابرٹ سے بات کرائیں۔ میں فارٹون سے بول رہی ہوں"..... جولین نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں ٹریفک کمانڈر"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں رابرٹ"..... جولین نے کہا کیونکہ رابرٹ سے ان دونوں بہنوں کی اکثر کلبوں میں ملاقات ہوتی رہتی تھی اور رابرٹ انہیں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

"یس میڈم۔ حکم"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایک بڑی اور مضبوط جیپ گریٹاس سے گاٹ آئی ہے جس

میں ایک اندازے کے مطابق چار مرد اور دو عورتیں سوار تھیں۔ مجھے اس جیپ کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں"..... جولین نے کہا۔

"اوکے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ جب اس بارے میں معلومات ملیں گی تو میں آپ کو فون پر اپ ڈیٹ کر دوں گا۔ آپ اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں ہیں یا کہیں اور"..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکشن ہیڈکوارٹر میں ہی ہوں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کا سراغ لگاؤ۔ اس میں سوار افراد کاسبا کے دشمن ایجنٹ ہیں اور تاخیر ہونے پر کاسبا کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے"..... جولین نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے"..... رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی جولین نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد موگی کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا۔ کیا اب یہیں بیٹھی رہو گی یا پھر کوئی کام بھی کرنا ہے"..... موگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باہر جا کر ہم کیا کر سکتی ہیں سوائے آوارہ گردی کے۔ میں نے ٹریفک کمانڈر رابرٹ کو کہہ دیا ہے کہ وہ معلومات حاصل کر کے ہمیں فوری اطلاع دے۔ اس کے کسی نہ کسی سنٹر نے لازماً اس

جیپ کو مارک کیا ہوگا“..... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”رابرٹ۔ وہ تو انتہائی غیر ذمہ دار آدمی ہے۔ سوائے لڑکیوں سے فلرٹ کرنے کے اور اسے آتا کیا ہے۔ کسی ذمہ دار آدمی سے بات کرنی تھی“..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ ٹریفک کمانڈر ہے اور ایسے لوگ جو عام حالات میں کھلنڈرے سے نظر آتے ہیں وہ ڈیوٹی کے دوران بے حد ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں“..... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو دیکھ لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں سو جانا چاہئے کیونکہ کم از کم دو تین روز تک تو تمہیں کوئی اطلاع اس رابرٹ کے ذریعے نہیں مل سکے گی“..... موگی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تو تم بتاؤ کس سے بات کی جائے۔ تمہارا فیورٹ آدمی کون سا ہے“..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ تمہارا فیورٹ آدمی ہے۔ نانسنس۔ اب اگر ایسی بات کی تو گولی مار دوں گی۔ یہ میری برداشت سے باہر ہے کہ میری ٹوئن سسٹر چاہے احمق ہی کیوں نہ ہو ایسے غلط آدمی کو فیورٹ سمجھے“..... موگی نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

”اور تم کیا کرتی ہو۔ کیا یونیورسٹی کے پروفیسروں سے تمہارے تعلقات ہیں۔ البتہ جس قدر احمق نوجوان کلب میں آتے ہیں

سب تمہارے لئے باعث کشش ہوتے ہیں“..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو“..... موگی نے کہا تو جولین نے لاشعوری انداز میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ٹریفک کمانڈر رابرٹ بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”جولین بول رہی ہوں“..... جولین نے فاتحانہ انداز میں موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ موگی نے کہا تھا کہ رابرٹ نکما آدمی ہے اس کی کال کا نجانے کتنے دن انتظار کرنا پڑے گا لیکن اس کی کال فوراً ہی آ گئی تھی۔

”میڈم۔ رپورٹ ملی ہے کہ ایک کافی بڑی اور طاقتور جیپ کو کاٹ میں دیکھا گیا ہے جس میں چار مرد اور دو عورتیں سوار تھیں لیکن یہ مرد اور ایک عورت یورپی نژاد تھے جبکہ ایک عورت سوئس نژاد تھی جبکہ آپ کہہ رہی ہیں کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں“..... رابرٹ نے کہا۔

”جب میں نے انہیں ایجنٹ کہا ہے تو کیا وہ میک اپ نہیں کر سکتے۔ کیا وہ احمق ہیں کہ اپنے اصل چہروں میں یہاں گھومتے پھریں گے“..... جولین نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ یس میڈم۔ ان معاملات میں آپ بہتر سمجھتی ہیں۔

بہرحال میں نے ان جیپ کو ٹریس کرنے کا کام دے دیا ہے۔ جیسے ہی اطلاع ملتی ہے میں آپ کو فون کر دوں گا''...... رابرٹ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں فون کا انتظار کروں گی''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میں نے کہا نہیں تھا کہ یہ احمق آدمی ہے''...... موگی نے کہا۔

''اپنے کام میں ہوشیار ہے۔ دیکھا کتنی جلدی اس نے جیپ ٹریس کر لی ہے''...... جولین نے کہا۔

''اب جیپ سامنے آئے گی تو ملے گی۔ نجانے وہ اس جیپ کو سڑک پر بھی لے آتے ہیں یا نہیں''...... موگی نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات بھی درست ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم ان کی جیپ ٹریس کر رہے ہیں''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے اس رابرٹ کی طرح احمق ہیں۔ وہ یہاں پکنک منانے آئے ہیں کہ جیپ پر سوار ہو کر سڑکوں پر چکر لگاتے پھریں گے''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا جو بھی ہو گا سو ہو گا۔ لیکن تم تو چپ رہو۔ خواہ مخواہ بولتی رہتی ہو''...... جولین نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو موگی بجائے غصہ کھانے کے الٹا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہیں غصہ دلا کر لطف آتا ہے۔ تمہارا چہرہ بھیگی بلی جیسا ہو جاتا ہے''...... موگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہی ہو۔

''بلی تو تم ہو گی۔ میں تو شیرنی ہوں شیرنی''...... جولین نے کہا۔

''چلو تم شیرنی بن جاؤ لیکن بھوکی شیرنی کو کبھی دیکھا ہے۔ لومڑی لگتی ہے''...... موگی بھلا کہاں باز آنے والی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور پھر خود ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ٹریفک کمانڈر رابرٹ بول رہا ہوں''...... کمانڈر رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ آپ کی مطلوبہ جیپ اس وقت کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں موجود ہے''...... رابرٹ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں ہی بے اختیار چونک پڑیں۔

''کیسے معلوم ہوا۔ یہ کوٹھی کس کی ہے''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''اطلاع ملی کہ اس جیپ کو جس میں چھ افراد سوار تھے۔ کالوج

کالونی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور پھر یہ جیپ کالوج کالونی میں داخل ہوئی تو میں نے خصوصی خلائی سیارے کے ذریعے کالوج کالونی کا فضائی منظر چیک کرنے کے احکامات دیئے تو مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں جیپ موجود ہے۔ اب خصوصی خلائی سیارے سے کلوز ویو سسٹم سے چیک کر لیا جاتا ہے کہ مطلوبہ کار یا جیپ کوٹھی میں موجود ہے یا نہیں۔ کوٹھی کے مالک کے بارے میں تو سٹی اتھارٹی ہی بتا سکتی ہے''..... رابرٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''..... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس۔ ولیم بول رہا ہوں میڈم''..... دوسری طرف سے سیکشن ہیڈکوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اب ہمارا کوئی آدمی تو ہسپتال میں نہیں ہے۔ سب واپس آ گئے ہیں نا''..... جولین نے کہا۔

''یس میڈم''..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''تم اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنا چاہتی ہو''۔ موگی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ان کو یہاں لا کر راڈز میں

جکڑنے کے بعد ان سے بات ہو گی''..... جولین نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ موگی بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں اور ایک اسٹیشن ویگن سیکشن ہیڈکوارٹر سے نکل کر تیزی سے کالوج کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

''ہمیں کاریں کوٹھی سے دور روکنا ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کہ اندر سے نگرانی کا کوئی انتظام کیا گیا ہو''..... موگی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ہم دونوں میں سے ایک کار سے باہر نکلے گی۔ اگر ہم دونوں اکٹھی انہیں نظر آ گئیں تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں''..... جولین نے کہا۔

''اوکے۔ جیسے تم کہو۔ میں کار میں بیٹھ جاؤں گی''..... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار مسکرا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کالوج کالونی میں داخل ہو گئے اور پھر بارہ اے کوٹھی سے کچھ فاصلے پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں انہوں نے دونوں کاریں اور اسٹیشن ویگن روکی اور پھر جولین کار سے نیچے اتر آئی جبکہ موگی کار میں ہی بیٹھی رہی۔

''تم سب کاروں میں ہی رہو گے۔ میں اکیلی آگے جاؤں گی''..... جولین نے کار سے اترتے ہی ساتھ موجود دوسری کار اور اسٹیشن ویگن میں موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر پارکنگ سے باہر نکل گئی۔ کوٹھی نمبر بارہ اے کی سائیڈ سٹریٹ میں داخل ہو کر وہ اطمینان سے آگے بڑھنے لگی جیسے وہ اسی علاقے

کی رہنے والی ہو اور چہل قدمی کے لئے گھر سے نکلی ہو۔ اس نے لیدر جیکٹ اور جینز کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

کوٹھی کے درمیان میں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس کا رخ سامنے دیوار کے اوپر کر کے اس نے یکے بعد دیگرے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے اور پھر تیزی سے گیس پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ یہ سارا عمل اس نے انتہائی تیزی اور پھرتی سے کیا تھا کہ کوئی اسے چیک بھی کر رہا ہو تو اسے اس عمل کی پوری طرح سمجھ نہ آ سکے۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد جولین واپس مڑی اور اس بار تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی سڑک پر پہنچی۔ پھر اس نے احتیاط سے سڑک کراس کی اور چند لمحوں بعد وہ واپس پبلک پارکنگ میں پہنچ گئی جہاں ان کی کاریں اور اسٹیشن ویگن موجود تھی۔ اسے دیکھ کر موگی بھی کار سے باہر آ گئی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کوٹھی کے اندر فائر ہو چکی ہے اور اب اندر سے چیکنگ کا سوال ہی ختم ہو گیا تھا۔

"فلپ"...... جولین نے اسٹیشن ویگن میں موجود ایک آدمی سے کہا تو وہ تیزی سے ویگن سے باہر آ گیا۔

"تم جا کر کوٹھی کے عقبی طرف سے اندر کودو اور پھر پھاٹک کھول دو لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ کوئی وہاں بے ہوش نہ ہوا ہو"...... جولین نے کہا۔

"یس میڈم"...... فلپ نے کہا اور تیزی سے سڑک کی طرف

بڑھ گیا۔

"کیوں بے ہوش نہ ہوا ہو گا"...... موگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے"...... جولین نے سخت لہجے میں جواب دیا تو موگی شاید وہاں موجود دوسرے ساتھیوں کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی۔ فلپ کوٹھی کی عقبی گلی میں جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک انہیں دور سے نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔

"یہ کوٹھی کس کی ہو سکتی ہے"...... موگی نے کہا۔

"یہ معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ دشمن ایجنٹوں کو سہولیات مہیا کرنا ملک کے ساتھ غداری ہے"...... جولین نے کہا تو موگی نے صرف سر ہلانے پر اکتفاء کیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد انہیں چھوٹا پھاٹک کھلتا دکھائی دیا تو وہ سب چونک پڑے۔ دوسرے لمحے فلپ باہر آ گیا اور اس نے انہیں بلانے کے لئے ہاتھ ہلا دیا۔

"آؤ چلیں"...... جولین نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ موگی بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ ان کے باقی ساتھی بھی دوسری کار اور اسٹیشن ویگن میں سوار ہو گئے اور پھر تینوں گاڑیاں ٹریفک ون وے ہونے کی وجہ سے چکر کاٹ کر دوسری طرف سے جب کوٹھی نمبر بارہ اے کے گیٹ پر پہنچیں تو وہاں موجود فلپ تیزی سے واپس اندر چلا گیا اور چند لمحوں بعد اس

نے بڑا پھاٹک کھول دیا تو جولین کار اندر لے گئی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھیوں کی کار اور اسٹیشن ویگن بھی اندر داخل ہو گئیں اور پھر کار سائیڈ پر روک کر وہ سب کاروں اور اسٹیشن ویگن سے نیچے اتر آئے جبکہ فلپ پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔ وہاں ایک کار اور ایک بڑی اور طاقتور جیپ پہلے سے موجود تھی۔

''اندر جا کر چیک کرو کہ کتنے افراد بے ہوش پڑے ہیں''۔ جولین نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے جبکہ ایک آدمی باہر موجود تھا۔

''میڈم۔ اندر دو عورتیں اور ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ گی کہہ رہا ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتا ہے۔ اس کا نام رونالڈ ہے اور رونالڈ مقامی ہے''...... فلپ نے کہا۔

''وہ اگر ملازم ہے تو پھر باقی چار مرد کہاں ہیں۔ جیپ تو واقعی یہاں موجود ہے اور ایک کار بھی موجود ہے''...... جولین نے کہا۔

''یہاں دو کاریں ہوں گی۔ ایک کار وہ چاروں مرد لے گئے ہوں گے''...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ان کی واپسی کا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ اصل لوگ تو وہی ہیں۔ یہ سوئس عورت اور دوسری عورت یقیناً اتنی اہم نہیں ہوں گی''...... جولین نے کہا۔

''لیکن ان سے یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کہاں گئے ہیں۔ ایسا کرتے ہیں کہ ان دونوں عورتوں اور رونالڈ کو اٹھا کر

ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہیں۔ فلپ اور دوسرے ساتھیوں کو یہاں چھوڑ جاتے ہیں۔ جیسے ہی وہ چاروں آئیں یہ انہیں بے ہوش کر کے لے آئیں گے''...... موگی نے کہا۔

''یہ لوگ فلپ اور اس کے ساتھیوں کے بس کے نہیں ہیں۔ ہاں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کوٹھی کے اندر زیرو ڈی ایس لگا دیتے ہیں اس کی وجہ سے اس کوٹھی میں ہونے والی تمام گفتگو ہیڈ کوارٹر کو موصول ہو جائے گی اور فلمیں بھی۔ پھر آسانی سے ان پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے''...... جولین نے کہا تو موگی نے بھی اس کی تائید کر دی تو جولین نے ہدایات دینے شروع کر دیئے۔

''ان دونوں بے ہوش عورتوں اور بے ہوش مرد کو اٹھا کر ویگن میں ڈالو اور پوائنٹ تھری پر پہنچا دو''...... جولین نے کہا تو قریب کھڑی موگی بے اختیار چونک پڑی۔

''سیکشن ہیڈ کوارٹر لے جائیں انہیں۔ وہاں معاملات محفوظ رہیں گے''...... موگی نے کہا۔

''نہیں موگی۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے انہیں ہیڈ کوارٹر نہیں لے جانا چاہئے''...... جولین نے کہا۔

''تم تو نجانے کیوں یکلخت بے حد عقلمند ہو گئی ہو''...... موگی نے کہا۔

''اس لئے کہ تمہیں میری باتیں سمجھ میں آنے لگ گئی ہیں اور اصل میں تم عقلمند ہو گئی ہو۔ میں تو شروع سے ہی عقلمند تھی''۔ جولین

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس۔ ذرا سی تعریف کیا کر دی محترمہ پہاڑ پر چڑھنا شروع ہو گئیں۔ میرے بارے میں تو تم نے ٹھیک کہا ہے لیکن اپنے بارے میں نہیں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دو عورتوں اور ایک مرد کو کاندھوں پر ڈالے ان کے ساتھی اندر سے باہر آتے دکھائی دیئے تو وہ دونوں ہی اپنی لڑائی بھول کر ان کی طرف متوجہ ہوگئیں۔

''ہمیں اندر کی تلاشی لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کام کی چیز مل جائے''...... جولین نے کہا۔

''یہ ایجنٹ ہیں۔ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا سوائے ان کے کاغذات کے جو ایسے لوگ مشن کے دوران خصوصاً اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ویسے زیرو وی ایس تو لگانا ہے۔ میں لگا دیتی ہوں۔ یہ کار کی سیٹ کے نیچے باکس میں موجود ہے''...... موگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار کی طرف مڑ گئی۔ اس نے کار کا سائیڈ دروازہ کھولا اور سیٹ اٹھا دی۔ نیچے ایک باکس موجود تھا جس میں اسلحہ اور دیگر ضروری چیزیں موجود تھیں۔ چند لمحے تلاش کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی ڈبیہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہوگئی۔ بظاہر پلاسٹک کی بنی ہوئی یہ چھوٹی سی ڈبیہ ایسے دکھائی دے رہی تھی جیسے کھیاں مارنے والی گیس فائر کرنے والا کوئی آلہ ہو لیکن یہ جدید آلات میں سے ایک تھی۔ اس سے نکلنے والی ریز چھت والے تمام کمروں میں

خود بخود پھیل جاتی تھیں اور پھر ان کمروں میں موجود گفتگو ہوتی رہے یا جو کچھ ہوتا رہے وہ سب کچھ اس کے رسیور کے ذریعے نہ صرف سنا جا سکتا تھا بلکہ سکرین سے تصویریں بھی بنائی جا سکتی تھیں اور اس کی رینج بھی سینکڑوں میٹر تھی۔ سیٹ بند کر کے موگی نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر اندرونی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ایسی جگہ لگانا جہاں چیک نہ ہو سکے''...... جولین نے پیچھے سے آواز دیتے ہوئے کہا لیکن موگی نے ایسا انداز اختیار کیا جیسے اس نے جولین کی آواز سنی ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد دو کاروں اور اسٹیشن ویگن میں وہ سب سوار ہو کر تیزی سے پوائنٹ تھری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں بنایا گیا تھا۔

کار تیزی سے دارالحکومت گائٹ کی چوڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ پرائم روز کلب سے واپس جا رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ شاید کسی اور راستے سے جا رہے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ایک ہی راستہ سیدھا راستہ ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہیں ہوتا''۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''آپ آتے ہوئے کسی دوسرے راستے سے آئے تھے لیکن جاتے ہوئے کسی اور راستے سے جا رہے ہیں اس لئے پوچھ رہا ہوں''۔ صفدر نے کہا۔

''تو تمہارا خیال ہے کہ ہم کالوج کالونی جا رہے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اور کہاں جانا ہے''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''عمران صاحب۔ فلاور ویو ایریا جا رہے ہیں جہاں ڈونجے کی رہائش ہے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا اس وقت وہ کوٹھی میں موجود ہو گا۔ اس وقت تو مشکل سے ہی لوگ گھروں میں موجود رہتے ہیں۔ وہاں تو پچھلی رات ریڈ کرنا چاہئے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو موجود نہیں ہو گا تو کوٹھی اور اس کے ارد گرد کا ایریا دیکھ لیں گے۔ ویسے میں اس ایریئے کو دیکھنا چاہتا ہوں جہاں کا نام فلاور ویو ہے کہ وہاں فلاور موجود بھی ہیں یا نہیں کیونکہ اب تو الٹا نام رکھنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔ کلین ٹاؤن یعنی صاف ستھرا ایریا اور وہاں دھول اور گرد اڑتی نظر آ رہی ہوتی ہے۔ نام ہو گا فلاور ٹاؤن اور وہاں گوبھی کے پھول تک نظر نہیں آئیں گے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''اگر نہ بھی موجود ہو گا تو اس کا کوئی ملازم تو ہو گا۔ اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر معلوم کر لیں گے کہ وہ کہاں ہے''۔ خاموش بیٹھے تنویر نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''دیکھا۔ اسے کہتے ہیں کام کرنا۔ تم تو شاید واپس جا کر صالحہ کی خیریت پوچھنا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور آپ مس جولیا کے ڈر کی وجہ سے واپس جانے سے گریز کر رہے ہیں"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر بھی اس بار ہنسنے میں اس لئے شامل تھا کہ عمران کے جولیا سے ڈرنے کی بات کی گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈونچے اگر کرانسی ایجنٹ ہے تو کاسبا والے اسے چیک کیوں نہیں کرتے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے کہ کرانس بھی یورپی ملک ہے اور کاسبا بھی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اب یورپی ممالک میں رہنا تو منع نہیں لیکن بہرحال دوسرا ملک دوسرا ہی ہوتا ہے۔ پھر وہ کاسبا کی اس لیبارٹری سے باقاعدہ فارمولا خرید کر کرانس لے جا رہا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یورپ ہو یا ایکریمیا یا مغرب کا کوئی ملک یا کوئی قوم، یہاں دولت کی پوجا کی جاتی ہے۔ سوائے چند افراد کے باقی سب لوگ دولت کے پیچھے پاگل رہتے ہیں اس لئے یہاں دولت خرچ کر کے وہ کام بھی ہو جاتا ہے جس کا شاید مشرق کے لوگ تصور بھی نہ کر سکیں۔ یہاں کی ایجنسیوں کو ڈونچے کے بارے میں یقیناً علم ہو گا لیکن اپنے مفادات کی خاطر وہ اسے نظرانداز کر دیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ جو ٹیپ ہم نے سنا ہے اس میں ڈونچے کے چیف نے بھی بات کی ہے۔ کیا وہ بھی یہاں موجود ہو گا"..... صفدر نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہاں بھی ہو سکتا ہے اور کرانس میں بھی"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو عمران صاحب کی خوش قسمتی پر رشک آ رہا ہے کہ لیبارٹری کس طرح سامنے آ گئی ہے جسے اس قدر سیکرٹ رکھا گیا تھا کہ یہاں کی ایجنسیوں کے ہیڈز کو بھی معلوم نہیں ہونے دیا گیا تھا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ خوش قسمتی عمران صاحب کے ساتھ ساتھ چلتی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ساتھ ساتھ نہیں بلکہ عقب میں رہتی ہے تاکہ میری نگرانی کرتی رہے"..... عمران نے کہا۔

"عقب میں۔ کیا مطلب"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر کا مطلب روشنی ہوتا ہے اور روشنی کو ہی خوش قسمتی کہا جاتا ہے اور تنویر عقب میں بیٹھا ہے"..... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر صرف مسکرا دیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب آپ ڈونچے سے کیا معلوم کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

''یہی کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کا راستہ کدھر سے ہے اور کیا معلوم کرنا ہے''..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار رہائشی ایریا میں موڑ دی۔ یہاں واقعی سڑک کے دونوں اطراف میں انتہائی خوبصورت پھولوں کے تختے موجود تھے جو نظروں کو بے حد بھلے لگتے تھے۔

''گڈ۔ یہ تو واقعی فلاور ایریا ہے''..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''کیا نمبر بتایا تھا روز میری نے کوٹھی کا''..... عمران نے کہا۔

''ون زیرو ون''..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک درمیانے سائز کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے آہستہ ہوئی۔ ستون پر ون زیرو ون نمبر خاصا واضح انداز میں لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نیم پلیٹ موجود تھی جس پر کسی پروفیسر کا نام لکھا ہوا تھا اور نیچے ڈگریوں کی قطار تھی۔

''یہ تو کسی ڈاکٹر یا پروفیسر کی کوٹھی ہے۔ کہیں روز میری نے ہمیں غلط راہ پر تو نہیں ڈال دیا''..... صفدر نے کہا۔

''ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ براہ راست اپنے نام سے تو رہائش گاہ نہیں لے سکتے تھے''..... عمران نے کہا اور پھر کافی فاصلے پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں عمران نے کار لے جا کر روک دی۔

''اب کیا کرنا ہے۔ میرے خیال میں اندر گیس فائر کی جائے

اور پھر اندر داخل ہوا جائے''..... عمران نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے۔ بس اس ڈونجے کو ہی پکڑنا ہے۔ باقی سب کا خاتمہ کر دیتے ہیں''..... عقب میں بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

''نہیں تنویر۔ یہ علاقے بے حد گنجان ہے۔ یہاں فائرنگ ہوتے ہی پولیس پہنچ جائے گی اس لئے عمران صاحب کا خیال درست ہے''..... تنویر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صفدر۔ تمہاری جیب میں گیس پسٹل ہے۔ تم جا کر سائیڈ سے اندر کیپسول فائر کر دو اور پھر عقبی طرف سے جا کر پھاٹک کھول دو''..... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''صفدر نے کب گیس پسٹل لیا تھا۔ میں نے تو نہیں دیکھا''۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے کہنے پر اس نے اسے جیب میں ڈالا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں اس کی ضرورت پڑ جائے گی''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران صفدر سڑک کراس کر کے ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ عمران بھی کار سے نیچے اترا تو کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کار سے اتر آئے اور پھر وہ سب پارکنگ سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے واپس مطلوبہ کوٹھی کے سامنے کے رخ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سائیڈ روڈ پر ٹریفک تقریباً نہ

ہونے کے برابر تھا جبکہ صفدر بھی وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید وہ آگے بڑھ گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کے تقریباً سامنے سڑک کے درمیان موجود بنچوں پر اس انداز میں بیٹھ گئے جیسے ہر طرف موجود پھولوں کا نظارہ کر رہے ہوں۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو ہاتھ ہلا کر کوٹھی میں آنے کا مخصوص اشارہ کر دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم کار لے آؤ۔ میں اور تنویر یہیں سے آگے بڑھ جائیں گے"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اٹھ کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اور تنویر دونوں اٹھ کر سامنے موجود سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ سڑک کراس کر کے وہ دونوں صفدر کے پاس پہنچ گئے۔

"کتنے افراد بے ہوش ہیں اندر"..... عمران نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ میں تو عقبی طرف سے سیدھا ادھر آیا ہوں۔ اب چیک کر لیتے ہیں"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ کیپٹن شکیل کار لا رہا ہے اور تنویر تم عقبی طرف جا کر خیال رکھو۔ میں اندر جا کر چیکنگ کرتا ہوں"..... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک کمرے میں اسے ایک آدمی ٹی وی کے سامنے کرسی پر ڈھیلے انداز

میں بیٹھا نظر آیا۔ ٹی وی بھی آن تھا لیکن وہ آدمی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر شراب کی بوتل اور ایک گلاس موجود تھا۔ گلاس میں ابھی خاصی مقدار میں شراب موجود تھی۔ اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی ڈونجے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے چہرے کے خدوخال سے ہی وہ واضح طور پر کرانس نژاد لگتا تھا۔

عمران نے ٹی وی آف کیا اور پھر باقی کمروں کی چیکنگ شروع کر دی۔ وہاں مزید چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں دو مسلح گارڈز تھے جبکہ دو یقیناً ملازم تھے اور یہ چاروں ایک کمرے میں میز کے گرد کرسیوں پر بے ہوشی کے عالم میں ڈھلکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اسلحہ انہوں نے کرسیوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ عمران نے واپس جا کر ڈونجے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر وہ کمرے سے باہر برآمدے میں آ گیا۔ کیپٹن شکیل کار لے کر اندر آ چکا تھا۔

"کار یہاں برآمدے کے قریب لے آؤ"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل جو صفدر کے ساتھ کار کے قریب کھڑا تھا جلدی سے کار میں بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد کار برآمدے کے قریب آ کر رک گئی۔

"صفدر۔ تم تنویر کو بلاؤ۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور ڈونجے کو دونوں سیٹوں کے درمیان اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ وہ کار چلنے پر رول نہ

ہوتا رہے۔ پھر عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر بڑا پھاٹک کھول دیا۔

''عمران صاحب۔ میں بڑا اور چھوٹا پھاٹک اندر سے بند کر کے عقبی طرف سے باہر آؤں گا کیونکہ یہاں چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا بغیر تالے کے بند ہو تو پولیس چیک کرتی ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کار باہر نکال کر روک دی۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تو صفدر نے بڑا پھاٹک اندر سے بند کر دیا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو بھی اندر سے بند کر دیا جبکہ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک مخصوص جگہ پر اس نے کار روک دی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آتا دکھائی دیا اور پھر وہ سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''وہاں موجود دوسرے افراد کا خاتمہ کر دیا ہے یا نہیں''...... عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ملازم تھے۔ انہیں ہلاک کر کے کیا حاصل ہونا تھا''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ زیادہ سے زیادہ پولیس کو اطلاع کر دیں گے۔ کر دیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... صفدر نے کہا تو تنویر جو شاید کچھ کہنا چاہتا تھا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''کیا یہ ہے وہی ڈونجے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہی آدمی کوٹھی میں کرانسی خدوخال کا مالک تھا اور بیٹھا

ٹی وی دیکھ رہا تھا اس لئے یہی ڈونجے ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہاں اس کے اور ساتھی نہ رہتے ہوں۔ بہرحال رہائش گاہ پر جا کر اس کی اصلیت سامنے آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دوبارہ کالوج کالونی میں داخل ہوئے تو سب نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ یہاں کسی بھی وقت کہیں بھی پولیس چیکنگ کر سکتی تھی اور چیکنگ ہوتی تو وہ خاصے الجھ سکتے تھے۔ عمران نے کار پھاٹک کے سامنے روک دی اور صفدر نیچے اترا۔

''اوہ۔ یہ تو چھوٹا پھاٹک باہر سے بند ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہو گیا اور اس نے جلدی سے بڑا پھاٹک کھول دیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ عمران کے ذہن میں یہی خیال تھا کہ ملازم رونالڈ چھوٹا پھاٹک باہر سے بند کر کے کہیں گیا ہو گا اس لئے وہ پریشان نہ ہو رہا تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی شاید یہی سوچ کر مطمئن نظر آ رہے تھے۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اترا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔ صفدر بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

''صورت حال درست معلوم نہیں ہو رہی عمران صاحب''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میری چھٹی حس بھی الارم بجا رہی ہے۔ اندر چیک

کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر دوڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر سیٹوں کے درمیان پڑے ہوئے ڈونجے کو گھسیٹ کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور کار کا دروازہ بند کیا ہی تھا کہ صفدر اور تنویر دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔

''عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ دونوں کو بے ہوش کر کے اغوا کرلیا گیا ہے''...... صفدر نے خاصے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''چلو حساب برابر ہو گیا۔ وہ جولیا اور صالحہ کو لے گئے تو ہم ان کے آدمی ڈونجے کو لے آئے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم اس قدر سفاک بھی ہو سکتے ہو''۔ تنویر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''چیخنے اور شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جولیا اور صالحہ معصوم بچیاں نہیں ہیں۔ وہ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہیں اور ہاں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کی موت کا وقت آ گیا ہو تو پھر ہم کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی انہیں نہیں بچا سکتی ورنہ بے فکر رہو۔ وہ نہ صرف اپنا تحفظ کر لیں گی بلکہ اغوا کرنے والوں کا بھی یقیناً عبرتناک حشر کر دیں گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ پھر بھی ہمیں ان کو تلاش تو کرنا چاہئے۔ وہ ہماری ساتھی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے کب منع کیا ہے۔ کرو انہیں تلاش''...... عمران نے کہا اور پھر ڈونجے کو کاندھے پر لادے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ کبھی نہیں سدھرے گا۔ یہ انسان ہے ہی نہیں''...... تنویر کی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا لیکن ابھی وہ برآمدے تک ہی پہنچا تھا کہ اندر سے کیپٹن شکیل تیزی سے باہر آیا۔

''عمران صاحب۔ رونالڈ بے ہوش پڑا ہوا ہے اور دوسری خاص بات یہ کہ یہاں ایک انتہائی جدید ترین ڈیوائس بھی نصب ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ڈیوائس کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''آیئے۔ میں دکھاتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صفدر۔ اس ڈونجے کو لے جاؤ اور کسی کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دینا۔ لیکن خیال رکھنا یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور ہم نے اس سے لیبارٹری کے بارے میں انتہائی قیمتی معلومات حاصل کرنی ہیں''...... عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش ڈونجے کو پیچھے آنے والے صفدر کو منتقل کرتے ہوئے کہا اور خود وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے ایک چھوٹا سا ڈبہ چھت سے ذرا نیچے دیوار پر موجود تھی جس کے اوپر ایک باریک سوراخ بنے ہوئے تھے جیسے شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہوتا

ہے۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی جدید ترین ایجاد ہے"...... عمران نے اسے چند لمحے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر فائرنگ کی تیز آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ڈبیہ سینکڑوں ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش پر گری اور اس کے باریک پرزے ہر طرف پھیل گئے۔

"عمران صاحب۔ میں نے ایکریمیا کے ایک سائنسی رسالے میں نہ صرف اس کی تصویر دیکھی تھی بلکہ اس بارے میں پڑھا بھی تھا۔ اس کا نام زیرو وی ایس لکھا ہوا تھا۔ اس سے نکلنے والی مخصوص ریز نہ صرف اس پوری کوٹھی میں جہاں بھی چھت والے کمرے موجود ہوں پھیل جاتی ہے اور پھر ہزاروں میٹر فاصلے پر بھی اس کے رسیور کی مدد سے نہ صرف گفتگو سنی جا سکتی ہے بلکہ تصاویر بھی دیکھی جا سکتی ہیں لیکن آپ نے اسے تباہ کر دیا جبکہ یہ ہمارے بھی کام آ سکتی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرے پاس اس کا اور کوئی حل نہیں تھا کیونکہ ایک دفعہ آن ہونے کے بعد بغیر رسیور کی مدد سے اسے آف نہیں کیا جا سکتا اور تم نے سب پر احسان کیا ہے کہ اسے چیک کر لیا ہے ورنہ ہم نہ صرف آپس میں جو کچھ بات چیت کرتے وہ بھی اور ڈونجے سے جو معلومات حاصل کرتے وہ سب باتیں ان تک پہنچتی رہتیں جنہوں نے اسے یہاں نصب کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جب یہ آلہ کام نہیں کرے گا تو وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اسے تباہ کر دیا گیا ہے اور پھر وہ یہاں ریڈ ضرور کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ ڈیوائس صرف اعلیٰ سرکاری ایجنسیاں ہی استعمال کر سکتی ہیں اور اب مجھے یقین ہے کہ جولیا اور صالحہ کو ٹوئن سسٹرز یہاں سے اغوا کر کے لے گئی ہیں اور یہ ڈیوائس بھی انہوں نے ہی یہاں نصب کی ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ اس دوران اس کمرے سے باہر آ گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر ٹوئن سسٹرز جولیا اور صالحہ کو لے گئی ہیں تو پھر مجھے یقین ہے کہ ان ٹوئن سسٹرز کی شامت آ گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ جولیا اور صالحہ دونوں ٹوئن سسٹرز سے کہیں باہر ہیں اس لئے تو مجھے ان کی فکر نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

جولیا کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کے نقطے نمودار ہونا شروع ہو گئے جیسے سیاہ رات میں بار بار جگنو چمکتے ہیں۔ پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جولیا کی آنکھیں کھل گئیں لیکن کچھ دیر تک اس کے ذہن پر دباؤ رہا۔ پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس نے اپنے جسم کو ایک کرسی پر راڈز میں جکڑے ہوئے دیکھا تو وہ حیران رہ گئی۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر صالحہ بھی راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی اور اس کے جسم میں حرکت کے آثار بتا رہے تھے کہ وہ ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہی ہے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے ٹارچنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ دیوار کے ساتھ راڈز والی دس کرسیاں قطار میں موجود تھیں جبکہ سامنے کچھ فاصلے پر تین کرسیاں موجود تھیں۔ سائیڈ پر ایک بڑی الماری نظر آ

رہی تھی جس کے ساتھ ہی دیوار پر مختلف انداز کے کوڑے، خنجر اور مشین پسٹلز وغیرہ لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کمرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ اچانک جولیا چونک پڑی کیونکہ اس نے پہلے خیال نہ کیا تھا کہ صالحہ یورپی میک میں ہونے کی بجائے اپنی اصل شکل میں تھی جبکہ جولیا نے میک کیا ہی نہ تھا۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں اپنے آپ سے سوال کیا لیکن ظاہر ہے اسے جواب دینے والا وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس نے گردن گھما کر سائیڈ پر موجود کرسیوں کی لوکیشن نظروں ہی نظروں میں چیک کی تو اس نے محسوس کیا کہ راڈز والی کرسیاں عقبی دیوار کے بالکل ساتھ لگی ہوئی موجود تھیں۔ کرسیوں کی پشت اور دیوار کے درمیان فاصلہ موجود نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی کرسیوں کا آپریٹنگ سسٹم عقبی پائے میں موجود نہ تھا۔ یہ محسوس کرتے ہی اس نے سامنے موجود دیوار کے ساتھ دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن وہ بھی عام سا سوئچ بورڈ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ راڈز کا آپریٹنگ سسٹم سوئچ بورڈ میں موجود نہیں ہے تو اس کے ذہن نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس کرسیوں کے راڈز کو ریموٹ کنٹرول کی مدد سے آپریٹ کیا جاتا ہو گا۔ اسی لمحے اسے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے صالحہ کی طرف دیکھا۔ صالحہ حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"ہم خطرے میں ہیں صالحہ اس لئے پوری طرح ہوش میں آ جاؤ"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگی۔

"ہم ہیں کہاں۔ اور کیسے یہاں آ گئیں"...... صالحہ کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"ظاہر ہے دشمن کے اڈے پر ہیں اور ہمیں گیس فائر کر کے بے ہوش کیا گیا اور پھر ہمیں یہاں لایا گیا ہے۔ ہم نے بہرحال اپنے آپ کو چھڑوانا ہے ورنہ یہ لوگ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ہم پر ظالمانہ تشدد کر سکتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اپنی اصل شکل میں ہو"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کرسیاں دیوار سے لگی ہوئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے آپریٹنگ سسٹم عقبی پایوں میں نہیں ہیں۔ سوئچ بورڈ بھی عام سا ہے اس لئے آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اس سسٹم کو ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ کیا جاتا ہو گا اور یہ انتہائی خطرناک چویشن ہے کیونکہ راڈز میں جکڑے رہ کر ہم ریموٹ کنٹرول حاصل نہ کر سکتی ہیں اور نہ ہی اسے آپریٹ کر سکتی ہیں۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور دو لڑکیاں جنہوں نے جینز کی پینٹس اور بلیک

لیدر لیڈیز جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اور ان کے قدوقامت اور جسامت ایک جیسی تھی بلکہ ان دونوں کے چہرے بھی ایک جیسے ہی تھے۔ البتہ ان دونوں کے ہیئرز کلر ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ ایک کے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے جبکہ دوسری نے مردانہ انداز کے بال رکھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کو دیکھتے ہی جولیا سمجھ گئی کہ یہی وہ ٹوئن سسٹرز ہیں جو پاکیشیا سے گن میزائل کا فارمولا اڑا لائی ہیں۔ دونوں آ کر سامنے موجود کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھ گئیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک پہلوان نما گنجا آدمی جینز کی پینٹ اور سرخ لیدر کی جیکٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ ایک خاردار کوڑا لٹک رہا تھا۔ اس کی لمبی لمبی مونچھیں اس کی ٹھوڑی سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھیں۔ آنکھوں پر تیز شیطانی چمک اور چہرے پر سفاکی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ آگے بڑھ کر ان دونوں کی کرسیوں کے عقب میں اس انداز میں پر پھیلا کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی بھی لمحے ان دونوں کو کرسیوں سمیت اڑا کر لے جائے گا۔

"کیا نام ہیں تمہارے"...... سامنے بیٹھی ہوئی ایک لڑکی نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہمارے ساتھ زیادتی کس نے کی ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو ٹوئن سسٹرز بے اختیار چونک پڑیں۔

"زیادتی۔ کیا مطلب۔ کیسی زیادتی"...... ایک لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نام بتاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"میرا نام جولین ہے اور یہ میری بہن اور ساتھی موگی ہے۔ ہم ٹوئن سسٹرز ہیں"...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیانا فٹزواٹر ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔ اس کا نام صالحہ ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ یورپی میک اپ میں تھی اور اس کا میک اپ واش ہو گیا لیکن تمہارے چہرے پر میک اپ نہ تھا لیکن تم تو سوئس نژاد ہو۔ تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... جولین نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم یورپی لڑکیاں ہو۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہی ہو کہ ہمارا کیا تعلق ہے۔ عورتوں کا مردوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہو بلکہ صرف ان کی فرینڈز ہونے کے ناطے ساتھ ہو"...... جولین نے کہا۔

"جولین۔ یہ تمہیں احمق بنا رہی ہیں۔ ان کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ کسی مشن کے لئے سروس کے لوگ غیر متعلق عورتوں کو ساتھ لے کر چلیں"...... موگی نے

کہا۔

"تمہارا دماغ بھی کبھی کبھار ہی کام کرتا ہے۔ کیا کوئی ملک کسی غیر ملکی کو سیکرٹ سروس میں شامل کر سکتا ہے۔ یہ واقعی ان کی فرینڈز ہیں۔ یہ مشرقی مرد بظاہر اپنی پارسائی کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں لیکن دراصل یہ لوگ ایسے نہیں ہوتے جیسے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں"...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جولیا اصل میں سوئس نہیں ہے۔ البتہ اس کا میک اپ ایسا ہے جو واش نہیں ہو سکا۔ یہ کسی خصوصی میک اپ میں ہے۔ یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں ورنہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا ردعمل ایسا نہ ہوتا جیسا ہوا ہے"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"غیر متعلق ہوں یا متعلق۔ انہیں بہرحال ہلاک ہونا ہے"۔ جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ جولیا اور صالحہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ جلدی مت کرو۔ یہ کہیں بھاگی نہیں جا رہیں لیکن ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں"۔ موگی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"معلومات ہمیں خود بخود مل جائیں گی۔ ہم نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا ہے لیکن ان کے ساتھ گفتگو کا مطلب صرف وقت ضائع کرنا ہے"...... جولین نے جواب دیا اور اس بار اس کے

چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''ایک منٹ۔ پہلے میری بات تو سن لو''..... اچانک خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ جولین کا مشین پسٹل والا ہاتھ لاشعوری طور پر نیچے ہو گیا تھا۔

''کیا کہنا چاہتی ہو تم''..... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم نے پاکیشیا کی انتہائی قیمتی لیبارٹری تباہ کی ہے۔ ہمارے ملک کے اعلیٰ سطح کے سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم دونوں کو معاف کر دیا جائے گا اور ہم یہاں صرف اپنا فارمولا واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ ہاں۔ یہ بات ضرور ہے کہ ہمارے گروپ انچارج عمران صاحب کے دل میں تمہارے لئے نرم گوشہ موجود ہے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق تم دونوں نے بہرحال مشن مکمل کرنے کے دوران ایسا کیا ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آ چکی ہے لیکن اگر تم نے ہم دونوں کو بھی ہلاک کر دیا تو پھر یہ نرم گوشہ چٹان سے بھی زیادہ سخت ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ نہ صرف تم دونوں کو بھگتنا پڑے گا بلکہ تمہارا ملک کا سا بھی اس کا نتیجہ بھگتے گا اس لئے جو کچھ کرو سوچ سمجھ کر کرو۔ جذباتی فیصلے الٹا تمہیں نقصان پہنچائیں گے''..... صالحہ نے بڑے جذباتی لہجے میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''تم اس حالت میں بھی ہمیں دھمکیاں دے رہی ہو۔ تمہاری یہ

جرأت کہ تم ہمیں دھمکیاں دو''..... جولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ ٹھیک کہہ رہی ہے جولین۔ آؤ۔ ہم علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر اس پر بات کریں''..... موگی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں انہیں ہلاک کر کے یہاں سے جاؤں گی''۔ جولین نے ایک بار پھر مشین پسٹل سیدھا کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کے دھماکے ضرور ہوئے لیکن عین اسی لمحے اٹھ کر کھڑی ہوئی موگی نے تیزی سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دے دیا تھا اس لئے گولیاں ان دونوں کے سروں کے اوپر دیوار میں لگ کر نیچے گر گئیں۔

''احمق مت بنو جولین''..... موگی نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولین نے ایک ہاتھ سے موگی کو دھکا دیا اور دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کو ایک بار پھر جولیا اور صالحہ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ موگی نے تیزی سے اس کو دھکا دینے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی لیکن بہرحال ہلکا سا جھٹکا جولین نے کھایا اور اس بار گولیوں کا رخ اوپر کی طرف ہونے کی بجائے نیچے کی طرف ہو گیا۔ کئی گولیاں ان دونوں کرسیوں کے درمیان فرش پر پڑیں جن کرسیوں پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کڑکڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے جولیا اور صالحہ دونوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز یکلخت غائب

ہو گئے۔

''یہ کیا ہو گیا''..... جولین نے یکلخت چیخ کر کہا اور ساتھ ہی ایک بار پھر ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ ان دونوں کی طرف کر کے ٹریگر دبانے کی کوشش کی لیکن جولیا کسی کھنچتے ہوئے سپرنگ کی طرح اڑتی ہوئی جولین سے آ ٹکرائی۔ گولیاں ایک بار پھر چلیں ضرور لیکن ان کا رخ کافی تبدیل ہو گیا تھا بلکہ مشین پسٹل بھی جولین کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ موگی نے صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گری جبکہ جولیا نے جولین پر اچھل کر حملہ اس انداز میں کیا تھا کہ جولین کسی گیند کی طرح اڑتی ہوئی عقب میں موجود اس گنجے سے ٹکرائی جو حیرت سے بت بنا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ شاید یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور غیر متوقع انداز میں ہوا تھا کہ اس کا ذہن منجمد ہو کر رہ گیا تھا اور وہ اس وقت تک ویسے کا ویسا بت بنا کھڑا رہ گیا تھا جب تک جولیا کے حملے کے بعد جولین اڑتی ہوئی اس سے نہ جا ٹکرائی تھی۔

اب صورت حال یہ تھی کہ وہ گنجا نیچے پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے اوپر جولین گری ہوئی تھی اور جولیا، جولین کے اوپر گرتے ہی قلابازی کھا کر ان کے عقب میں جا کھڑی ہوئی تھی لیکن دوسرے لمحے جولیا بھی چیختی ہوئی پشت کے بل فرش پر جا گری کیونکہ جولین

نے اس بار بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جولیا پر حملہ کر دیا تھا جس طرح کھلتا ہوا سپرنگ اچھلتا ہے جبکہ دوسری طرف صالحہ اور موگی دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گریں تو موگی نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے پوری قوت سے لات صالحہ کے چہرے پر ماری اور صالحہ کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکلی لیکن صالحہ نے پلک جھپکنے میں اپنے چہرے پر ہونے والے حملے کا بدلہ اس انداز میں لے لیا کہ موگی جس نے اٹھتے ہوئے صالحہ کے چہرے پر لات ماری تھی تیزی سے گھوم گئی تھی تاکہ نہ صرف اپنے آپ کو بیلنس کر سکے بلکہ گھوم کر اٹھتی ہوئی صالحہ کو کوئی کاری ضرب بھی لگا سکے۔ اس نے چہرے پر لات مارنے والی کارروائی صرف صالحہ کو گھمانے کے لئے کی تھی لیکن اس کے لات مارنے کے ردعمل میں صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھوں سے اس کی ٹانگ پکڑی اور اس کے ساتھ ہی الٹی قلابازی کھا کر وہ نہ صرف خود آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی بلکہ موگی کو بھی اس نے مکمل طور پر ناکارہ کر دیا۔

موگی کی ٹانگ اس کے ہاتھوں میں تھی اور وہ قلابازی کھا گئی تو موگی چیختی ہوئی نہ صرف منہ کے بل نیچے گری بلکہ اس کا جسم بری طرح مڑ گیا تھا جبکہ صالحہ نے پوری قوت سے اس کی ٹانگ کو پکڑ کر اوپر کی طرف اٹھا رکھا تھا جبکہ موگی کا جسم یکلخت اس طرح مڑ گیا کہ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور پھر

چیخیں یکلخت خاموش ہو گئیں اور موگی کا جسم ڈھیلا پڑ کر فرش پر گر گیا۔ صالحہ نے بھی اس کی ٹانگ چھوڑ دی جو ایک دھماکے سے نیچے جا گری۔ موگی نہ صرف بے ہوش ہو چکی تھی بلکہ اگر ہوش میں ہوتی بھی سہی تو وہ اب مزید کوئی کارروائی دکھانے کے قابل نہ رہی تھی۔

ادھر جولیا جیسے ہی چیختی ہوئی نیچے گری تو جولین نے جو اس کے ساتھ نیچے گری تھی یکلخت قلابازی کھائی اور وہ جولیا کے عقب میں جا کھڑی ہونا چاہتی تھی لیکن اٹھتے ہوئے اپنے ہی آدمی سے اس بری طرح سے ٹکرائی کہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے تو جولیا کو نہ صرف سنبھلنے کا بلکہ ان دونوں پر بیک وقت حملہ کرنے کا موقع بھی مل گیا۔ چنانچہ اس نے پلک جھپکنے میں ردعمل شو کیا اور دوسرے لمحے نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے جولین اور اس کے گنجے ساتھی کے چہروں پر اس کے جوتوں کی ضربیں پوری قوت سے پڑیں اور وہ خود قلابازی کھا کر ایک بار پھر ان دونوں کے پیچھے جا کھڑی ہوئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ان پر حملہ کرتی یکلخت فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گولیاں جولین اور اس گنجے پر پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے تڑپ کر یکلخت ساکت ہو گئے۔ جولیا نے چونک کر دیکھا تو یہ فائرنگ صالحہ نے کی تھی۔ اس کے ہاتھ میں وہی مشین پسٹل موجود تھا جو جولین کے ہاتھ سے گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا، صالحہ کو کچھ کہتی صالحہ نے بجلی کی سی

تیزی سے ہاتھ موڑا اور فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی موگی کے جسم نے چند جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گئی۔

''فائرنگ بند کرو صالحہ۔ نجانے یہ کس قسم کا علاقہ ہے۔ آؤ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے''...... جولیا نے چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی جبکہ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔

عمران اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا سامنے رکھے ہوئے نقشے پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے اس نقشے میں کوئی بڑا خزانہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر باہر موجود تھے تاکہ اگر کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو وہ اس سے بروقت نمٹ سکیں۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو کیوں یہ کہا کہ وہ بے حد الرٹ رہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی خدشہ ہے کہ یہاں حملہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے سر اٹھایا۔

"جولیا اور صالحہ کے یہاں سے اغوا ہو جانے کے بعد بھی تم یہ بات پوچھ رہے ہو۔ ظاہر ہے انہیں صرف جولیا اور صالحہ کا اغوا ہی مطلوب نہ تھا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا چاہتی ہوں گی"۔ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سامنے رکھے نقشے پر نگاہیں جما

دیں۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر جولیا اور صالحہ ہمیں کہاں تلاش کریں گی"۔۔۔۔ عمران نے نقشے سے سر اٹھائے بغیر کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ متضاد باتیں کر رہے ہیں۔ جولیا اور صالحہ واپس آئیں گی تو پھر حملے کا خطرہ کہاں سے ہوا اور اگر حملہ ہوتا ہے تو پھر جولیا اور صالحہ آسانی سے واپس نہیں آ سکتیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹوئن سسٹرز صرف دو لڑکیاں نہیں ہیں۔ یہاں ان کا مکمل سیکشن ہے۔ انہوں نے یہاں ایک ایسی سائنسی ڈیوائس نصب کر دی تھی کہ کیپٹن شکیل اسے چیک نہ کر لیتا تو ہم اس کوٹھی میں جہاں بھی ہوتے ان کی نظروں میں ہوتے لیکن اس ڈیوائس کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہے ان کے آدمی یہاں کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔ جہاں تک جولیا اور صالحہ کا تعلق ہے وہ ان ٹوئن سسٹرز کے بس کا روگ نہیں ہیں بشرطیکہ ان کا آخری وقت نہ آ گیا ہو اور یقیناً واپس ہی آئیں گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈونجے سے کیا آپ کو اپنی مرضی کی معلومات مل گئی ہیں"۔ صفدر نے پوچھا۔

"ڈونجے کرائی ایجنٹ ہے اور ایجنٹ ایسے افراد ہوتے ہیں جو غیر معمولی اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔ ڈونجے بھی ایسا ہی

ایجنٹ ہے اس لئے مجبوراً مجھے اس کی ناک کے دونوں نتھنے کاٹ کر لاشعور سے معلومات حاصل کرنا پڑیں۔ ڈاکٹر رچرڈ کو کسی صورت یہ خیال ہی نہ آسکتا تھا کہ ڈونجے کے ذریعے لیبارٹری کے بارے میں تمام معلومات کسی دوسرے تک پہنچ سکتی ہیں ورنہ وہ ڈونجے کو کسی صورت اپنے ساتھ لیبارٹری کے اندر اپنے آفس تک نہ لے جاتا تاکہ فارمولے کا کچھ حصہ اسے دے سکے۔ ڈونجے چونکہ ایجنٹ تھا اس لئے اس کے ذہن میں وہ باتیں بھی موجود تھیں جو عام آدمی کے ذہن میں سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتیں اس لئے اب ہم آسانی سے لیبارٹری کے اندر تک پہنچ سکتے ہیں''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہم یہاں کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''مجھے جولیا اور صالحہ کی واپسی کا انتظار ہے تاکہ ہم مشن کو فائنل کر سکیں''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی صفدر چونک پڑا کیونکہ کمرے میں جولیا اور صالحہ داخل ہو رہی تھیں۔

''بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو۔ کیوں''۔۔۔۔ جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''وہ کیا محاورہ ہے خس کم جہاں پاک''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس قدر سفاکی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ہم دونوں موت کا دریا پار کر کے واپس آئی ہیں''۔۔۔۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر آ گئے۔ شاید وہ بھی ان دونوں کی روئیداد سننا چاہتے تھے۔ پھر صالحہ نے بے ہوش ہونے سے لے کر وہاں ہوش آنے اور پھر جولیا اور اپنی ٹوئن سسٹرز اور اس کے گنجے آدمی سے ہونے والی لڑائی کی تفصیل بتا دی تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کے چہروں پر ان دونوں کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''مطلب ہے کہ تم نے ٹوئن سسٹرز کا خاتمہ کر دیا''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ہاں اور تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہیں اس پر افسوس ہو رہا ہے۔ کیوں''۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے افسوس تو ہونا ہے کیونکہ ایسے سیٹ اپ روز روز نہیں بنتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے انتظار میں تھے تاکہ تمہاری معیت میں مشن مکمل کر سکیں کیونکہ بزرگ لوگ کہتے ہیں جس معاملے میں عورتیں ساتھ ہوں اس معاملے میں کامیابی یقینی ہوتی ہے''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"آپ کے بزرگ بہت زیادہ مہذب ہوں گے عمران صاحب ورنہ میں تو نے تو یہی سنا ہے کہ بزرگ عورتوں کو اہم معاملات میں شامل کرنے سے منع کرتے تھے"..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس۔ یہ بحث ختم۔ ہم ذرا فریش ہو لیں پھر روانگی۔ اٹھو صالحہ ورنہ یہ ساری عمر اسی بحث میں گزار دیں گے"..... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ بھی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عمران صاحب۔ آپ کو آخر کیسے یقین تھا کہ جولیا اور صالحہ ہی کامیاب لوٹیں گی۔ وہ ٹوئن سسٹرز بھی تو تربیت یافتہ ایجنٹس تھیں"..... صفدر نے ان دونوں کے کمرے سے جانے کے بعد کہا۔

"کتنی بار پوچھو گے۔ شاید تمہیں یہ خدشہ ہے کہ صالحہ اور تمہاری لڑائی میں فتح صالحہ کی نہ ہو جائے"..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر جیسا آدمی بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا اس لیبارٹری میں دن کے وقت ریڈ بہتر رہے گا یا رات کو"..... کیپٹن شکیل نے صفدر کے بولنے سے پہلے ہی کہا تو صفدر جو شاید جواب دینا چاہتا تھا بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ڈونجے نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو دن کا وقت زیادہ بہتر ہے۔ رات کو وہاں تک پہنچنا خاصا مشکل ثابت ہو سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ دن کے وقت ہمیشہ ایسے کاموں میں

مشکل پیش آتی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ دن کو کم اور رات کو زیادہ مشکل پیش آ سکتی ہے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہا رہے ہیں"..... صفدر پہلی بات بھول کر اس معاملے میں مصروف ہو گیا اور شاید یہی کیپٹن شکیل بھی چاہتا تھا اس لئے اس نے عمران اور صفدر کے درمیان ہونے والی گفتگو میں مداخلت کی تھی۔

"اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے جو طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے وہ واقعی عجیب ہے۔ اگر ڈونجے سے معلومات نہ ملتیں تو ہم کسی صورت بھی اس لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکتے تھے اور اگر ٹریس کر بھی لیتے تو اس میں داخل ہونے کا راستہ ہی تلاش کرتے رہ جاتے۔ یہ انتظامات اس قدر اعلیٰ ہیں کہ یہ تو ٹوئن سسٹرز نے حماقت کی کہ وہ خواہ مخواہ راستے میں آ گئیں ورنہ انہیں میدان میں کودنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ ہم خود ہی میدان میں ناچ کود کر اور ناکام ہو کر کہیں اور کا رخ کر لیتے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو ہمارا تجسس بڑھا دیا ہے۔ آپ تفصیل تو بتائیں"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جولیا اور صالحہ دونوں فریش ہو کر اور لباس تبدیل کر کے کمرے میں آ گئیں۔

"یہاں بیٹھ کر گپ شپ لگانے سے بہتر ہے کہ مشن مکمل کریں"۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب ہمیں لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتانے جا رہے ہیں۔ آپ بھی سن لیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کی تفصیل۔ کیا مطلب۔ عمران کو کیسے یہ تفصیل معلوم ہو سکتی ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ ٹوئن سسٹرز جو اب ہلاک ہو چکی ہیں انہیں بھی سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہونے کے باوجود اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"لیس۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"روز میری بول رہی ہوں کلب سے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم نے ٹوئن سسٹرز کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی لیکن تمہاری ٹیم نے ایسا کر دیا۔ کیوں"...... روز میری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔ تمہاری ٹوئن سسٹرز نے الٹا ہمارے خلاف کارروائی کر ڈالی"...... عمران نے کہا۔

"ٹوئن سسٹرز نے کارروائی۔ کیا مطلب"...... روز میری نے چونک کر کہا۔

"ہم چار ساتھی تمہارے کلب تم سے ملنے آئے تھے۔ یہاں دو خواتین ممبرز کوٹھی میں رہ گئیں کیونکہ تمہارے ساتھ صرف ہیلو ہیلو

کرنی تھی لیکن ہماری عدم موجودگی میں ٹوئن سسٹرز نے کوٹھی پر ریڈ کیا اور اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ہماری ساتھی خواتین جولیا اور صالحہ کو اغوا کر کے لے گئیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ انہوں نے بم کو بھی لات مار دی تھی"...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ اس مشہور محاورے کے بارے میں جانتے تھے لیکن روز میری شاید اس کا مطلب نہ سمجھتی تھی اس لئے وہ بول پڑی تھی۔

"بم کو لات مار دی۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... روز میری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک گدھا ایک ملک کی فوج کے لئے کام کرتا تھا لیکن وہ دولتیاں مارنے کا ماہر تھا اور ایسی تاک کر دولتی مارتا تھا کہ مقابل فوراً ناک آؤٹ ہو جاتا۔ چنانچہ اسے باقاعدہ فوج میں شامل کر کے دشمن کے ایریئے میں بھجوا دیا جاتا اور وہاں دشمن فوج کے بڑے بڑے افسروں کو دولتیاں مار کر ہلاک کر دیتا۔ اس طرح وہ فوج کے لئے ہیرو بنتا گیا۔ ہر طرف اس کی تعریف ہونے لگی کہ اچانک ایک دن اس گدھے نے زمین پر پڑے ایک طاقتور اور زندہ بم کو لات مار دی جس کا نتیجہ وہی ہوا جو ٹوئن سسٹرز کا ہوا"...... عمران نے تفصیل سے تمام واقعات بتاتے ہوئے کہا۔

"تم ویسے کے ویسے ناٹی بوائے ہو۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ کارروائی ٹوئن سسٹرز نے خود کی تھی لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم اس

کے باوجود وہیں پر موجود ہو جہاں سے تمہاری ساتھی خواتین کو اغوا کیا گیا تھا“...... روز میری نے کہا۔

”وہ ہماری ساتھی خواتین کو واپس آنا تھا اس لئے ہمیں یہاں رہنا ہی تھا ورنہ وہ ہماری تلاش میں کہاں دھکے کھاتی پھرتیں“۔ عمران نے جواب دیا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تمہاری ساتھی خواتین تھیں۔ تمہیں خود انہیں فوری تلاش کرنا چاہئے تھا جبکہ تم رہائش گاہ پر اطمینان سے بیٹھے ان کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ کیا تمہیں یقین تھا کہ تمہاری ساتھی خواتین زندہ واپس آ جائیں گی“...... روز میری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے اپنی ساتھی خواتین پر مکمل اعتماد ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ اگر ان کی موت کا وقت نہیں آ گیا تو ٹوئن سسٹرز ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور وہی ہوا۔ وہ دونوں لڑکیاں اپنے آپ کو ہلاک کرا بیٹھیں“...... عمران نے کہا۔

”وہ ہلاک نہیں ہوئیں بچ گئی ہیں اور تمہاری ساتھی خواتین بھی یوں سمجھو کہ قسمت سے بچ گئی ہیں۔ آئندہ شاید ایسا نہ ہو“...... روز میری نے کہا۔

”آئندہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ مجھے ٹوئن سسٹرز کے بارے

میں علم ہوا تو میں سمجھی کہ تم نے معاہدے کی خلاف ورزی ہے اس لئے فون کیا تھا“...... روز میری نے کہا۔

”تم ان ٹوئن سسٹرز کو سمجھا دینا کہ آئندہ وہ ہمارا راستہ کاٹنے کی کوشش نہ کریں ورنہ شاید آئندہ وہ زندہ نہ بچ سکیں۔ گڈ بائی“۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں بچ گئی ہوں۔ ان کے جسموں میں بیک وقت کئی گولیاں لگی تھیں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”موت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے پہلے موت بہرحال نہیں آ سکتی اور سب کچھ ہو سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں مشن پر کام کا آغاز کر دینا چاہئے۔ ٹوئن سسٹرز کے زندہ بچ جانے کے بعد تو فوری کارروائی ضروری ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ چلو تیاری کرو۔ ہمیں دو کاروں میں جانا ہو گا اور ضروری اسلحہ بھی ہمارے ساتھ ہو گا“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مشن پر کام کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات دینا شروع کر دیں اور سب یکلخت سنجیدہ ہو گئے۔

لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر لنچ کے بعد کافی دیر تک اپنے کمرے میں آرام کرنے کے بعد اب اپنے آفس میں آ کر بیٹھے تھے۔ یہ ان کی روٹین تھی اور وہ رات گئے تک اطمینان سے بیٹھے کام کرتے رہتے تھے۔ اس وقت بھی ایک فائل ان کے سامنے موجود تھی کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر شیفر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے چونک کر کہا کیونکہ ڈاکٹر رابرٹ، ڈاکٹر رچرڈ کا اسسٹنٹ تھا اور چونکہ فون پر گفتگو ڈاکٹر رچرڈ کرتا رہتا تھا اس لئے اب ڈاکٹر

رابرٹ کا نام سن کر ڈاکٹر شیفر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں آپ کے علم میں انتہائی اہم بات لانا چاہتا ہوں۔ کیا میں آپ کے آفس میں حاضر ہو سکتا ہوں"۔ ڈاکٹر رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس سلسلے میں"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری کے سلسلے میں"۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آ جائیں"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں لیکن وہ رسیور رکھ کر سامنے موجود فائل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بند دروازے پر دستک ہوئی اور پھر ڈاکٹر شیفر نے سر اٹھایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ڈاکٹر رابرٹ تھا۔ ڈاکٹر رچرڈ کا اسسٹنٹ۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب"۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"فرمائیں۔ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے ایک بار پھر غور سے ڈاکٹر رابرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ڈاکٹر چرڈ میرے ہیڈ ہیں اور میں دلی طور پر ان کی بے

حد عزت کرتا ہوں لیکن لیبارٹری کا تحفظ بھی مجھ پر فرض ہے اس لئے میں یہ بتانے آیا ہوں کہ پرسوں ڈاکٹر رچرڈ اپنے ساتھ ایک اجنبی آدمی کو لے کر خصوصی راستے سے لیبارٹری میں آئے اور یہ آدمی دو گھنٹوں تک ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ ان کے آفس میں رہا اور واپس جاتے ہوئے ڈاکٹر رچرڈ اسے چرچ تک چھوڑنے گئے۔ اس وقت میں یہی سمجھا تھا کہ وہ باقاعدہ اجازت لے کر اس آدمی کو ساتھ لے آئے ہوں گے اس لئے میں خاموش رہا۔ پھر مجھے چیک کرنے کا خیال آیا تو میں نے چیکنگ کی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ وہاں ایسا کوئی اجازت نامہ موجود نہیں ہے جس کے بعد میں نے اسے آپ کے نوٹس میں لانے کا فیصلہ کیا ہے''۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر شیفر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ لیبارٹری میں تو ریڈ الرٹ ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی اندر تک داخل ہو سکے''۔ ڈاکٹر شیفر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ریڈ الرٹ سے پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر رچرڈ جس آدمی کو ساتھ لے آئے تھے اس کے واپس جانے کے بعد ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا گیا تھا''۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ریڈ الرٹ میں تو کوئی آدمی باہر سے اندر نہیں آیا۔ باقی آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بارے میں آگاہ کیا۔ اب باقی

کام میں خود کروں گا۔ آپ جا سکتے ہیں''۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''سر۔ ایک گزارش ہے کہ ڈاکٹر رچرڈ تک میرا نام نہ پہنچے۔ وہ میرے سینئر ہیں اس لئے ناراض ہو سکتے ہیں''۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے ان باتوں کا علم ہے''۔ ڈاکٹر شیفر نے جواب دیا تو ڈاکٹر رابرٹ سلام کر کے واپس مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

''ڈاکٹر رچرڈ نے ایسی حماقت کیوں کی۔ میری اجازت کے بغیر کسی اجنبی آدمی کا لیبارٹری میں داخل ہونا اور پھر واپس چلا جانا۔ یہ تو ڈسپلن کی انتہائی خلاف ورزی ہے''۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے ڈاکٹر رابرٹ کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں سر''۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر رچرڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''آپ میرے آفس میں آ جائیں۔ ابھی''۔۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اسے میز کی دراز میں رکھ کر دراز کو بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر رچرڈ اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے

مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھیں''...... ڈاکٹر شیفر نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ ریڈ الرٹ سے پہلے آپ باہر سے کسی
آدمی کو اپنے ساتھ لیبارٹری میں لائے تھے اور وہ آدمی آپ کے
ڈیڑھ دو گھنٹوں تک رہا۔ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا۔ ایسا
''...... ڈاکٹر شیفر نے سامنے بیٹھے ڈاکٹر رچرڈ کو غور سے
نے کہا۔

میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر آیا تھا تاکہ میں چیک
الرٹ کے لئے جو مشینری نصب کی گئی ہے کیا وہ
کام بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔ یہ ایک ضروری تجربہ
نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

نے تجربہ کیا۔ تفصیل بتائیں''...... ڈاکٹر شیفر
لہجے میں کہا۔

سے لیبارٹری کے اندر تک دس ایسے
آن کرنے کے بعد ریڈ الرٹ
م شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن
کوئی اجنبی جس کا ان
کوائف موجود نہ ہوں

کیونکہ یہاں موجود تمام افراد کے کوائف فیڈ شدہ موجود ہیں ان کے علاوہ کوئی اجنبی ممنوعہ ایریا میں داخل ہو گا یہ آلات فوراً ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی چیکنگ اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی اجنبی کو یہاں ممنوعہ ایریا میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے لیکن ظاہر ہے کوئی اجنبی آدمی کیوں ممنوعہ ایریا میں داخل ہو گا اس لئے ریڈ الرٹ سے پہلے میں سپلائی لینے گیا تھا اور واپسی پر اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے آیا۔ پھر اسے واپس بھیج کر میں نے تمام آلات کی چیکنگ کی اور تمام آلات نے اطمینان بخش انداز میں کام کیا۔ چنانچہ ریڈ الرٹ کی کال دے دی گئی اور اب میں مطمئن ہوں کہ تمام آلات درست طور پر کام کر رہے ہیں''۔ ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ کو مجھے تو اس سلسلے میں اطلاع یا رپورٹ دینی چاہئے تھی''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''جناب۔ چونکہ آپ نے ریڈ الرٹ کا حکم دیا تھا اور اس کی تعمیل میں نے کرنی تھی اس لئے میں نے تمام چیکنگ کی اور روٹین کے کاموں کے لئے آپ کو ڈسٹرب نہ کرنا چاہتا تھا''...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن آئندہ آپ محتاط رہیں اور کوئی بھی غیر معمولی بات ہو یا کام ہو تو مجھے باقاعدہ رپورٹ ملنی چاہئے''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"یس سر۔ میں آئندہ محتاط رہوں گا"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر شیفر نے بہرحال اس کی بیان کردہ وجوہات کو تسلیم کر لیا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اصل ہات اور تھی۔

"جس اجنبی کو آپ لے آئے تھے وہ کون تھا"۔۔۔ چند لمحوں کی اموشی کے بعد ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"پرائم روز کلب میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کرانسی یاح تھا۔ اس کا نام ڈونجے تھا۔ ہم نے اکٹھے کھانا کھایا اور شراب اور پھر میں نے اس کا انتخاب اس لئے کر لیا کہ اول تو اس کا وئی تعلق سائنس یا لیبارٹری سے نہ تھا اور دوسرا وہ کرانسی تھا اور ج صبح اس نے واپس چلے جانا تھا اور یقیناً وہ چلا گیا ہو گا۔ اس رح کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے تفصیل سے ب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ پرائم روز کلب میں ٹھہرا ہوا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے چھا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے سر۔ البتہ مجھ سے اس کی ملاقات اس ب میں ہی ہوئی تھی"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے حد محتاط رہا کریں۔ معمولی سی ہوئی تو ساری ذمہ داری آپ پر پڑے گی"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر ہا۔

"میں تو ہر طرح سے محتاط رہتا ہوں سر۔ اب مزید رہوں گا"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ اٹھے، انہوں نے سلام کیا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر چلے گئے تو ڈاکٹر شیفر نے میز کی دراز کھول کر فائل نکالی اور اسے کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر ایک لمحے کے لئے فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے سر"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہیلو"۔۔۔ دوسرے لمحے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں سر"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دیا ہے یا نہیں"۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔ ان کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے سر"۔ ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ہیکس میں موجود ہیں۔ انہوں نے ہمارے سرکاری ایجنٹوں کو بھی زخمی کر دیا ہے اس لئے آپ ریڈ الرٹ کے باوجود

بھی بے حد محتاط رہیں اور کسی بھی غیر معمولی واقعہ کی رپورٹ ہمیں ضرور کریں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اول تو کسی کو لیبارٹری کا علم نہیں ہے اور اگر علم ہو بھی سہی تو وہ کسی صورت لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''اوکے۔ اس کے باوجود بھی آپ ہر طرح سے محتاط رہیں۔ گڈ بائی''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''اب کیا ہو گیا ہے۔ نجانے یہ لوگ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں''...... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر شیفر نے ایک بار پھر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف آف فارٹون بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر شیفر چونک پڑے۔ انہیں یاد آ گیا تھا کہ فارٹون سرکاری ایجنسی ہے جس کے سپر ایجنٹوں کا حوالہ ابھی پرائم منسٹر صاحب دے رہے تھے۔ ویسے ایک تقریب میں وہ چیف سے مل بھی چکے تھے۔

''یس۔ کوئی خاص بات جو آپ نے فون کیا ہے''...... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ڈاکٹر شیفر۔ آپ نے لیبارٹری میں تو ریڈ الرٹ کر رکھا ہے۔ مجھے پرائم منسٹر صاحب نے بتایا تھا کہ انہوں نے ایسا کرنے کا حکم دے دیا ہے''...... چیف نے کہا۔

''یس سر۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے''...... ڈاکٹر شیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کے باوجود میرے سپر ایجنٹس آپ کی لیبارٹری کی بیرونی حفاظت کریں گے تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو وہ لیبارٹری میں داخل ہونے سے پہلے ہی مارے جائیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایجنٹس کو چرچ میں تعینات کر دیا جائے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ آپ ان کا موبائل فون نمبر نوٹ کر لیں۔ کسی بھی ضرورت کے وقت آپ ان سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں''...... چیف نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا جو ڈاکٹر شیفر نے سامنے موجود پیڈ پر لکھ لیا۔

''لیکن مجھے تو پرائم منسٹر صاحب نے فون پر بتایا تھا کہ آپ کے سپر ایجنٹس کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے زخمی کر دیا ہے''...... ڈاکٹر شیفر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایسا غلط فہمی میں ہوا ہے۔ ہمارے سپر ایجنٹس سیکشن ٹوئن سسٹرز پاکیشیائی ایجنٹوں کی ساتھی دو عورتوں کو زبردستی ان کی کوٹھی سے اٹھا کر اپنے ایک پوائنٹ پر لے آئیں لیکن انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ صرف ساتھی عورتیں ہیں ایجنٹس نہیں اس لئے انہوں

نے لاپرواہی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ زخمی ہو گئیں اور وہ دونوں عورتیں بھی فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ بے فکر رہیں''..... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون سے ایجنٹ آپ بھجوا رہے ہیں۔ اگر مجھے فون پر رابطہ کرنا ہی پڑا تو میں کس سے کروں گا''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز سیکشن وہاں موجود ہو گا کیونکہ وہی پاکیشیا سے اے ایم گن کا فارمولا لے آئی تھیں اور یہاں بھی وہی ان کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ جو فون نمبر میں نے آپ کو دیا ہے وہ ٹوئن سسٹرز میں سے ایک لڑکی جولین کا ہے جبکہ دوسری ٹوئن سسٹر موگی ہے۔ اس کو فون کرنا ہو تو اس کا نمبر بھی یہی ہو گا۔ صرف ایک زیرو کا شروع میں اضافہ کرنا ہو گا''..... چیف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر۔ وہ تو زخمی ہوں گی''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''وہ زخمی ضرور ہیں لیکن وہ سپر ایجنٹس ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ آپ کی بخوبی حفاظت کر سکیں گی''..... چیف نے کہا۔

''اوکے جناب''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا تو دوسری طرف سے بھی اوکے کہہ کر رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''چلو اچھا ہے۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹس باہر ہی مارے جائیں گے تو بہتر ہے''..... ڈاکٹر شیفر نے کہا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گئے۔

کار تیزی سے صنعتی علاقے میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر موگی بیٹھی ہوئی تھی۔ جولین کو دو گولیاں لگی تھیں جبکہ موگی کے جسم میں تین گولیاں اتار دی گئی تھیں اور وہ دونوں گولیاں کھا کر بے ہوش ہو گئی تھیں اور پھر انہیں ہوش ہسپتال میں آیا تھا اور بعد میں انہیں پتہ چلا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی دونوں ساتھی عورتیں سپیشل پوائنٹ سے اس لئے نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں کہ اوپر اور باہر کوئی موجود نہ تھا۔ سب نیچے آپریشن ایریا میں موجود تھے تاکہ اس کوٹھی کے بارے میں جان سکیں جہاں سے ان دونوں عورتوں کو لایا گیا تھا اور جہاں وہ خصوصی آلہ نصب کر آئی تھیں تاکہ وہاں کی جانے والی گفتگو وہ یہاں آپریشن ایریا میں سن سکیں بلکہ وہاں ہونے والی تمام عملی کارروائی کی تصاویر بھی یہاں دیکھ سکیں۔

جولین اور موگی کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دیر سے آئیں گے اس لئے انہوں نے سوچا کہ جب تک وہ آئیں تب تک وہ ان دونوں عورتوں سے معلومات حاصل کر لیں جنہوں نے اپنے نام جولیا اور صالحہ بتائے تھے۔ دونوں چونکہ راڈز میں جکڑی ہوئی تھیں اور یہ راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے اس لئے انہیں ان کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی لیکن موگی کی حماقت کی وجہ سے جولین جو ان کو ڈرانے کے لئے ان پر فائر کھول رہی تھی لیکن وہ براہ راست ان کا نشانہ نہیں لے رہی تھی لیکن موگی کے ہاتھ مارنے پر ایک بار گولیاں ان کے سروں سے اوپر دیوار سے جا ٹکرائیں جبکہ دوسری بار مشین پسٹل کا رخ نیچے ہو گیا اور گولیاں اس جگہ پر پڑیں جہاں ان راڈز کو الیکٹرک سپلائی کا آپریٹنگ یونٹ موجود تھا۔ گولیوں کی وجہ سے یہ یونٹ تباہ ہو گیا اور راڈز خود بخود کھل کر غائب ہو گئے۔ اس طرح جولیا اور صالحہ دونوں کو ان پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ پھر لڑائی کے دوران ان دونوں کے جسموں میں گولیاں اتار دی گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔

اس ٹارچنگ روم کا انچارج گرانڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ فائرنگ سے ہلاک ہو گیا تھا اور جولیا اور صالحہ شاید ان دونوں کو ہلاک شدہ سمجھ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ جولین اور موگی کو ہسپتال میں ہوش آنے کے بعد بتایا گیا کہ فائرنگ کی ہلکی سی آوازیں نیچے آپریشن ایریا میں سنائی ضرور دی تھیں لیکن کسی نے

پرواہ نہ کی اور پھر جس آلے کے ذریعے کوٹھی کو چیک کرنے کے لئے سب نیچے موجود تھے وہ آلہ اچانک تباہ کر دیا گیا تو وہ سب انہیں اطلاع دینے کے لئے اوپر پہنچے تو یہاں وہ دونوں شدید زخمی حالت میں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں جس پر انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ گولیاں ان کے دل کے اندر یا دل کے قریب نہ لگی تھیں لیکن ہسپتال پہنچنے تک کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ شدید کمزوری محسوس کر رہی تھیں۔ پھر ان کے حکم پر اس کالونی کی کوٹھی پر ان کے سیکشن نے ریڈ کیا جہاں سے وہ جونیا اور صالحہ کو اٹھا کر لے آئیں تھی لیکن کوٹھی خالی ملی۔

ٹوئن سسٹرز کے زخمی ہونے کی رپورٹ ملنے پر فارٹون کے چیف نے خود ہسپتال آ کر ان کی عیادت کی اور ساری بات سن کر اس نے انہیں کلیئر کر دیا اور نئی زندگی ملنے پر انہیں مبارک باد دی جس سے ان کے پست حوصلے بے حد بلند ہو گئے اور انہوں نے چیف سے عمران اور اس کے خلاف کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت مانگی۔ چیف نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو ڈاکٹر نے انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ وہ زیادہ تیزی سے حرکت نہیں کریں گی جس کا انہوں نے وعدہ کر لیا اور پھر چیف سے اس معاملے پر ڈسکس کے بعد یہ طے پایا گیا کہ چیف لیبارٹری کا محل وقوع سیکرٹری سائنس سے معلوم کرے گا اور پھر وہ لیبارٹری

کے اندر جانے والے راستے کے دہانے پر اپنے مورچے لگائیں گی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب بھی وہاں پہنچیں وہ انہیں ہلاک کرسکیں۔ چیف نے سیکرٹری سائنس کو سارے معاملات پر بریف کیا تو سیکرٹری سائنس نے بھی ٹوئن سسٹرز کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے وہاں پہنچنے کی اجازت دے دی اور لیبارٹری کا محل وقوع بھی بتا دیا اور انچارج ڈاکٹر شیفر کا فون نمبر بھی چیف کو دے دیا۔

چیف ڈاکٹر شیفر سے پہلے سے واقف تھا۔ اس نے ڈاکٹر شیفر کو فون کر کے اس سے ریڈ الرٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اسے یہ سن کر بے حد اطمینان ہو گیا کہ لیبارٹری میں پرائم منسٹر کے حکم کی تعمیل میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ چیف کو یقین تھا کہ ریڈ الرٹ کے بعد عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی لیبارٹری میں داخل نہ ہو سکیں گے اور وہ یقیناً ٹوئن سسٹرز کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ چنانچہ اس سارے سیٹ اپ کے بعد ٹوئن سسٹرز اب کار میں سوار لیبارٹری کی طرف جا رہی تھیں۔ ان کی کار کے پیچھے ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی جس میں ان کے سیکشن کے چار مسلح افراد موجود تھے جن کے ساتھ بڑے بڑے تھیلوں میں میزائل گنیں، طاقتور دستی بم، دور مار رائفلیں اور ایسا ہی دوسرا خطرناک اسلحہ موجود تھا۔

ہم نے تمام سیٹ اپ اس انداز میں تیار کیا ہے کہ جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری اور اس کے راستوں کا پوری طرح

علم ہو گا اور وہ لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے آئیں گے تو ہماری جھولی میں پکے ہوئے پھلوں کی طرح آ گریں گے"۔ خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں موگی۔ یہ کہیں نہ کہیں سے ضروری معلومات حاصل کر لیں گے۔ یہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے"۔ جولین نے کہا۔

"تمہاری چھٹی حس الٹا کام کرتی ہے۔ آج تک تو میں نے یہی دیکھا ہے"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک تو مشن کے دوران ایسی منحوس باتیں کرتی ہو کہ انسان کے اندر موجود سارا جذبہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری تلاش نہ کر سکنے کی وجہ سے منہ لٹکائے واپس چلے جائیں گے"..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حقائق حقائق ہوتے ہیں جولین۔ ہمیں صرف خوش فہمیوں اور اندازوں پر کام نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ٹھیک کہ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور اس کا عملی تجربہ بھی ہمیں ہو چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل احمق لوگ ہیں"..... موگی نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ خود ہی انہیں عقلمند کہہ رہی ہو اور خود ہی اس بات کی نفی کر رہی ہو اور یہ بھی کہہ رہی ہو کہ وہ لیبارٹری کو تلاش ہی نہ کر سکیں گے"..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ لیبارٹری کو تلاش کر لیں گے۔ اس حد تک تو بات درست

ہے لیکن وہ یہی راستہ اختیار کریں گے جو اس لیبارٹری کا عام راستہ ہے۔ ایسا ممکن نظر نہیں آتا''..... موگی نے جواب دیا تو جولین بے اختیار چونک پڑی۔

''تو اور کون سا راستہ ہے۔ یہی تو راستہ ہے لیبارٹری میں داخل ہونے کا''..... جولین نے کہا۔

''تم نے اور میں نے بے شمار لیبارٹریوں میں داخل ہو کر مشنز مکمل کئے ہیں اور ہر لیبارٹری میں عام راستے سے ہٹ کر دو تین خفیہ اور مخصوص راستے رکھے جاتے ہیں جن کو عام حالات میں بند رکھا جاتا ہے لیکن انہیں بہرحال استعمال کیا جا سکتا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے''..... موگی نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ لیبارٹری کا اصل نقشہ حاصل کریں گے اور اس میں تمام راستے چیک کر لیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسے راستے ہیں بھی سہی تو وہ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتے اور آخری بات یہ کہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اور جب کہیں ریڈ الرٹ کیا جاتا ہے تو ایسے تمام راستے مکمل طور پر بلاک کر دیئے جاتے ہیں''..... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''یہ سب کتابی باتیں ہیں، فضول باتیں۔ یوں نہیں ہو سکتا۔ کرنے والے سب کچھ کر سکتے ہیں''..... موگی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم لیبارٹری کے اندر جا بیٹھیں۔ آخر تم

چاہتی کیا ہو''..... جولین نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ ہم کوئی عملی کام کریں۔ کوئی ایسا کام جس سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو واقعی ہلاک کیا جا سکے''۔ موگی نے جواب دیا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ تم بس خاموشی سے بیٹھی رہو۔ خبردار اب اگر ایک لفظ بھی تم نے منہ سے نکالا۔ میں تنگ آ گئی ہوں تمہاری بک بک سن کر''..... جولین نے اس بار بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھ پر غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ غصہ اس عمران پر نکالنا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ آدمی گرتا گدھے سے ہے اور غصہ کمہار پر نکالا جاتا ہے''..... موگی بھلا کہاں خاموش ہونے والی تھی لیکن اسی لمحے جولین نے کار ایک بڑے چرچ کے گیٹ پر موڑی تو موگی اس چرچ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ ان کی کار کے پیچھے اسٹیشن ویگن بھی اندر آ گئی اور پھر جولین نے کار ایک طرف موڑ کر روک دی تو اس کے پیچھے ویگن بھی رک گئی۔ جولین اور موگی دونوں کار سے نیچے اتریں تو ویگن سے بھی چار مسلح افراد نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک پادری تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''آپ کن سے ملنے آئی ہیں''..... پادری نے کار کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''فادر جوزف سے''..... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ میں انہیں اطلاع دیتا ہوں۔ آپ توئن سسٹرز ہیں''۔

پادری نے کہا۔

''یس فادر''...... جولین نے جواب دیا تو پادری سر ہلاتا ہوا مڑا اور چرچ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا پادری پہلے والے پادری کے ساتھ چلتا ہوا کار کے قریب پہنچا۔

''فادر جوزف۔ آپ ہمیں اس راستے سے آگاہ کریں جو لیبارٹری کی طرف جاتا ہے اور ہمارے لئے صرف اتنی سہولت مہیا کر دیں کہ ہم دونوں ٹوئن سسٹرز اور ہمارے چار ماتحت یہاں اس انداز میں رہ سکیں کہ باہر سے ہم کسی کو نظر نہ آئیں اور دشمن ایجنٹ لیبارٹری میں جانے کی کوشش کریں تو نہ صرف ہماری نظروں میں رہیں بلکہ ہماری فائرنگ رینج میں بھی رہیں''...... جولین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہاں چرچ میں تو فائرنگ کی اور دوسروں کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی دی جا سکتی ہے۔ البتہ چرچ کے مغربی حصے میں ایک عمارت ہے جس میں صنعتی مزدوروں کو فنون سکھائے جاتے ہیں۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے اور ان دنوں چھٹیوں کی وجہ سے عمارت خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں آپ اپنے مورچے بنا سکتی ہیں۔ راستہ اس عمارت کے سامنے سے گزرتا ہے۔ دوسری طرف اونچی دیوار ہے اور اس راستے سے گزرے بغیر کوئی لیبارٹری میں نہیں جا سکتا۔ آپ اس عمارت میں مورچہ زن ہو سکتی ہیں''...... فادر جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اپنا کوئی آدمی ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم اپنے آپ کو درست طور پر ایڈجسٹ کر سکیں''...... جولین نے کہا۔

''یہ میرے اسسٹنٹ فادر جوائے ہیں۔ یہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور ہر طرح کی سہولت آپ کو مہیا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ درخواست بھی اعلیٰ حکام نے کی ہے کہ جب تک آپ یہاں رہیں آپ کو کھانا وغیرہ چرچ کے میس سے مہیا کیا جاتا رہے گا اور اس کے انچارج بھی فادر جوائے ہوں گے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''تھینک یو فادر''...... جولین نے خوش ہو کر کہا اور پھر فادر جوزف سے اجازت لے کر وہ فادر جوائے کے ساتھ اس عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ عمارت دو منزلہ تھی لیکن اس وقت مکمل طور پر خالی تھی۔ جولیا اور موگی نے دوسری منزل کا ایک کمرہ منتخب کر لیا جہاں سے نہ صرف پورے راستے پر نظر رکھی جا سکتی تھی بلکہ یہاں سے اس راستے سے گزرنے والوں پر فائرنگ اور میزائل بھی درست طور پر فائر کئے جا سکتے تھے۔

''رات کو اس راستے پر روشنی ہونی چاہئے''...... جولین نے کہا۔

''روشنی کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ یہ راستہ ساری رات مکمل طور پر روشن رہے گا۔ یہاں سے گزرنے والی چیونٹی بھی آپ کو صاف دکھائی دے گی''...... فادر جوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس راستے سے عام طور پر کون گزرتا ہے"...... موگی نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ صرف لیبارٹری کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں لیکن اب تو ریڈ الرٹ ہے اس لئے نہ کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی باہر آ سکتا ہے"...... فادر جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ہمارے آدمی گراؤنڈ فلور پر رہیں گے اور ہم یہاں سیکنڈ فلور پر۔ ہمارے کھانے پینے کا کیا انتظام ہو گا"...... جولین نے کہا۔

"میں آپ کے ایک آدمی کو ساتھ لے جا کر میس دکھا دیتا ہوں جو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ جب آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو آپ اس آدمی کو بھیج کر منگوا سکتی ہیں"...... فادر جوائے نے کہا۔

"چوبیس گھنٹے میس کیوں کھلا رہتا ہے"...... موگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چرچ کے میس سے قریبی ہسپتال کے مریضوں کو کھانا سپلائی کیا جاتا ہے اس لئے وہاں دن رات کام ہوتا رہتا ہے۔ پھر چرچ کے لوگ بھی اس میس سے کھانا کھاتے ہیں"...... فادر جوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وکی"...... جولین نے اپنے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"...... وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فادر جوائے کے ساتھ جاؤ اور میس دیکھ آؤ۔ پھر تم نے ہی وہاں جا کر کھانے پینے کی ڈیمانڈ کے بارے میں اطلاع دینی ہو گی"۔ جولین نے کہا۔

"یس میڈم"...... وکی نے جواب دیا اور پھر وہ فادر جوائے کے پیچھے چلتا ہوا چرچ کی طرف بڑھ گیا۔

"جولین۔ ہم کب تک یہاں اس انداز میں موجود رہیں گی۔ نجانے وہ پاکیشیائی ایجنٹ کب آئیں اور آئیں بھی سہی یا نہ آئیں"۔ موگی نے کہا۔

"ہمارا سیکشن انہیں ٹریس کرے گا جبکہ ہم یہاں مورچہ بند رہیں گی۔ کہیں نہ کہیں تو ان سے ٹکراؤ ہو ہی جائے گا"...... جولین نے جواب دیا تو موگی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر بغیر کچھ کہے منہ اس طرح بند کر لیا جیسے اس نے مزید بولنے سے اپنے آپ کو جبراً روک لیا ہو۔

عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار دارالحکومت سے صنعتی علاقے ہیکس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران اور سائیڈ سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ عقبی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا اور عقبی سیٹ خالی تھی۔ دارالحکومت سے ہیکس کا فاصلہ تقریباً چھ گھنٹوں کا تھا۔

''عمران صاحب۔ یقیناً لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ نوئن سسٹرز کا سیکشن بھی وہاں موجود ہو۔ ایسی صورت میں آپ نے کیا لائحہ عمل بنایا ہے''..... صفدر نے کہا۔

''تم بار بار کیوں پوچھ رہے ہو صفدر۔ اس نے پہلے بھی بتایا ہے جو اب بتائے گا''..... عقبی سیٹ پر موجود جولیا نے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ میں تو بتا بتا کر تھک گیا ہوں کہ لیبارٹری پر ریڈ

کرنا ہے لیکن میری کوئی سنتا ہی نہیں''..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جس میں بے بسی نمایاں تھی۔

''آپ تفصیل نہیں بتا رہے۔ میں وہ تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں''..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تفصیل تو وقوعہ کے بعد بتائی جاتی ہے اور تم وقوعہ سے پہلے ہی معلوم کرنا چاہتے ہو۔ اب تم بتاؤ کہ مجھے مستقبل کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں وقوعہ کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں کرنا چاہتا۔ یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کیا لائحہ عمل بنایا ہے''..... صفدر نے کہا۔

''لائحہ عمل تو موقع دیکھ کر ہی بنایا جا سکتا ہے''..... عمران نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا موقع''..... صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ایک جائے وقوعہ کے کئی مواقع ہو سکتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے''..... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے عرصہ گزر گیا ہے اور اب ہمیں آپ کے مزاج اور فطرت کا بخوبی اندازہ ہے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ نے لیبارٹری کے عام راستے کو اندر جانے کے لئے منتخب نہ کیا ہو گا کیونکہ وہاں ریڈ الرٹ بھی ہے اور وہاں کسی ایجنسی کے لوگ بھی ہمارے منتظر ہو سکتے ہیں۔ آپ

نے یقیناً اس ڈونجے سے لیبارٹری کے خفیہ راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور ان خفیہ راستوں میں سے کسی راستے کا آپ نے انتخاب کیا ہو گا تاکہ ریڈ الرٹ اور ایجنسیوں کی موجودگی کے باوجود آپ اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی آ جائیں۔ میں اس راستے کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں''..... صفدر نے کہا۔

''کمال ہے۔ پہلے میں کیپٹن شکیل سے خوفزدہ رہتا تھا کہ وہ میرے خیالات تک پڑھ لیتا ہے اس لئے مجھے جولیا کے بارے میں اپنے ذہن میں آنے والے خیالات کو چھپا چھپا کر رکھنا پڑتا تھا لیکن اب تم میرے مزاج اور فطرت سے بھی واقف ہو گئے ہو تو اب مجھے اپنے دل کو بھی تم سے چھپانا پڑے گا کہ تمہیں معلوم نہ ہو سکے کہ میرے دل میں کس کی تصویر موجود ہے''..... عمران نے کہا۔

''بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے''..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا غصہ واضح طور پر مصنوعی دکھائی دے رہا تھا۔

''پہلے تو کہا جاتا تھا کہ لڑکیاں ایسے معاملات کو باقاعدہ اپنے دلوں میں چھپا کر رکھتی ہیں لیکن اب مرد بھی یہی کام کرنے لگ گئے ہیں''..... صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ بات مت ٹالیں لائحہ عمل بتائیں تاکہ ہم ذہنی طور پر اس کے لئے پہلے سے تیار ہو جائیں''..... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا کہتے ہیں کہ جن چھوڑے، بھوت چھوڑے لیکن صفدر نہ

چھوڑے۔ تم واقعی کسی بھوت کی طرح پیچھے پڑ جاتے ہو۔ اچھا تو سنو قصہ چوتھے درویش کا''..... عمران کہا۔

''آپ تو اکلوتے ہیں عمران صاحب۔ آپ چوتھے کیسے ہو گئے''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پلیز مس صالحہ۔ بڑی مشکل سے عمران صاحب کو آمادہ کیا ہے۔ آپ پلیز کوئی کمنٹ نہ کریں''..... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ اب صفدر چونکہ صالحہ کی منتوں پر اتر آیا ہے تو اب بتا ہی دینا چاہئے۔ تو سنو۔ میں نے واقعی ڈونجے سے معلومات حاصل کی تھیں۔ ڈونجے چونکہ کرانس کا ایجنٹ ہے اس لئے اس کے اپنے اندر اس لیبارٹری کے بارے میں تجسس موجود تھا۔ اس نے ڈاکٹر رچرڈ سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیں کیونکہ ڈاکٹر رچرڈ لیبارٹری بنتے ہی اس کے پہلے سٹاف میں شامل تھا اور اب تک وہاں موجود ہے۔ البتہ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اسے بس یہی معلوم ہے کہ لیبارٹری کا نقشہ بنانے والے انجینئر رابرٹ سمتھ نے اس میں ایک خفیہ راستہ بنایا تھا لیکن بعد میں اسے کینسل کر دیا گیا تھا اور انجینئر رابرٹ سمتھ بیکس کے مین چرچ کے چیف پادری جوزف سمتھ کا بڑا بھائی تھا۔ اس نے بھی فادر جوزف کی طرح شادی نہ کی تھی اور اپنے بھائی فادر جوزف کے پاس چرچ میں ہی رہتا تھا۔ یہ معلوم ہونے کے بعد میں نے فون پر فادر جوزف سے

رابطہ کیا اور انہیں ان کے بھائی انجینئر رابرٹ سمتھ کے شاگرد کے طور پر متعارف کرایا اور ان سے پوچھا کہ انجینئر رابرٹ سمتھ کے بنائے نقشوں کی کاپیاں ان کے پاس موجود ہیں یا نہیں تو گو انہوں نے انکار کر دیا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ دانستہ غلط بات کر رہے ہیں۔ نقشے ان کے پاس موجود ہیں۔ اس لیبارٹری کا راستہ بھی لمبا چوڑا چکر کاٹنے کے بعد اس چرچ میں سے ہی گزرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ فادر جوزف کو اگر کور کر لیا جائے تو وہ نقشہ مل جائے گا اور اس نقشے میں کسی خفیہ راستے کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم خاموشی سے لیبارٹری کے اندر پہنچ کر اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی آ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ پلیز بات چھپائیں نہیں بتا دیں کیونکہ آپ سب کو ساتھ لے کر مشن پر جا رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ اس خفیہ راستے کا سراغ پہلے ہی لگا چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ چرچ کوئی ہوٹل تو نہیں ہو گا کہ ہم وہاں جا کر ٹھہریں گے اور فادر جوزف سے معلومات حاصل کریں گے پھر وہ پادری ہیں انتہائی معزز اور مذہبی آدمی۔ ان پر عام آدمی کی طرح تشدد بھی تو نہیں ہو سکتا''...... صفدر نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''وہ جن بھوت والی بات واقعی درست ہے۔ بہرحال اب بتائے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ڈونجے نے ہی مجھے بتایا تھا کہ اسے ڈاکٹر رچرڈ نے بتایا تھا کہ فادر جوزف ایک مخصوص شراب کا عادی

ہے اور یہ شراب خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے اور ڈاکٹر رچرڈ نے فادر جوزف کے لئے پرائم روز کلب کی میڈم روز میری سے کہہ کر اسے تیار کرایا تھا اور اب فادر جوزف ہر ماہ خود کلب جا کر یہ شراب تیار کرا کر واپس چرچ لے آتا ہے۔ جب فادر جوزف نے مجھے نقشوں کی موجودگی سے انکار کیا تو میں نے روز میری سے فون پر بات کی۔ اس نے فادر جوزف سے بات کر کے مجھے بتایا کہ میں جا کر روز میری کا ریفرنس دوں گا تو فادر جوزف مجھے وہ نقشہ کی کاپی دے دے گا اور بس۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تو میں نے اس کی بات مان لی۔ اب ہم براہ راست چرچ نہیں جائیں گے بلکہ چرچ کے عقبی طرف ایک کلب ہے جس کا نام پاور کلب ہے اس کے جنرل مینجر اور مالک کا نام مائیکل ہے۔ ہم مائیکل سے ملیں گے تو وہ فادر جوزف کے ساتھ ہماری ملاقات کلب میں کرا دے گا اور وہ نقشہ ساتھ لے آئے گا۔ ہم نقشہ چیک کر کے اسے واپس کر دیں گے اور پھر اس نقشے کے مطابق کوئی لائحہ عمل بنایا جائے گا''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ بیکس پہنچ گئے۔ چونکہ بیکس کا نقشہ بھی عمران روانگی سے پہلے بغور دیکھ چکا تھا اس لئے اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی اور وہ پاور کلب پہنچ گیا۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی اور اس کا رقبہ بھی خاصا وسیع تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑ کر عمران اسے سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں لے گیا اور پھر

کار رکتے ہی صفدر، جولیا اور صالحہ تینوں نیچے اتر آئے۔ عمران کی کار کے پیچھے تنویر کی کار بھی پارکنگ میں پہنچ گئی۔ کاریں لاک کر کے اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ سب مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

کلب کا ماحول عمران کی توقع کے خلاف خاصا صاف ستھرا تھا۔ وہاں آنے جانے والے اور موجود افراد بھی درمیانے طبقے کے لیکن صاف ستھرے افراد تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوسری منزل پر موجود پاور کلب کے جنرل مینجر اور مالک مائیکل کے آفس میں موجود تھے۔ کاؤنٹر فون سے پرائم روز کلب کا حوالے دے کر جب مائیکل سے بات کی گئی تو اس نے فوراً انہیں اپنے آفس میں کال کر لیا۔ عمران سمیت اس کے سب ساتھی یورپی میک اپ میں تھے اس لئے جولیا اور صالحہ بھی یورپی میک اپ میں تھیں لیکن اس کے باوجود جولیا اور صالحہ نے مائیکل سے مصافحہ کرنے کی بجائے اس وقت کرسیوں پر بیٹھ گئیں جب عمران، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل، مائیکل سے مصافحہ کر رہے تھے۔ اس طرح وہ مائیکل سے مصافحہ کرنے سے بچ گئی تھیں۔

''آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب''...... مائیکل نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مشروبات منگوا لیں کیونکہ ڈاکٹرز نے ہمیں شراب پینے سے منع کر رکھا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مائیکل

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے اور پھر کسی کو چھ مشروب لانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے اپنا نام ڈیوک بتایا ہے نا''...... رسیور رکھ کر مائیکل نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ویسے میرا پورا نام ڈیوک مائیکل ہے لیکن اب آپ بھی مائیکل ہیں اس لئے آپ مجھے صرف ڈیوک کہہ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ یورپ میں آخری نام سے پکارے جانے کا رواج تھا۔

''مسٹر ڈیوک۔ فادر جوزف سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ نقشہ دکھانے سے انکاری ہیں اور میں انہیں مجبور نہیں کر سکتا''...... مائیکل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ اور اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بلف کر رہا ہے۔

''آپ کو کتنی رقم دی جائے تاکہ آپ اسے مجبور کر سکیں''۔ عمران نے صاف لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب آپ نے درست کاروباری بات کی ہے۔ اگر میرے مجبور کرنے کے بعد وہ میرے کلب سے ہٹ گیا تو مجھے کم از کم ایک لاکھ ڈالرز کا نقصان ہوگا۔ اس لئے اگر آپ ایک لاکھ ڈالرز دے دیں تو میں اسے مجبور کر سکتا ہوں''...... مائیکل نے بھی اس بار صاف بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سودا کھرا ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اپنے سامنے رکھ لی۔

''سوری۔ میں چیک نہیں لیا کرتا''...... مائیکل نے چیک بک دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ گارینٹڈ چیکس ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے''...... مائیکل نے جواب دیا تو عمران نے چیک لکھ کر اسے بک سے علیحدہ کیا اور پھر چیک مائیکل کی طرف بڑھا دیا۔ مائیکل چند لمحوں تک غور سے اسے دیکھتا رہا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور چیک تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

''آپ میں سے کون ان سے ملاقات کرے گا''...... مائیکل نے کہا۔

''میں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں بات کرتا ہوں۔ آپ انہیں بتائیں گے کہ آپ کو کون سا نقشہ دیکھنا ہے''...... مائیکل نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی شاید لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

''یس''...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''فادر جوزف۔ میں پاور کلب سے مائیکل بول رہا ہوں''۔ مائیکل نے کہا۔

''یس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پارٹی سے بات ہو گئی ہے جنہوں نے صرف نقشہ دیکھنا ہے اور بس۔ نقشے کو ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور پارٹی کا بھی''...... مائیکل نے کہا۔

''کون سا نقشہ چاہئے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فادر جوزف کی آواز سنائی دی۔

''یہ پارٹی سے بات کریں''...... مائیکل نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ڈیوک بول رہا ہوں''...... عمران نے خالصتاً یورپی لہجے میں کہا۔

''آپ کو میرے بڑے بھائی کے بنائے ہوئے نقشوں میں سے کون سا نقشہ چاہئے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اس لیبارٹری کا نقشہ جو آپ کے چرچ کے قریب ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہم یورپی ہیں فادر۔ ہمارا کسی پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کہ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں حکومت کے ایجنٹس بھی موجود ہیں۔ ان سب کا کہنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حملے کا خدشہ ہے اور آپ نے بھی اس لیبارٹری کا نقشہ طلب کیا ہے''۔۔۔ فادر جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ مسٹر مائیکل سے پوچھ لیں۔ انہوں نے باقاعدہ ہماری ضمانت لینے کے بعد کہ ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے ہم سے بات کی ہے۔ ہم تو یہ نقشہ اس لئے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے بھائی رابرٹ سمتھ نے خود ہی اس نقشے کے بارے میں ایک آرٹیکل ورلڈ ڈائجسٹ میں لکھا تھا جس میں اس نقشے پر تفصیلی بحث کی گئی تھی اور ان کے اس آرٹیکل کی وجہ سے اس نقشے کو عالمی شہرت ملی ہے۔ ہمارا تعلق کاسا نیشنل یونیورسٹی سے ہے اور ہم ایسے نقشوں پر ریسرچ کر رہے ہیں''۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ صرف نقشہ دیکھ کر کیا کریں گے۔ میں اسے آپ کو دے تو نہیں سکتا۔ یہ میرے پاس میرے بھائی کی امانت ہے''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''ہم صرف اس کو دیکھنا چاہتے ہیں اور بس تاکہ ہم اپنے ریسرچ پیپرز میں یہ لکھ سکیں کہ ہم نے اس بہترین نقشے کو ایک نظر دیکھا ہے''۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ یہاں چرچ آ جائیں۔ میں آپ کو نقشہ دکھا دوں گا۔ میں دو روز تک ایک مذہبی معاملے میں بے حد مصروف ہوں اس لئے کلب نہیں آ سکتا''۔۔۔ فادر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں کہاں آنا ہو گا''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''آپ چرچ کے مین گیٹ پر آ جائیں۔ میرا آدمی وہاں موجود ہو گا۔ اس کا نام کیرل ہے۔ وہ آپ کو میرے خصوصی کمرے تک پہنچا دے گا۔ آپ نے اسے اپنا نام، پاور کلب اور مائیکل کے نام بتانے ہیں''۔۔۔ فادر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم دس منٹ میں پہنچ رہے ہیں''۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور واپس مائیکل کو دے دیا۔

''فادر۔ آپ اطمینان سے انہیں نقشہ دکھا دیں۔ یہ لوگ وہ نہیں ہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں اعلیٰ سطح سے معلومات حاصل کر لی ہیں''۔۔۔ مائیکل نے کہا۔ ظاہر ہے وہ ایک لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک وصول کر چکا تھا۔

''او کے۔ بھجوا دیں انہیں''۔۔۔ فادر جوزف نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا تو مائیکل نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''بے حد شکریہ مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر رہیں۔ میڈم روز میری غلط لوگوں کی سفارش نہیں کر سکتیں''۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں نے فادر جوزف کو بھی آپ کی گارنٹی دے دی ہے"..... مائیکل نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی مائیکل سے مصافحہ کرنے میں مصروف ہو گئے تو جولیا اور صالحہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں تاکہ انہیں مصافحہ نہ کرنا پڑے۔ وہ یورپی میک اپ میں تھیں اور یورپ میں مرد عورت کے مصافحہ کرنے کو کوئی برا نہ سمجھتا تھا لیکن جولیا اور صالحہ دونوں کے لئے یہ ناقابل برداشت تھا چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم نے ساتھ چلنا ہے"..... کلب سے باہر آ کر صفدر نے عمران سے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے نقشہ دیکھ کر وہیں لائحہ عمل بنانا ہے اور پھر کام شروع کر دینا ہے۔ تم نے سنا نہیں کہ لیبارٹری میں نہ صرف ریڈ الرٹ ہے بلکہ سرکاری ایجنٹس بھی وہاں پہنچ چکے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن فادر جوزف کو اس بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ وہ تو پادری ہے۔ اس کا لیبارٹری سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ گڈ۔ تم نے بہت گہری بات سوچی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فادر جوزف کا براہ راست کوئی نہ کوئی تعلق ہے لیبارٹری کے ساتھ اور یہ تعلق ہمیں معلوم کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ پادری ہے۔ ایک مذہبی شخصیت۔ تم اسے چیک کیسے کرو گے"..... جولیا نے کہا۔

"اس کے سینکڑوں طریقے ہو سکتے ہیں۔ بے فکر رہو۔ میرے دل میں ہر مذہب کی مذہبی شخصیات کا احترام موجود ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ پیدل چلتے ہوئے چرچ کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ چرچ کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"کیا آپ کا نام کیرل ہے"..... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

"یس سر۔ آپ"..... اس نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈیوک ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں پاور کلب کے مالک مائیکل نے بھیجا ہے اور ہم نے فادر جوزف سے ملنا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"..... کیرل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر چرچ کی اندرونی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ چرچ خاصا قدیم اور بڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک بوڑھا آدمی موجود تھا جس نے باقاعدہ پادریوں کا لباس پہنا ہوا تھا۔ کیرل انہیں تہہ خانے تک چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

''میرا خیال تھا کہ صرف مسٹر ڈیوک آئیں گے''..... فادر جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میرے ساتھی ہیں فادر اور یہ صرف آپ کی زیارت کرنے آ گئے ہیں۔ مائیکل نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے''..... عمران نے کہا تو فادر جوزف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''مسٹر مائیکل کا شکریہ۔ تشریف رکھیں آپ سب''..... فادر جوزف نے کہا اور پھر مڑ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک باکس اٹھا کر اس نے ایک میز پر رکھا اور پھر باکس کھول کر اس نے اس میں موجود تہہ شدہ نقشے نکال نکال کر میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک تہہ شدہ نقشے کو اس نے باقاعدہ باقی نقشوں سے علیحدہ رکھ دیا اور پہلے سے باہر موجود نقشوں کو واپس باکس میں رکھ کر انہوں نے باکس بند کر کے اسے الماری میں رکھ دیا۔

''یہ ہے لیبارٹری کا نقشہ۔ اور ہاں۔ چرچ میں ہم شراب استعمال نہیں کرتے اس لئے سوری۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکوں گا''..... فادر جوزف نے کہا۔

''شکریہ۔ شراب ہم ویسے بھی کم پیتے ہیں''..... عمران نے جواب دیا اور فادر جوزف کے ہاتھ سے نقشہ لے کر اس نے اسے کھول کر میز پر بچھا دیا اور پھر اس پر جھک گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو کیا آپ کے بھائی نے آپ کے لئے یہ خصوصی خفیہ راستہ بنایا تھا''..... اچانک عمران نے سر اٹھا کر فادر جوزف سے کہا۔

''میرے لئے۔ کیا مطلب''..... فادر جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''یہ دیکھیں۔ نقشے میں ایک خفیہ راستہ ہے اور یہ دیکھیں۔ نقشے میں یہاں چرچ دکھایا گیا ہے۔ چرچ کی مخصوص نشانی ہی موجود ہے اور یہ خفیہ راستے کی مخصوص نشانی ہے اور یہ خفیہ راستہ ٹھیک چرچ کے اس تہہ خانے میں آ کر نکلتا ہے۔ یہ تہہ خانے کی مخصوص نشانی دیکھیے''..... عمران نے کہا۔

''آپ۔ آپ نے کیسے یہ معلوم کر لیا۔ حیرت ہے''..... فادر جوزف کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

''میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم کاسا نیشنل یونیورسٹی میں لیبارٹریوں پر ریسرچ کر رہے ہیں اس لئے ایسے نشانات کے بارے میں ہمیں بخوبی معلوم ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ واقعی ایک خفیہ راستہ بڑے بھائی نے ایسا بنا رکھا تھا کہ جو لیبارٹری سے اس تہہ خانے میں کھلتا تھا لیکن پھر اسے مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا اور آج تک مکمل طور پر بلاکڈ ہے''۔ فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ ہونا بھی چاہئے۔ ایسے راستے صرف ایمرجنسی سے

نمٹنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بھائی کے ساتھ اس راستے سے لیبارٹری گئے ہیں''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ جب لیبارٹری تعمیر ہو رہی تھی تو میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آیا گیا ہوں''..... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس راستے کے بارے میں بتائیں گے کہ وہ کتنا طویل ہے اور لیبارٹری میں کہاں جا نکلتا ہے اور وہاں اس کے بارے میں کیا انتظامات ہیں''..... عمران نے کہا۔

''آپ اس راستے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں۔ آپ نے نقشہ دیکھنا تھا دیکھ لیا اور بس''..... فادر جوزف نے اس بار قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

''آپ ناراض نہ ہوں۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ ہم ایسے راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ میں اپنی ریسرچ میں خصوصی طور پر آپ کے تعاون کا ذکر کروں گا''..... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اب میں آپ کو مزید وقت نہیں دے سکتا۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں ورنہ مجھے حکم ہے کہ کسی بھی مشکوک صورت حال میں فوری طور پر اعلیٰ حکام سے رابطہ کروں''..... فادر جوزف نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''او کے۔ آپ یہ نقشہ لے لیں اور ہمیں اجازت دیں۔ ہم آپ کی ناراضگی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ البتہ آپ صرف اتنی مہربانی کر دیں کہ ہمیں صرف اشارہ کر کے وہ جگہ بتا

دیں جہاں سے پہلے یہ راستہ کھلتا تھا''..... عمران نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس فادر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''وہ سامنے دیوار دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیوار ہٹ جاتی تھی اور راستہ کھل جاتا تھا لیکن اب یہ دیوار مکمل طور پر بلاکڈ کر دی گئی ہے''۔ فادر جوزف نے نقشہ لیتے ہوئے ایک دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ تھینک یو فادر''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ فادر جوزف نے بڑے رسمی انداز میں مصافحہ کیا اور پھر جیسے ہی فادر جوزف نے ہاتھ پیچھے کیا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور فادر جوزف چیختے ہوئے اچھل کر سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر گرے۔ انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پلٹ کر نیچے بچھے ہوئے قالین پر گرے اور پھر ساکت ہو گئے۔

''سوری فادر۔ کم سے کم یہی ہو سکتا تھا۔ آپ نے اعلیٰ حکام کو فون کرنے کا اشارہ کر کے اپنے خلاف خود ہی کارروائی کرنے پر ہمیں مجبور کیا ہے''..... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جھک کر فادر جوزف کو قالین سے اٹھا کر اوپر صوفے پر لٹا دیا اور پھر اس دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے بارے میں فادر جوزف نے انہیں بتایا تھا۔

''عمران صاحب۔ کسی بھی وقت کوئی یہاں آ سکتا ہے اس لئے

ہمیں حفاظتی تدابیر کر لینی چاہئیں''..... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ چرچ ہے۔ مقدس عبادت گاہ۔ اس کا احترام کرنا ہے۔ کوئی فائرنگ نہیں ہوگی۔ فادر جوزف کو بھی مجبوراً بیہوش کرنا پڑا ہے''..... عمران نے کہا اور پھر اس دیوار کی جڑ کے قریب پہنچ کر وہ چند لمحوں تک غور سے دیوار کی جڑ کو جو زمین کے ساتھ مل رہی تھی دیکھتا رہا۔ پھر وہ دیوار کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا اور کافی دیر تک غور سے دیوار اور فرش کے ملاپ والی جگہ کو دیکھتا رہا اور پھر اچانک اس کے تنے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول کر اس نے سوائے ایک گولی کے باقی سب گولیاں باہر نکالیں اور پھر اس نے جھک کر یہ گولیاں دیوار اور فرش کے ملاپ سے بننے والی دراز میں دبانا شروع کر دیں۔ گولیاں درز میں نہ جا رہی تھیں لیکن عمران نے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر انہیں درز میں ڈال ہی دیا۔ پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ ان گولیوں کی طرف کر کے میگزین کو اس انداز میں سیٹ کر دیا کہ میگزین میں موجود واحد گولی ٹریگر کے سامنے آ جائے۔ چنانچہ ٹریگر دبتے ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور گولی ٹھیک اس درز پر پڑی اور دوسرے لمحے ایک خاصا تیز دھماکہ ہوا اور وہاں گہرے سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا لیکن چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور اب وہاں ایک طویل

سرنگ کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔

''یہ کیسے ہو گیا''..... عمران کے ساتھیوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بعد میں بات ہوگی۔ ابھی آؤ۔ یہ دھماکے سن کر لوگ یہاں آ بھی سکتے ہیں''..... عمران نے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں نے تو دروازہ اندر سے لاک کر دیا ہے۔ پھر کوئی اندر کیسے آئے گا''..... صفدر نے کہا۔

''دروازہ توڑا بھی جا سکتا ہے۔ آؤ۔ دیر مت کرو''..... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی تیزی سے فرش کو کراس کر کے اس دہانے میں داخل ہو گئے تو عمران نے آگے بڑھ کر فرش پر ایک مخصوص جگہ پر زور سے تین بار پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اب وہاں کوئی راستہ نہ تھا۔

''یہ کیسے آپ نے کر لیا عمران صاحب''..... تقریباً سب نے ہی یک زبان ہو کر کہا۔

''سائنس ایک جادو ہے اور میں نے اس جادو میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ فی الحال اتنا کافی ہے۔ جلدی کرو۔ ہم نے مشن مکمل کر کے واپس بھی جانا ہے''..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھیوں کو شاید پہلی بار احساس ہوا کہ وہ اس وقت انتہائی نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں اس لئے ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ڈاکٹر شیفر اپنے آفس میں بیٹھے ایک اہم فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر شیفر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر شیفر بول رہا ہوں"..... ڈاکٹر شیفر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رچرڈ بول رہا ہوں سر۔ میرے سیکشن پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا ہے۔ میں اس وقت علیحدہ بنے ہوئے واش روم میں تھا اس لئے میں بچ گیا۔ یہ لوگ جن کی تعداد چار یا چھ ہے مشین پسٹلز سے مسلح ہیں اور بے دریغ فائرنگ کر رہے ہیں۔ یہ اب تک یہاں پوری لیبارٹری میں پھیل گئے ہوں گے آپ فوراً اپنا آفس بلاک کر دیں سر"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا

گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہاں تو ریڈ الرٹ تھا۔ پھر۔ پھر یہ کون لوگ ہیں اور کیسے اندر آ گئے"..... ڈاکٹر شیفر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہی تو معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ فوراً اپنی حفاظت کر لیں۔ اوہ۔ اوہ"..... ڈاکٹر رچرڈ نے یکلخت بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس کی چیخ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر ایک جھٹکے سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا آفس کے بیرونی دروازے کی طرف گیا۔ اس نے دروازے کو نہ صرف اندر سے لاک کیا بلکہ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن کو پریس کیا تو سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر نے دروازے کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا۔ ڈاکٹر شیفر تیزی سے واپس آیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک جھٹکے سے میز کی دراز کھولی اور دراز کے آخری حصے میں موجود ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور دراز بند کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے کے ایک کونے میں گیا۔ اس نے آلے پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو کمرے کا فرش کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔

ڈاکٹر شیفر تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ پھر جیسے ہی وہ آخری سیڑھی پر پہنچے تو انہوں نے آلے کا رخ اوپر کی طرف کر کے ایک اور بٹن دبایا تو کڑ کڑ کی آواز کے ساتھ ہی چھت بند ہو گئی۔ یہ

ایک خاصا بڑا تہہ خانہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ مشینری نصب تھی۔ اس کے علاوہ وہاں دو بڑی الماریاں، چار کرسیاں اور ایک بیڈ موجود تھا۔ چھوٹا ریفریجریٹر بھی تھا۔ ڈاکٹر شیفر نے ایک سائیڈ پر موجود میز پر ریموٹ کنٹرول نما آلہ رکھا اور پھر ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کو آن کیا تو اس کی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا اور یہ منظر دیکھتے ہی ڈاکٹر شیفر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں ہر طرف لاشیں پڑی نظر آ رہی تھیں لیکن حملہ آوروں میں سے کوئی موجود نہ تھا۔ ڈاکٹر شیفر نے مشین کے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر مناظر تیزی سے بدلنے لگے۔ ڈاکٹر شیفر کی نظریں سکرین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور پھر ایک منظر دیکھ کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس منظر میں لیبارٹری کے بڑے ہال میں جہاں انتہائی قیمتی مشینری موجود تھی چار سائنس دانوں کی لاشیں پڑی واضح طور پر دکھائی دے رہی تھیں جبکہ ایک عورت اور ایک مرد ہاتھ میں مشین پسٹلز اٹھائے اس طرح ٹہل رہے تھے جیسے اپنی رہائش گاہ کے لان میں ٹہل رہے ہوں۔ مرد اور عورت دونوں یورپی تھے۔

''یہ کون لوگ ہیں یہ تو یورپی ہیں اور ریڈ الرٹ کے باوجود یہ اندر کیسے آ گئے''..... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مشین آف کر کے وہ دوسری مشین کی طرف لپکے۔ انہوں نے اسے آن کیا لیکن یہ مشین آن نہ ہوئی تو ڈاکٹر شیفر نے تیسری مشین آن کرنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید کوشش کے تیسری مشین بھی آن نہ ہوئی تو ڈاکٹر شیفر کے چہرے کے عضلات بے اختیار پھڑکنے لگے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ ان دونوں مشینوں کا تعلق لیبارٹری میں موجود مخصوص مشینری سے تھا اور یقیناً وہ مشینری تباہ کر دی گئی ہو گی اس لئے یہ دونوں مشینیں آن نہ ہو رہی تھیں۔

''اب میں کیا کروں''..... ڈاکٹر شیفر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح چونک پڑے جیسے اچانک ان کے ذہن میں کوئی خیال آیا ہو۔ وہ تیزی سے مڑے اور ایک الماری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک ٹرانسمیٹر اٹھا کر الماری بند کی اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور تیزی سے ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر شیفر کالنگ فرام لیبارٹری۔ اوور''..... ڈاکٹر شیفر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کمانڈر نیلسن اٹنڈنگ یو فرام سڈوم ایئر بیس۔ اوور''۔ تھوڑی دیر بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کمانڈر نیلسن۔ لیبارٹری پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا ہے اور انہوں نے یہاں کی مشینری کو توڑ پھوڑ دیا ہے اور سائنس دانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ میں ایک تہہ خانے میں محصور ہو چکا ہوں۔

آپ فوراً بڑا ہیلی کاپٹر یہاں بھیجیں جس میں فوجی موجود ہوں اور وہ ان لوگوں کو ہلاک کر کے مجھے یہاں سے نکال کر لے جائیں۔ مجھ سے اسی فریکونسی پر بات ہو سکتی ہے۔ اوور'' ۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''او۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے یہ لیبارٹری اور فورس کہاں پہنچے۔ پلیز تفصیل بتائیں۔ اوور'' ۔۔۔ دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا۔

''دیکس کے صنعتی علاقے میں مرکزی چرچ کے قریب ہے اور یہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے۔ آپ کے آدمی یہاں پہنچ کر مجھ سے رابطہ کریں گے تو میں انہیں گائیڈ کر دوں گا۔ اوور'' ۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

''اوکے۔ سیکنڈ کمانڈر ہاک کو چار کمانڈوز کے ساتھ بھجوا رہا ہوں۔ وہ آپ سے رابطہ کرے گا۔ اوور اینڈ آل'' ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ فون سیٹ اوپر ان کے آفس میں تھا اور یہاں نہ تھا لیکن اب وہ اپنے آفس میں جانا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے ٹرانسمیٹر استعمال کیا تھا۔ ایئر بیس سے رابطہ کی فریکونسی پہلے سے انہیں معلوم تھی کہ کسی بھی انتہائی مجبوری کے عالم میں ایئر بیس سے امداد حاصل کی جا سکتی تھی اور انہیں بھی پابند کیا گیا تھا کہ وہ

لیبارٹری کی امداد کے لئے فوری حرکت میں آ جائیں اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ جلد از جلد یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس تہہ خانے سے ایک خفیہ راستہ چرچ کے عقب میں جا نکلتا تھا۔ یہ سپیشل وے تھا جس کا علم صرف ڈاکٹر شیفر کو ہی تھا تاکہ ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں وہ اس راستے کو استعمال کر سکیں اور ان کے خیال کے مطابق وہ وقت آ گیا تھا جب وہ اس راستے کو استعمال کر سکیں۔ وہ بیٹھے یہی سب کچھ سوچ رہے تھے کہ انہیں چھت کی طرف سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں ایک خیال آیا تو ان کا دل چاہا کہ وہ بے اختیار اپنا سر پیٹ لیں کیونکہ جو فائل وہ آفس میں بیٹھے پڑھ رہے تھے یہ وہی فائل تھی جسے پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ کام کر رہے تھے لیکن دوسرے لمحے انہیں یہ سوچ کر قدرے تسلی ہو گئی کہ یہ حملہ آور پاکیشیا کے نہیں ہیں بلکہ یورپی نژاد لوگ ہیں لیکن پھر انہیں یہ خیال آیا کہ ان لوگوں نے کیوں یہاں حملہ کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو انہوں نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور اس کو آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ اسسٹنٹ کمانڈر ہاک کالنگ۔ اوور'' ۔۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے تیز آواز سنائی دی۔ پس منظر میں کافی شور تھا۔

"یس۔ ڈاکٹر شیفر اسٹینڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ ہم بیکس کی فضا میں موجود ہیں۔ آپ کہاں ہیں اور ہم کہاں اتریں تاکہ آپ کی مدد کر سکیں۔ اوور"۔۔۔ اسسٹنٹ کمانڈر ہاک نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چرچ کے عقب میں سڑک کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا میدان ہے جس میں درختوں کا ایک جھنڈ موجود ہے۔ کیا آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"یس سر۔ ہم نے چیک کر لیا ہے اسے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیں۔ آپ کے ساتھ کتنے کمانڈوز ہیں۔ اوور"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"چار۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خفیہ راستے سے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ مجھے وہاں تک پہنچنے میں دس بارہ منٹ لگیں گے۔ پھر میں آپ کو ساتھ لے کر واپس لیبارٹری آؤں گا تاکہ آپ یہاں موجود حملہ آوروں کا خاتمہ کر دیں۔ ویسے آپ کو راستہ نہیں ملے گا۔ اوور"۔۔۔ ڈاکٹر شیفر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی کریں۔ حملہ آور فرار نہ ہو جائیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ اسسٹنٹ کمانڈر ہاک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر شیفر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب

میں ڈالا اور پھر ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھا کر وہ تہہ خانے کی عقبی دیوار کے قریب پہنچ کر رکا اور اس نے آلے کا رخ اس دیوار کی طرف کر کے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف زیر زمین جاتی ہوئی ایک چھوٹی سی سرنگ نظر آ رہی تھی جس میں ایک آدمی چل سکتا تھا۔ ڈاکٹر شیفر تیزی سے آگے بڑھا اور اندر جا کر اس نے رخ موڑ کر ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول نما آلے کا رخ اندر کی طرف کر کے اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کیے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار پہلے کی طرح برابر ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی سرنگ میں گھپ اندھیرا سا چھا گیا تو ڈاکٹر شیفر نے اس ریموٹ کنٹرول نما آلے کے عقبی حصے میں موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو اس آلے کے سامنے کے رخ سے ٹارچ کی روشنی کی لکیری روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرنگ میں چھایا ہوا اندھیرا کافی حد تک روشنی میں تبدیل ہو گیا اور ڈاکٹر شیفر دوڑنے کے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا پھر اسے عقب میں دھماکے کی آواز سنائی دی تو اس کی رفتار اور تیز ہو گئی۔

ٹوئن سسٹرز چرچ کے ساتھ بنی ہوئی عمارت کی دوسری منزل پر موجود تھیں۔ بڑی سی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور نیچے کا وہ راستہ جہاں سے لازماً گزر کر لیبارٹری میں داخل ہوا جا سکتا تھا انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا جبکہ وہ خود کھڑکی کی سائیڈ میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر جولین اور دوسری سائیڈ پر موگی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ان کے ساتھی گراؤنڈ فلور میں موجود تھے۔

"یہ عجیب کام ہمارے ذمے لگا دیا گیا ہے۔ بیٹھے الوؤں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راستے کو دیکھتے رہو"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نہ دیکھو۔ میں اکیلی دیکھ سکتی ہوں۔ تم سو جاؤ ننھی بچیوں کی طرح"...... جولین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو سو ہی جاؤں گی لیکن مجھے تمہاری فکر ہے۔ اگر پاکیشیائی

ایجنٹ آ گئے تو تم خاصی زخمی ہو اس لئے تم اکیلی کچھ نہ کر سکو گی اس لئے انسانی ہمدردی کی وجہ سے مجبوراً جاگ رہی ہوں"۔ موگی نے کہا۔

"مجھے انسان سمجھنے کا بے حد شکریہ"...... جولین نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں واقعی میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ ویسے تو تم نہ انسان ہو اور نہ ہی اس قابل ہو کہ تم سے ہمدردی کی جائے"۔ موگی بھلا کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

"بس۔ بس۔ زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خاموش رہو۔ ہم اس وقت حالت جنگ میں ہیں"...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

"حالت جنگ میں۔ وہ کیسے۔ سامنے خالی راستہ ہے۔ کوئی مقابل تو ہے نہیں اور ہم حالت جنگ میں ہیں۔ کمال ہے"۔ موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا انہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے تیزی سے جیکٹ کی جیب سے فون نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ڈربی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ جولین بول رہی ہوں۔ کیوں کال کی ہے"...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ میں واش روم کے لئے چرچ کی طرف گیا تھا۔ میں نے وہاں چار مردوں اور دو عورتوں کو ایک پادری کے ساتھ چرچ کے سنٹرل ایریا کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ میں واش روم چلا گیا۔ اب میں واپس آیا ہوں تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں کیونکہ ان کی تعداد مشکوک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کتنی دیر پہلے کی بات ہے''...... جولین نے کہا۔

''تقریباً نصف گھنٹہ پہلے کی''...... ڈربی نے جواب دیا۔

''یہ لوگ پادری کے ساتھ جا رہے تھے۔ کون سے پادری کے ساتھ''...... جولین نے پوچھا۔

''وہی پادری جو پہلے ہمیں ملا تھا اور پھر وہ فادر جوزف کو لے آیا تھا''...... ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اندر جاؤ اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ افراد وہاں کیا کر رہے ہیں اور فادر جوزف کیا کر رہا ہے۔ فوراً جا کر چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے فون آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

''کیا ہوا ہے''...... موگی نے کہا کیونکہ وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن پا رہی تھی تو جولین نے اسے ڈربی کی کال کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

''تمہارا خیال ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہو سکتے ہیں''...... موگی نے کہا۔

''نہیں۔ میرا خیال ہے کہ صرف تعداد اور عورتوں کی وجہ سے ڈربی مشکوک ہوا ہے ورنہ وہ ادھر لیبارٹری میں جاتے، چرچ میں جانے سے انہیں کیا ملے گا''...... جولین نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فادر جوزف پر تشدد کر کے ہمارے بارے میں معلوم کر لیں اور پھر اچانک ہم پر دھاوا بول کر ہم سے چھٹکارا پا لیں اور پھر اطمینان سے اپنی کارروائی کرتے رہیں''...... موگی نے کہا۔

''اگر ایسا ہوتا تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا۔ تقریباً پینتالیس منٹ تو انہیں چرچ میں گئے ہوئے ہو گئے ہیں''...... جولین نے کہا تو موگی نے اس بار کوئی جواب نہ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''لاؤڈر آن کر دینا''...... موگی نے کہا تو جولین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے سیل فون نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''ڈربی بول رہا ہوں میڈم۔ یہاں غضب ہو گیا ہے۔ فادر جوزف اپنے خصوصی تہہ خانے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ

ان کے پاس فرش پر ایک نقشہ بھی پڑا ہوا ہے اور وہ چھ افراد غائب ہیں''..... ڈربی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ہم وہیں پہنچ رہی ہیں۔ تم مین چرچ کے باہر ہمارا انتظار کرو''..... جولین نے چیختے ہوئے کہا اور فون آف کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''کہاں جا رہی ہو۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا جا رہا ہو۔ ہم اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچ جائیں اور وہ لوگ اطمینان سے یہاں سے گزر کر لیبارٹری میں داخل ہو جائیں۔ اب چرچ میں تو ظاہر ہے لیبارٹری کا کوئی راستہ نہیں ہے''..... موگی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ڈربی نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی نقشہ بھی پڑا ہوا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کہیں کوئی خفیہ راستہ نہ ہو اور ہم یہاں بیٹھی مکھیاں مارتی رہ جائیں''..... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اکیلی وہاں جانے کا فیصلہ کر چکی ہو۔

''میں بھی آ رہی ہوں''..... موگی نے کہا اور پھر وہ بھی جولین کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

''ڈربی کے علاوہ باقی ساتھی یہاں رہیں گی''..... جولین نے عمارت سے باہر نکل کر فرسٹ فلور پر موجود اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دوڑتی ہوئیں چرچ کی طرف بڑھتی

چلی گئیں۔ چرچ کے مرکزی حصے کے باہر ڈربی موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک پادری بھی موجود تھا۔

''یہ فادر کیرل ہیں۔ یہ فادر جوزف کو ہسپتال بھجوانا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں منع کر دیا کہ جب تک آپ صورت حال کو چیک نہ کر لیں اس وقت تک پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہ لائی جائے''۔ ڈربی نے کہا۔

''آئیں۔ دکھائیں ہمیں کیا ہوا ہے''..... جولین نے کہا اور پھر فادر کیرل کی رہنمائی میں وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گئیں جہاں فادر جوزف بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔

''یہ دیکھیں میڈم۔ یہ نقشہ یہاں پڑا ہوا ہے''..... ڈربی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''وہ لوگ یہاں کیوں آئے تھے۔ کون لے آیا تھا انہیں یہاں''۔ جولین نے پوچھا۔

''میں انہیں لے آیا تھا''..... فادر کیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔

''کیوں۔ وجہ''..... جولین نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فادر جوزف نے حکم دیا تھا کہ میں باہر جا کر رکوں۔ یہ لوگ آئیں گے۔ یہ میرا نام لیں گے تو میں انہیں یہاں لے آؤں۔ میں نے فادر جوزف کے حکم کی تعمیل کی اور انہیں یہاں لے آیا۔

پھر میں واپس چلا گیا۔ پھر جب فادر جوزف کی عبادت کا مخصوص وقت ہوا مگر فادر جوزف اس تہہ خانے سے باہر نہ آئے تو میں معلوم کرنے گیا تو فادر جوزف یہاں بے ہوش پڑے تھے اور وہ آنے والے لوگ بھی غائب تھے۔ میں پریشان ہو کر باہر نکلا تو یہ آپ کا آدمی مل گیا۔ میں چاہتا تھا کہ فادر جوزف کو فوراً ہوش میں لانے کے لئے ہسپتال بھجوایا جائے مگر آپ کے آدمی نے روک دیا۔ پھر آپ آ گئیں''...... فادر کیرل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر وہ کہاں گئے۔ فادر جوزف کو کس نے بے ہوش کیا اور یہ نقشہ کون لایا ہے''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو فادر جوزف ہوش میں آ کر ہی بتا سکیں گے''...... فادر کیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈربی۔ فادر جوزف کو ہوش میں لے آؤ۔ پچنگ طریقہ سے کیونکہ یہ فادر ہیں اور قابل احترام ہیں''...... جولین نے ڈربی سے کہا۔

''یس میڈم''...... ڈربی نے کہا اور فادر جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فادر جوزف کے سینے پر دونوں ہاتھ مخصوص انداز میں رکھ کر انہیں آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا۔ وہ رفتہ رفتہ دباؤ بڑھائے چلا جا رہا تھا تاکہ دل پر پڑنے والے دباؤ سے خون کی رفتار میں اضافہ ہو اور اعصاب میں موجود جمود ختم ہو سکے۔

''جولین۔ جولین۔ یہ دیکھیں جو اصل بات ہے۔ اس طرف تم نے توجہ ہی نہیں کی۔ فضولیات میں وقت ضائع کرنے کا بڑا شوق ہے تمہیں۔ ادھر آؤ۔ یہ دیکھو''...... اسی لمحے موگی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو جولین جو ڈربی اور فادر جوزف کی طرف متوجہ تھی چونک پڑی۔

''کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے تم پر''...... جولین نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ دیکھو۔ یہاں بارود بھر کر اسے فائر کیا گیا ہے۔ یہ تہہ خانہ یقیناً ساؤنڈ پروف ہے ورنہ دھماکے کی آواز کافی دور تک سنائی دیتی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی راستہ ہے جسے دھماکے سے کھولا گیا ہے''...... موگی نے کہا تو جولین جو جھک کر دیوار کی جڑ کو دیکھ رہی تھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''اوہ۔ تم سمجھ نہیں رہی ہو۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ یہ کوئی عام راستہ نہیں کھولا گیا۔ کوئی خفیہ راستہ کھولا گیا ہے۔ اوہ۔ اسی لئے یہ نقشہ بھی یہاں پڑا تھا۔ ویری بیڈ۔ اب اسے کیسے کھولا جائے''۔ جولین نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''فادر جوزف کو یقیناً معلوم ہو گا۔ اس سے معلوم کرو''...... موگی نے کہا تو جولین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ان کے کانوں میں فادر جوزف کے کراہنے کی آوازیں پڑیں تو وہ دونوں ہی ان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"بم مار کر اڑا دو اسے فوراً۔ جلدی"...... عمران نے مڑ کر قدرے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک بم نکالا اور اس کی پن پریس کر کے اس نے بم کو دیوار پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور گہرے نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دھواں ختم ہوا تو اس کمرے کے ٹکڑے اڑ چکے تھے لیکن اس کے بعد کسی دھات کی سیاہ چادر واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ اس چادر پر بم کا کوئی اثر ہی نہ ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو کارسکو بلیک میٹل ہے۔ دو بم اکٹھے پھینکو۔ جلدی"...... عمران نے ایک بار پھر تیزی سے کہا تو اس بار اس کی ہدایت کی پیروی کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں نے مل کر کی اور بیک وقت دو بم اس چادر پر مارے گئے تو پہلے سے بھی زیادہ خوفناک

دھماکے ہوئے اور ایک بار پھر گہرے رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں منتشر ہو گیا تو خلاء صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف کوئی کمرہ تھا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور لانگ جمپ کے انداز میں اس نے چھلانگ لگائی اور خلاء کو کراس کر کے اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز پر ایک فائل کھلی ہوئی موجود تھی جبکہ ایک دیوار پر ایک تصویر کا فریم بھی موجود تھا جس کے نیچے ڈاکٹر شیفر لکھا ہوا تھا۔

"یہ ڈاکٹر شیفر کا آفس ہے"...... عمران نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی چرچ والے خفیہ راستے کو کھول کر لیبارٹری میں داخل ہوئے تو یہاں ان کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی گئی۔ اس راستے پر تو کسی قسم کے انتظامات نہ کئے گئے تھے لیکن لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کے بعد وہ جس سیکشن میں پہنچے وہاں سائنسی رکاوٹیں موجود تھیں جنہیں عمران نے فائرنگ کر کے ختم کر دیا لیکن اس سیکشن کے سب افراد مشین پسٹلز سے مسلح تھے۔ شاید یہ سیکورٹی سیکشن تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس راستے سے اندر پہنچے تھے جس کا تصور بھی ان لوگوں کو نہیں تھا اس لئے انہیں سنبھلنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کرنے میں کچھ لمحوں کی تاخیر ہو گئی اور یہی تاخیر نہ صرف ان کی موت کا سبب بن گئی بلکہ باقی سیکشن کے افراد بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے۔

ایک سیکشن میں ایک آدمی فون پر بات کر رہا تھا کہ تنویر نے اسے گولی مار دی لیکن وہ صرف زخمی ہوا تھا۔ عمران نے اسے گلے سے پکڑ کر انگوٹھا اس کی شہ رگ پر رکھ کر اس سے پوچھ گچھ کی کہ وہ کس سے بات کر رہا تھا تو اس نے بتایا کہ اس کا نام ڈاکٹر رچرڈ ہے اور وہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر شیفر کو مطلع کر رہا تھا کہ وہ اپنی حفاظت کر لیں۔ عمران نے اس سے پوچھا کہ اہم فارمولے کہاں رکھے جاتے تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر شیفر کے آفس میں بڑی سی خفیہ سیف ہے جس میں اہم فارمولے رکھے جاتے ہیں۔ پھر عمران نے اس سے ڈاکٹر شیفر کے آفس کا محل وقوع معلوم کر لیا۔ عمران تو مزید بھی پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ مزید جانبر نہ ہو سکا تو عمران نے اسے چھوڑا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر وہ ڈاکٹر شیفر کے آفس کی طرف چل پڑا جبکہ تنویر، جولیا اور صالحہ کو عمران نے لیبارٹری میں موجود مزید افراد کو چیک کرنے بھیج دیا۔ اس کے بعد عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل نے ڈاکٹر شیفر کے دفتر کا دروازہ بم مار کر اور اس کے پیچھے موجود سیاہ چادر کو اکٹھے دو بم مار کر ختم کیا اور وہ تیزی سے آفس میں داخل ہو گئے۔

''ویری گڈ۔ جب اللہ تعالیٰ مہربان ہو تو ایسے ہی راستے کھل جاتے ہیں''..... عمران نے میز پر موجود فائل کو چیک کرتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''..... صفدر نے کہا۔

''یہ میز پر جو کھلی ہوئی فائل موجود ہے یہی پاکیشیائی فائل ہے۔ اے ایم گن فارمولے کی فائل۔ لیکن یہ ڈاکٹر شیفر کہاں گیا''..... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نقشے میں جو ایک اور خفیہ راستہ تھا وہ اسی سمت تھا۔ میں راستہ چیک کرتا ہوں۔ تم جا کر جولیا، تنویر اور صالحہ کو بلا لاؤ۔ جلدی۔ اگر وہ راستہ مل جاتا ہے تو یہ ہمارے لئے محفوظ راستہ ہو گا''..... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران ادھر ادھر گھوم کر دیواروں کو چیک کر رہا تھا۔ فائل اس نے تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی تھی۔

''عمران صاحب۔ پرانا راستہ زیادہ محفوظ ہے۔ فائل ہمیں مل گئی ہے۔ اب ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا چاہئے''..... صفدر نے کہا۔

''اب تک فادر جوزف کو یا تو خود ہوش آ گیا ہو گا یا اسے ہوش دلایا جا چکا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں فارٹون ایجنسی کے ایجنٹ پہنچ چکے ہوں''..... عمران نے جواب دیا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوہ۔ اس دیوار کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ کھل سکتی ہے۔ صفدر۔ تمہارے پاس بم ہے۔ اسے اڑا دو''..... عمران نے شمالی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے تیزی سے پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک بم نکالا اور پلک جھپکنے میں دیوار

پر مار دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر دھواں اور گرد و غبار پھیل گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو سامنے ایک سرنگ جاتی دکھائی دے رہی تھی جس میں روشنی کی لکیر آگے کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر شیفر فرار ہو رہا ہے''...... عمران نے اچھل کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف جیب سے مشین پسٹل نکال لیا بلکہ اس نے روشنی کے پیچھے پوری رفتار سے دوڑنا شروع کر دیا۔ دوڑنے کے دوران اس نے مشین پسٹل کا رخ آگے کی طرف کیا اور پھر دوڑتے دوڑتے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے انسانی چیخ سنائی دی اور روشنی اچھل کر نیچے گر گئی اور پھر ساکت ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ ڈاکٹر شیفر گر گیا ہے لیکن عمران اسی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ ڈاکٹر شیفر کے قریب پہنچا جو اسے ہیولے کے انداز میں تڑپتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''تمہارا نام ڈاکٹر شیفر ہے''...... عمران نے جھک کر اس کی گردن پر انگوٹھا رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھے گولی ماری ہے''۔ ڈاکٹر شیفر نے رک رک کر کہا تو عمران نے انگوٹھا اس کی گردن سے اٹھا لیا کیونکہ آواز سن کر ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر شیفر آخری سانس لے رہا ہے۔

''یہ راستہ کہاں جا نکلتا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''جھنڈ میں۔ چرچ کے عقب میں درختوں کے جھنڈ میں''۔ ڈاکٹر شیفر نے ایسے انداز میں فقرہ مکمل کیا کہ اس کی آواز فقرے کے اختتام پر ڈوب چکی تھی اور اس کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تھا۔ عمران اٹھنے ہی لگا تھا کہ ڈاکٹر شیفر کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جھک کر ڈاکٹر شیفر کی اس جیب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس دوران عمران کے سارے ساتھی وہاں پہنچ کر خاموش کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے جبکہ صفدر نے ڈاکٹر شیفر کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والا ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول آلہ اٹھا لیا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ سیکنڈ کمانڈر کالنگ ڈاکٹر شیفر۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ ڈاکٹر شیفر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ڈاکٹر شیفر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ ہم نے درختوں کے جھنڈ کے قریب ہیلی کاپٹر اتار لیا ہے اور اب ہم آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ دس بارہ منٹوں میں آپ یہاں پہنچ جائیں گے۔ اب تو یہ وقت بھی گزر چکا ہے۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے والے

ایجنٹ فرار ہو جائیں گے۔ آپ کہاں ہیں۔ اوور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں بوڑھا آدمی ہوں۔ زیادہ تیز نہیں دوڑ سکتا۔ بہر حال میں چند منٹوں میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل“..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

”آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری واپسی کا بھی محفوظ انتظام پہلے ہی کر دیا ہے۔ آؤ“..... عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور صفدر سے ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول آلہ لے لیا۔ اسے اس کے استعمال کا بخوبی علم تھا۔

”یہ کیا ہے عمران صاحب“..... صفدر نے پوچھا۔

”اللہ تعالیٰ اس کی پیشگی مدد کرتا رہتا ہے۔ نجانے اس نے کون سی ریاضت کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا ہوا ہے“..... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اب تک ہم بموں کی مدد سے دروازے اور راستے کھولتے چلے آ رہے تھے لیکن اب اگر آخری بار ہم نے بم استعمال کیا تو یقیناً باہر موجود فوجی کمانڈوز ہمیں چند قدم بھی نہ اٹھانے دیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر شیفر جیبوں میں بم ڈال کر نہ دوڑ رہا ہو گا۔ یقیناً اس کے پاس سرنگ کا دہانہ کھولنے کے لئے کوئی الیکٹرونک آلہ موجود ہو گا اور یہ ٹارچ نما آلہ وہی ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہئے“۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ عمران کے ہاتھ میں موجود آلے کی روشنی خاصی تیز تھی اس لئے انہیں کوئی دشواری نہ ہو رہی تھی۔ سرنگ خاصی طویل تھی اور گھومتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اس لئے سمتوں کا کوئی اندازہ نہ ہو رہا تھا۔

”اگر یہ روشنی نظر نہ آتی تو یقیناً ڈاکٹر شیفر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا اور وہ یقیناً اس راستے سے ان فوجی کمانڈوز کو لے آتا اور اس طرح وہ لوگ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جاتے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ آپ نے اتنی دور سے بھاگتے ہوئے ہیولے پر کامیاب نشانہ لگایا جو عام حالات میں ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ پھر عین وقت پر ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دی۔ پھر اس سے پہلے کہ آپ کی ڈاکٹر شیفر سے بات چیت اور اس طرح آپ اس کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر ڈاکٹر شیفر کا میز پر فائل یعنی ہمارے مطلب کی فائل چھوڑ کر بھاگنا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ظاہر ہے ہم سب سے پہلے اس فائل کو تلاش کرتے اور اس میں ہمیں یقیناً وقت لگ جاتا اور ڈاکٹر شیفر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا۔ ان سارے واقعات کا بیک وقت وقوع پذیر ہو جانا بھی اللہ تعالیٰ

کی حکمتوں پر مبنی ہے''...... کیپٹن شکیل نے سرنگ کے اندر ہی چلتے ہوئے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا ذہن بھی اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے ایک حکمت پر مبنی ہے کہ تم نے فوراً یہ سب تجزیہ کر لیا ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ گھوم کر اچانک ختم ہو گئی تو وہ سب رک گئے۔

''یہ دہانہ درختوں کے جھنڈ میں سے نکلے گا اور باہر فوجی کمانڈوز موجود ہیں۔ ہم نے فوری طور پر ان کمانڈوز کا خاتمہ کرنا ہے اور ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اس لئے سب پوری طرح تیار رہیں''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ٹارچ نما ریموٹ کنٹرول نما آلے کا رخ دہانے کی طرف کر کے آلے پر موجود گہرے سبز رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دہانہ کھلتا چلا گیا۔ وہ تیزی سے باہر نکلے تو واقعی یہ گھنے درختوں کا ایک خاصا بڑا جھنڈ تھا۔

''وہ۔ وہ ادھر بائیں ہاتھ پر گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا ہے اور اس کے ساتھ پانچ فوجی بھی ہیں''...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو دکھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ سے اس طرف اشارہ کر دیا۔

''میں انہیں ختم کرتا ہوں۔ یہ سب احمقوں کی طرح اکٹھے

کھڑے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ تربیت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ عام لوگ نہیں ہیں۔ تین اطراف سے ان پر فائر کھولو گے تو کام مکمل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو جھنڈ کی طرف متوجہ ہی نہیں ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''انہیں یقیناً معلوم نہیں ہے کہ دہانہ جھنڈ کے اندر ہے ورنہ یہ ہمارے سروں پر موجود ہوتے۔ چلو آگے بڑھو''...... عمران نے کہا تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تین اطراف میں پھیلتے چلے گئے۔ پھر سب سے پہلے تنویر نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی دونوں سائیڈوں سے صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی فائر کھول دیئے اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی جبکہ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ سب کمانڈوز سنبھلنے سے پہلے ہی فائرنگ کی زد میں آ کر ختم ہو چکے تھے۔ عمران ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر دیا۔ اس دوران صالحہ اور جولیا بھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکی تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر پہنچ گئے۔

''جلدی بیٹھو۔ ہمیں فوراً نکلنا ہو گا''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے عمران

نے اسے ایک جھٹکے سے فضا میں بلند کر دیا لیکن ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑی بلندی پر پہنچا تھا کہ نیچے سے اس پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ موڑا اور گن شپ ہیلی کاپٹر ہونے کی وجہ سے اچانک رخ بدلنے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر فائرنگ کی زد میں نہ آ سکا تھا۔ مخصوص بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ ایک بار پھر موڑا اور اس کے ہیلی کاپٹر نے جب درختوں کے گرد چکر کاٹا تو اسے نیچے دو عورتیں اور دو مرد نظر آئے۔ مردوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر وہ بیکس سے واپس کاسا دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ کون تھے فائرنگ کرنے والے''...... ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

''ان عورتوں کو دیکھ کر تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ٹوئن سسٹرز اور ان کے سیکشن کے افراد تھے۔ بس یہ لوگ چند منٹ لیٹ ہو گئے ورنہ اچھا خاصا مقابلہ شروع ہو جاتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے کنٹرول میں گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ آپ نے ان پر فائر کیوں نہیں کھولا''...... صالحہ نے کہا۔

''براہ راست مقابلے کی بات اور ہے لیکن ان حالات میں جب ہم محفوظ بلندی پر پہنچ چکے تھے تو زخمی عورتوں پر فائر کھولنا کوئی

پسندیدہ بات نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ تم نے دانستہ ٹوئن سسٹرز پر فائر نہیں کھولا۔ کیوں''...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے تو آج تک ان کی صورتیں نہیں دیکھیں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں''۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ۔ آپ یہاں۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ یہ سب کیا ہے"۔ فادر جوزف نے ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ڈربی نے انہیں سنبھال کر بٹھا دیا۔

"مجھے کیا ہو گیا تھا۔ اچانک میرا ذہن تاریک ہو گیا تھا اور آپ یہاں۔ آپ کب آئیں"...... فادر جوزف کے لہجے میں حیرت موجود تھی۔

"ہمیں اطلاع ملی تھی کہ دو عورتیں اور چار مرد آپ کے پاس آئے ہیں، پھر اطلاع ملی کہ آپ یہاں بے ہوش پڑے ہیں۔ ہم نے آ کر دیکھا تو یہاں ایک نقشہ بھی پڑا تھا اور چھ افراد بھی غائب تھے اور آپ بے ہوش پڑے تھے۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ وہ چھ افراد کون تھے اور یہ نقشہ کس کا ہے"...... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ڈربی۔ تم جا کر ساتھیوں کو یہاں باہر لے آؤ۔ ہمیں شاید کوئی فوری ایکشن کرنا پڑے"...... موگی نے فادر جوزف کے بولنے سے پہلے ہی ڈربی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو جولین نے اسے بڑی غصیلی نظروں سے دیکھا لیکن ظاہر ہے موگی پر اس کا کیا اثر ہونا تھا۔

"یس فادر۔ آپ بتائیں اور پلیز سب کچھ بتا دیں۔ غیر ملکی ایجنٹوں سے ہم اپنے ملک کی سب سے اہم لیبارٹری بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں اس لئے آپ پلیز تفصیل سے بتائیے"۔ جولین نے کہا۔ اس نے دانستہ لفظ جھوٹ یا سچ استعمال نہیں کیا تھا کیونکہ فادر کو یہ کہنا کہ وہ جھوٹ نہ بولے یا سچ بولے اس کے احترام کے خلاف تھا۔

"یہ نقشہ میرے مرحوم بھائی انجینئر رابرٹ سمتھ کا ہے اور یہ اس لیبارٹری کا نقشہ ہے جس کے تحفظ کی تم بات کر رہی ہو"...... فادر جوزف نے کہا تو جولیا اور موگی دونوں کے چہروں پر یہ سن کر کہ یہ نقشہ اسی لیبارٹری کا ہے زلزلے کے سے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"پاور کلب کا مالک مائیکل میرا گہرا دوست ہے۔ اس نے مجھے فون کیا کہ یورپ کی کسی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالرز مجھ سے مل کر ایک لیبارٹری کا نقشہ جو انجینئر رابرٹ سمتھ کا بنا ہوا ہے دیکھنا چاہتے ہیں تا کہ اس پر تفصیلی ریسرچ کر سکیں تو میں نے انہیں بلا لیا

کیونکہ نقشہ دیکھنے دکھانے میں تو کوئی حرج نہیں تھا۔ پھر یہ لوگ ریسرچ اسکالرز تھے اور میرے بھائی کی کاوش پر ریسرچ کر رہے تھے۔ آنے والے یورپی تھے۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ انہوں نے جب اس لیبارٹری کا نقشہ مانگا تو میں قدرے مشکوک ہوا لیکن میں نے نقشہ دکھا دیا۔ وہ واقعی نقشوں کے علم کو جانتے تھے۔ انہوں نے نقشہ دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ اس کا ایک خفیہ راستہ اس تہہ خانے سے نکلتا ہے جسے بعد میں مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اچانک میرے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور اب ہوش آیا ہے''۔ فادر جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کہاں کھلتا ہے دہانہ اس خفیہ راستے کا''...... جولین نے کہا۔

''مجھے کیا معلوم۔ میں تو نقشوں کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ یہ تو برادر رابرٹ ہی بتا سکتے تھے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ چھ افراد کہاں چلے گئے۔ کیا انہوں نے راستہ کھول لیا۔ آپ دیکھیں اور چیک کر کے بتائیں کیونکہ ہم تو پہلی بار یہاں آئی ہیں۔ آپ یہاں کے مستقل رہائشی ہیں۔ آپ چیک کر سکتے ہیں''...... جولین نے کہا تو فادر جوزف نے اٹھ کر پورے کمرے کا راؤنڈ لگایا۔

''سب کچھ ویسے ہی ہے۔ کوئی تبدیلی تو نظر نہیں آ رہی۔ البتہ اس دیوار کی جڑ میں راکھ وغیرہ پڑی ہے۔ نجانے یہ راکھ کہاں سے

آ گئی''...... فادر جوزف نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہی دیوار ہٹنے سے وہ راستہ کھلتا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے پراسرار طور پر یہ راستہ کھولا اور پھر اندر جا کر اسے دوبارہ بند کر دیا اور اب وہ لیبارٹری کے اندر ہیں''...... جولین نے کہا۔

''اب ہم اس راستے کو کیسے کھولیں''...... موگی نے کہا۔

''ہم اس راستے سے اندر جاتے ہیں جس راستے کی نگرانی ہم کر رہی تھیں''...... جولین نے کہا۔

''اس پر تو ریڈ الرٹ ہے اور وہ تین ماہ کے لئے بند ہے''۔ موگی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولین کوئی جواب دیتی ڈربی تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس کے آنے کا انداز دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑیں۔

''کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ چرچ کے عقبی سڑک کے قریب ایک بڑا سا احاطہ ہے جس میں درختوں کے جھنڈ ہیں۔ وہاں ایک ملٹری گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہے اور کمانڈوز بھی موجود ہیں''...... ڈربی نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

''کس نے بتایا ہے تمہیں''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وکی ویسے ہی راؤنڈ کرنے وہاں گیا تھا تو اس نے دور سے دیکھا اور واپس آ کر اس نے بتایا ہے لیکن آپ مصروف تھیں اس لئے کسی نے آپ کو اطلاع نہ دی۔ اب میں وہاں گیا تو اس نے مجھے بتایا اور میں نے خود وہاں جا کر چیک کیا ہے اور پھر آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں۔ وہ وہاں کافی دیر سے موجود ہیں"...... ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر فضا سے گزرتے اور اترتے انہیں نظر نہیں آیا تھا"...... موگی نے کہا۔

"میڈم۔ فوجی ہیلی کاپٹر تو گزرتے ہی رہتے ہیں۔ پھر یہ چرچ کے عقب میں جا کر اترا ہو گا جبکہ ہمارے ساتھی تو بلڈنگ میں تھے"...... ڈربی نے جواب دیا۔

"آؤ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ یہ یقیناً اس لیبارٹری کے لئے آئے ہیں"...... جولین نے کہا۔

"لیبارٹری والوں کا ایئر فورس سے کیا تعلق۔ وہ کال کرتے تو ہمیں کرتے"...... موگی نے کہا۔

"تم آؤ تو سہی۔ ہمارا نمبر ان کے پاس نہیں ہو گا۔ ایمرجنسی میں لیبارٹری انچارج کو ایسے رابطوں کی ہدایات دی جاتی ہیں"۔ جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی پیروی موگی نے کی اور موگی کے پیچھے ڈربی تھا۔

"ہو گا کوئی ایئر فورس کا آپریشن۔ تم خواہ مخواہ ادھر بھاگ رہی ہو"...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں کیا آپریشن ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہی لیبارٹری کا ہی سلسلہ ہے"...... جولین نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

باہر ان کے سب ساتھی موجود تھے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"دکھاؤ مجھے۔ کہاں ہیں وہ"...... جولین نے وکی سے کہا۔

"آیئے میڈم"...... وکی نے کہا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چرچ کی عقبی طرف بڑھنے لگے۔ چرچ کی حدود ختم ہوتے ہی وہاں موجود دروازہ کراس کر کے وہ سڑک پر آ گئے۔ دوسری طرف واقعی ایک بڑا احاطہ موجود تھا جس میں درختوں کے گھنے جھنڈ موجود تھے اور وہاں ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن ابھی وہ سڑک کراس کرنے والی مخصوص جگہ تک پہنچی ہی تھیں کہ یکلخت احاطہ سے تیز اور مسلسل فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ حملہ ہو گیا ہے۔ آؤ"...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کراسنگ کے لئے مخصوص جگہ کا خیال چھوڑ کر ویسے ہی سڑک کراس کرنے کے لئے دوڑ پڑی۔ اس کے پیچھے موگی اور اس کے پیچھے ان کے دو مسلح ساتھی دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر گئے اور پھر انہیں احاطے میں داخل ہونے کا دروازہ تلاش کرنا

پڑا۔ بہرحال تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا جبکہ فوجی کمانڈوز انہیں سائیڈ پر پڑے تڑپتے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیلی کاپٹر پر فائر کھولو۔ اسے نیچے گراؤ۔ ان میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... جولین نے چیخ کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے جنہوں نے پہلے ہی مشین گنیں ہاتھوں میں اٹھا رکھی تھیں اپنی گنوں کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے فائر کھول دیا لیکن گن شپ ہیلی کاپٹر نے دفاعی انداز میں غوطہ مارا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے سائیڈ کاٹتا ہوا گھوم کر بلند ہوتا چلا گیا۔ گو اس پر مسلسل فائرنگ جاری تھی لیکن پائلٹ بڑے ماہرانہ انداز میں نہ صرف ہیلی کاپٹر کو بچائے لے جا رہا تھا بلکہ تیزی سے بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔ پھر مخصوص بلندی پر پہنچ کر اس نے درختوں کے جھنڈ پر سے چکر کاٹا اور پھر شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولین تیزی سے ایک زخمی فوجی کی طرف بڑھی۔ وہ ابھی زندہ تھا جبکہ باقی فوجی کمانڈوز ختم ہو چکے تھے۔

''آپ کا تعلق کس ایئر بیس سے ہے''...... جولین نے چیختے ہوئے کہا۔

''سڈوم ایئر بیس سے۔ میں سیکنڈ کمانڈر ہاک ہوں''...... اس فوجی نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ جولین نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن قریب آتے

سنائی دینے لگے لیکن جولین نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس نے پہلے ملٹری ایکسچینج کا نمبر پریس کر کے وہاں سے سڈوم ایئر بیس کا نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے سڈوم ایئر بیس کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ کمانڈر نیلسن فرام سڈوم ایئر بیس''...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''فارٹون ایجنسی کے ٹوئن سسٹرز سیکشن سے جولین بول رہی ہوں''۔ جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ نے سیکنڈ کمانڈر ہاک کی سربراہی میں چار کمانڈوز کا دستہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں بیکس بھجوایا تھا''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں''...... کمانڈر نیلسن نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے آپ کے کمانڈوز اور سیکنڈ کمانڈر ہاک پر اچانک فائر کھول دیا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور''...... جولین نے بولتے ہوئے کہا۔

''اسے ہیلی کاپٹر کے بارے میں بتاؤ۔ جلدی بتاؤ تاکہ وہ لوگ دور نہ جا سکیں''...... موگی نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

''بتا تو رہی ہوں۔ صبر تو کرو''...... جولین نے مڑ کر جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلو۔ ہاں تو میں بتا رہی تھی کہ آپ کا ہیلی کاپٹر اب پاکیشیائی ایجنٹوں کے قبضے میں ہے۔ آپ فوراً اسے چیک کر کے ان ایجنٹوں کو گرفتار کریں یا پورا ہیلی کاپٹر ہی اڑا دیں کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور مجھے اسی نمبر پر اطلاع دیں''...... جولین نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ نے بہت بری خبر سنائی ہے۔ بہرحال اب ان ایجنٹوں کو مرنا پڑے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے فون آف کر کے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

''ہمیں لیبارٹری کو بھی چیک کرنا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ تمہیں تو بس فون پر لمبی لمبی باتیں کرنے کا شوق ہے۔ آؤ''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ درختوں کے جھنڈ کی طرف چل پڑی۔

''میں آ رہی ہوں۔ ٹھہرو تو سہی۔ ان لوگوں کو تو ہدایات دے دوں۔ کیوں ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو گئی ہو۔ لاشیں یہاں پڑی ہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے''...... جولین نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگی کہ وہ یہاں کا خیال رکھیں اور کسی کو بھی لیبارٹری میں داخل نہ ہونے دیں اور پھر وہ دوڑتی ہوئی موگی کے پیچھے چل پڑی۔

''عمران صاحب۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد ہے کہ اس طرح اچانک ایک ہیلی کاپٹر مل گیا ہے ورنہ یہاں سے دارالحکومت گائٹ تک پہنچنا مشکل ہو جاتا اور وہ فارٹون ایجنسی بھی وہاں موجود تھی''...... صفدر نے کہا جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہم نے جلد از جلد اس ہیلی کاپٹر کو چھوڑنا ہے۔ یہ ایئر فورس کا ہیلی کاپٹر ہے اور وہ کسی بھی وقت ہمیں گھیر سکتے ہیں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ شاید یہ پہلو ان کے ذہن میں موجود ہی نہیں تھا۔

''لیکن کون ایئر بیس پر اطلاع دے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''کوئی اطلاع دے یا نہ دے جس بیس کا یہ ہیلی کاپٹر ہوگا وہ اس کی پرواز کے وقت سے باقاعدہ مانیٹرنگ کر رہے ہوں گے''۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے کہیں اتار دو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم واقعی پھنس جائیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جس قدر فاصلہ طے کیا جا سکے کر لیا جائے کیونکہ لیبارٹری کی حالت سامنے آتے ہی پورے ملک میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر ہمیں میک اپ بھی تبدیل کر لینے چاہئیں۔ فادر جوزف، فادر کیرل اور دوسرے لوگوں نے ہمیں دیکھ رکھا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کرنے تو ہوں گے لیکن جہاں ہم جا کر اتریں گے"۔ عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سب چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر نیلسن کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی اس طرح چونک پڑے جیسے ان کے ذہنوں میں یہ تصور تک نہ تھا کہ عمران اس طرح اپنا اصل تعارف کرا دے گا۔

"کون ہو تم۔ ہیلی کاپٹر چھوڑ دو ورنہ اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

اوور"...... دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کاسا کے لئے یہ خاصا قیمتی ہیلی کاپٹر ہے۔ اسے تباہ کرنے کے لئے تمہیں ایئر مارشل سے اجازت لینا ہو گی لیکن میں نے اپنا اصل تعارف اس لئے کرایا ہے تاکہ تم حکومت کاسا تک اور فارٹون کے چیف تک پیغام پہنچا دو کہ فارٹون کی ٹوئن سسٹرز کے سیکشن نے پاکیشیا کی اہم ترین لیبارٹری کے سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے۔ مشینری تباہ کی ہے اور ہمارا فارمولا اڑایا تھا اس کے جواب میں یہ کارروائی کی گئی ہے کہ لیبارٹری کے سائنس دانوں کو ہلاک کر کے لیبارٹری کی مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور ہم نے اپنا فارمولا واپس حاصل کر لیا ہے۔ ٹوئن سسٹرز زخمی تھیں اس لئے انہیں گولی نہیں ماری گئی ورنہ اس ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے انہیں چرچ کے قریب احاطے میں گولیاں مار دی جاتیں حالانکہ انہوں نے ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کے لئے فائرنگ بھی کی تھی اور ہم ہیلی کاپٹر دارالحکومت گائٹ سے پہلے نہیں چھوڑیں گے۔ اب یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ کیا تم اپنا ہیلی کاپٹر درست حالت میں چاہتے ہو یا تباہ شدہ حالت میں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے باقاعدہ تقریر کرنے کے انداز میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جو کچھ کہا تھا وہ اس کے نتائج پر غور کر رہے تھے کہ اچانک وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑے کہ ہیلی

Uploaded By Muhammad Nadeem

کاپٹر تیزی سے اترنے کی حالت میں آ رہا تھا اور پھر واقعی کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر درختوں کے ایک بڑے جھنڈ کے تقریباً درمیان ایک خالی جگہ پر اتر گیا۔ عمران نے انجن آف کر دیا۔

''آؤ۔ اب جب تک وہ اسے تلاش کریں گے ہم خاصی دور نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

''یہ کون سی جگہ ہو گی''...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ زرعی علاقہ ہے۔ یہاں سے قریب ہی ایک فارم ہاؤس ہے۔ وہاں ہمیں جیپ مل جائے گی کیونکہ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ایک مضبوط اور طاقتور جیپ فارم ہاؤس میں موجود ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کاسبا کے علاقے سارما میں ہم موجود ہیں کیونکہ کاسبا کے نقشے کے مطابق پورے کاسبا میں یہی علاقہ زرعی ہے''...... عمران نے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ دارالحکومت گائٹ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہو گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے خیال میں تین سو کلومیٹر مغرب کی طرف''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو یہ فاصلہ کیا ہم جیپ پر طے کریں گے''...... اس بار جولیا

نے کہا۔

''ہماری سختی سے چیکنگ شروع ہو جائے گی اور سڑکوں پر یہ چیکنگ آسانی سے ہو سکتی ہے اس لئے ہم اس جیپ پر کسی ریلوے اسٹیشن جائیں گے اور وہاں سے دو گروپوں کی صورت میں ریلوے سے سفر کرتے ہوئے دارالحکومت پہنچیں گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر ساتھیوں کو روک دیا۔

''صرف صفدر اور کیپٹن شکیل فارم ہاؤس میں جائیں گے اور جیپ لے آئیں گے۔ انہوں نے وہاں کیا کرنا ہے۔ وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ بس فائرنگ نہیں ہو گی''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر ذخیرے سے باہر نکل کر درختوں کے ساتھ ساتھ کچھ فاصلے پر موجود زرعی فارم ہاؤس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

''ہمیں میک اپ بھی تبدیل کرنے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہمارے پاس میک اپ باکس ہیں لیکن میں جیپ چھوڑ کر یہ میک اپ کرنا چاہتا ہوں تاکہ جیپ کے شواہد کے بعد وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد جیپ آتی دکھائی دی اور وہ ذخیرے کے قریب آ کر رک گئی تو عمران، تنویر، جولیا اور صالحہ تیزی سے آگے بڑھے اور جیپ میں سوار ہو گئے۔ صفدر ڈرائیونگ سیٹ سے

سائیڈ سیٹ پر آ گیا جبکہ کیپٹن شکیل پہلے ہی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور عمران نے سڑک پر پہنچ کر اس کا رخ مشرق کی طرف موڑ دیا۔

''آپ نے سڑک پہلے سے ہی چیک کر رکھی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے تو ریلوے اسٹیشن بھی چیک کر رکھا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے عمران سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔

جولین اور موگی دونوں اپنے سیکشن کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھنڈ کے درمیان موجود خفیہ راستے کے کھلے دہانے سے اندر جا کر پوری لیبارٹری کو چیک کر لیا تھا۔ لیبارٹری میں وہی سب کچھ ہوا انہیں نظر آ گیا تھا جو کچھ وہ پاکیشیا کی لیبارٹری میں کر کے آئی تھیں اور پھر وہاں رکنا فضول سمجھ کر وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس اپنے سیکشن پہنچ گئی تھیں۔ فارٹون کے چیف کو بھی اطلاع دے دی گئی تھی اور چیف نے ان کی ناکامی پر خاصی برہمی کا اظہار کیا تھا جس کی وجہ سے بھی ان دونوں کا موڈ آف تھا۔ وہ دونوں اس طرح خاموش بیٹھی ہوئی تھیں جیسے ایک دوسرے سے روٹھی ہوئی ہوں اور انہوں نے ایک دوسرے سے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔ پھر اچانک فضا پر طاری خاموشی کو جولین کے سیل فون کی گھنٹی نے توڑ

دیا اور جولین نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون نکال کر اس نے اس کی سکرین پر دیکھا۔

''اوہ۔ ایئر کمانڈر نیلسن''...... جولین نے کہا اور پھر فون آن کرنے کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر بھی آن کر دیا کیونکہ موگی بھی ایئر کمانڈر نیلسن کا نام سن کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

''یس۔ ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''سڈوم ایئر بیس کمانڈر نیلسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایئر کمانڈر نیلسن کی آواز سنائی دی۔

''ہیلی کاپٹر چیک ہوا ہے یا نہیں''...... جولین نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی۔ دوسری طرف سے کسی علی عمران نے اپنی ڈگریاں بتاتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور اس نے کہا کہ ٹوئن سسٹرز نے جو کچھ پاکیشیا میں کیا تھا وہی کچھ ہم یہاں کر کے جا رہے ہیں اور اس نے کہا کہ ٹوئن سسٹرز کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر پر فائر بھی کھولا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے گن شپ ہیلی کاپٹر سے جوابی فائر اس لئے نہیں کیا کہ ٹوئن سسٹرز زخمی تھیں اور ہم زخمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے حالانکہ آپ ان کے نشانے پر تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے فوراً ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ہم نے طیاروں کا اسکوارڈن ان کو گھیرنے کے لئے بھیجا لیکن دور دور تک اس ہیلی کاپٹر کا پتہ نہیں چلا لیکن پھر اچانک چیک ہوا کہ ہیلی کاپٹر

ایک زرعی فارم کے قریب درختوں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اسے چیک کرایا گیا تو وہ خالی تھا''...... کمانڈر نیلسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے جیب میں ڈالا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ یہ ان دونوں کی عادت میں شامل تھا کہ جب وہ دونوں اکٹھی ہوتیں تو رسیور اٹھاتے ہی خود بخود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیتی تھیں۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے فارٹون کے چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش پورے ملک میں جاری ہے لیکن وہ اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے ان کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔ ایئر فورس بیس سے ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ان کا ہیلی کاپٹر سارما کے علاقے میں درختوں کے ایک جھنڈ میں خالی کھڑا ملا ہے جس پر میں نے سارما میں اپنے ایجنٹس کو مامور کیا تو ان کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ درختوں کے ذخیرے سے ہیلی کاپٹر ملا ہے۔ وہاں سے قریب ہی ایک زرعی فارم ہے۔ انہوں نے وہاں موجود چار افراد کو بے ہوش کر کے وہاں سے ان کی جیپ اڑائی ہے اور پھر اس جیپ

سے وہ مشرق کی طرف ایک ریلوے اسٹیشن ویلی پہنچے۔ وہاں انہوں نے جیپ چھوڑ دی اور وہاں سے شواہد ملے ہیں کہ وہ دارالحکومت جانے والی ٹرین پر سوار ہو گئے۔ اس ٹرین کو دارالحکومت پہنچنے پر چیک کیا گیا۔ ان کے حلیئے جو تم نے فادر جوزف سے پوچھ کر بتائے تھے ان حلیوں کے مطابق کوئی آدمی یا کوئی عورت چیک نہ ہو سکی۔ یقیناً انہوں نے راستے میں ہی میک اپ تبدیل کر لئے ہوں گے۔ بہرحال ان کی تلاش جاری ہے''...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ حکم دیں تو ہم دوبارہ پاکیشیا جا کر وہاں سے فارمولا لے آئیں اور اس عمران کا بھی خاتمہ کر دیں''...... جولین نے کہا۔

''اس کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ابھی تو ان کی تلاش جاری ہے۔ خاص طور پر دارالحکومت کے ایئر پورٹ پر سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ میں نے تمہیں کال کر کے اس لئے تفصیل بتائی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری اس ناکامی پر تمہارے خلاف کارروائی کا حکم اعلیٰ حکام دے دیں کیونکہ کاسا کو تمہاری اس ناکامی کی وجہ سے شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ ایسا نہ ہو لیکن اس کے باوجود ایسا ہو سکتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے رسیور رکھ

دیا۔

''چیف نے تو باقاعدہ دھمکی دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیف سیکرٹری سے بات کرنا ہو گی''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا کہو گی کہ ہم ناکام ہو گئی ہیں۔ ہمیں معاف کیا جائے''۔ جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم ناکام نہیں ہوئیں۔ اس لیبارٹری میں خفیہ راستے ہی کیوں بنائے گئے تھے ایک خفیہ راستے سے وہ داخل ہوئے اور دوسرے خفیہ راستے سے وہ نکل گئے اور ہم اوپن راستے پر بیٹھے پہرہ دیتے رہے اور ہمیں کیا غیب کا علم ہے کہ ہمیں ازخود سب کچھ معلوم ہو جاتا''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جولین نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ جولین بول رہی ہوں''...... جولین نے کہا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے خوشگوار لہجے میں ایک ہنستی کھلکھلاتی آواز سنائی دی تو وہ دونوں اس طرح اچھل پڑیں جیسے کرسیوں کی سیٹوں میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں۔

''تم۔ تم۔ تمہیں ہمارا نمبر کیسے معلوم ہوا اور تم کہاں سے بول رہے ہو''...... جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم ٹوئن سسٹرز ایک سیکشن کی انچارج ہو۔ اس کے باوجود پوچھ رہی ہو کہ نمبر کیسے ملا اور دوسری بات یہ کہ میں اس وقت کاسبا کے ہمسایہ ملک بوٹانی کے دارالحکومت موجراک کے ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس انداز میں جواب دیا گیا جیسے مزے لے لے کر بولا جا رہا ہو۔

"کیا تم واقعی موجراک سے بول رہے ہو"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر ٹوئن سسٹرز کے سامنے ایک جھوٹ خودبخود ڈبل ہو جائے گا اور ہاں۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ مجھے ٹوئن سسٹرز والا آئیڈیا بے حد پسند آیا ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کہوں گا کہ وہ تمہارے مقابلے میں ٹوئن برادرز کو بھرتی کرے تاکہ مقابلہ برابر کا ہو سکے اور ہاں۔ یہ بھی سن لو کہ تم نے ہیلی کاپٹر پر فائر کھولا تھا اس وقت تم ٹوئن سسٹرز اور تمہارے ساتھی جو فائر کر رہے تھے گن شپ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں کی زد میں تھے لیکن چونکہ تم دونوں زخمی تھیں اور ہم زخمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے اس لئے میں نے فائر نہیں کھولا اور دوسری بات یہ کہ تم اپنے چیف کو بھی بتا دو اور دوسرے اعلیٰ حکام کو بھی کہ اب اگر ہمارا فارمولا چرانے کی کوشش کی گئی تو کاسبا کی تمام لیبارٹریاں اور تمام اہم ڈیم تباہ کر دیئے جائیں گے۔ فی الحال ہم نے محاورے پر عمل کیا ہے کہ

کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک لیکن دوبارہ اگر ایسا ہوا تو معاملات تمہارے اور تمہارے اعلیٰ حکام سے سنبھل نہ سکیں گے۔ گڈبائی"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کس طرح کا آدمی ہے۔ بس اپنی ہی سناتا چلا گیا"۔ جولین نے رسیور رکھ کر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"جیسا بھی ہے بہرحال شریف آدمی ہے۔ اس نے واقعی ہمیں زخمی سمجھ کر نظرانداز کیا ہے ورنہ گن شپ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے وہ بڑی آسانی سے ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو بھون ڈالتا"۔ موگی نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی شریف آدمی ہے۔ یہ مجھے بھی اعتراف ہے"۔ جولین نے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے کہ کسی نقطے پر ٹوئن سسٹرز متفق تو ہوئیں"...... موگی نے ہنستے ہوئے کہا تو جولین بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

ایکشن ایجنسی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایکشن ایجنسی /// کافرستان کی نئی ایجنسی جس کی سربراہ ریتا نے پاکیشیا میں ڈٹ کر مشن مکمل کیا مگر۔؟ ریتا /// ایکشن ایجنسی کی سربراہ۔ جو پاکیشیا سے نہ صرف ایک اہم سائنسی فارمولا لے گئی بلکہ ایک سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور پاکیشیا کی کسی ایجنسی کو بھنک تک نہ پڑ سکی۔ کیوں۔؟ ریتا /// جس نے سائنس دان کو اس انداز میں پاکیشیا سے باہر نکالا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود کوشش کے اس بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکی۔ کیوں۔؟ ناٹران /// جس نے پہلی ہی بار یہ معلوم کر لیا کہ ریتا کافرستان کی ایکشن ایجنسی کی سربراہ ہے اور سائنس دان بھی کافرستان میں ہے۔ کیا ناٹران کی معلومات درست تھیں۔ یا۔؟ وہ لمحہ /// جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکشن ایجنسی کے خلاف میدان میں اترا تو پہلے ہی قدم پر ریتا اور اس کے آدمیوں کا شکار ہو گیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

دلچسپ منفرد اور تیزی سے بدلتے واقعات پر مبنی ایک یادگار کہانی

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com